فالله خیر حافظاً وهو ارحم الراحمین

اشعار و غزلیات پر از تصوف و در نعت حضرت سرور عالم صلی الله
علیه وسلم

یعنی

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حمید صاحب اکبرآبادی

تخلص صدق

مطبع الطافی پریس آگره طبع شد

۱۳۱۳ھ

تقریظ محمد اکبر صاحب اکبر آبادی

دیوان صدق نعتیہ مقبول بارگاہ جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں
تصنیف حافظ محمد حمید صاحب تخلص صدق ساکن آگرہ محلہ گڈہیہ حکیم جی عجائب دیوان
نعت میں ہے کہ اس زمانہ میں آج تک ایسے دیوان کم ہوئے ہونگے۔ شعروں میں مضامین حسرت انگیز
سوز عظمت پذیر اور تصوف کوٹ کوٹ کے بھرا ہے دیکھنے سے تعلق ہے عیان راچہ بیان۔ نعت
جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میں مضامین عمدہ عمدہ لکھے ہیں۔ اکثر آیات اور احادیث کا
ترجمہ ہے۔ سراسر مغز حقایق بھرا ہے۔ ہر ایک مصرعہ سے تصوف کا رس ٹپک رہا ہے معرفت
کا دریا بہہ رہا ہے۔ حقیقت میں سمندر کو کوزہ میں بھرا ہے۔ اہل مذاق اہل اللہ عارف باللہ اس سے
حظ اوٹھاینگے۔ اسکے ہر ایک مصرع پڑھنے سے ایک دل پہ صدمہ ہوتا ہے دل پر چوٹ لگتی ہے دل
پر نرمی کا اثر پیدا ہوتا ہے۔ دنیا بھولتی ہے آخرت یاد آتی ہے۔ خدا کی قدرت کا نمونہ نظر آتا
ہے۔ حافظ صاحب ایک سیدھے سادھے سادہ مزاج آدمی ہیں۔ ہر دل عزیز ہمہ صفت موصوف ہیں۔ بڑے
باخبر و برکت ہیں۔ تصوف کی کتابوں سے زیادہ شوق۔ ابراروں کے ذکر سے زیادہ ذوق فقرا و درویشوں
و مشائخوں سے نہایت محبت رکھتے ہیں۔ خرقہ بیعت ارادت اپنے اوستاد حاجی حافظ سید فضل حسین
صاحب سلمہ سے حاصل کی وہ ایک بڑے بزرگ آدمی ہیں اور ایسی ادنیٰ سی ایک بات ہے کہ ماہ رمضان سارے
میں سورہ الحمد سے سورہ والضحیٰ تک کھڑے کھڑے ایک رکعت میں پڑھ گئے اور باقی ۱۹ رکعت یاد پارہ سے زائد میں
ختم کریں۔ اونہیں کی پیرو حافظ محمد حمید صاحب ہیں اکثر ماہ رمضان میں ایک رات میں قرآن ختم کرتے ہیں
خداوند تعالی حافظ صاحب موصوف کو سلامت باکرامت رکھے میلاد شریف بھی نہایت خوش الحان
اور عمدہ طرز سے پڑھتے ہیں۔ بہت اشعار شہادت سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام
و نیز حضرت علی اکبر علیہ السلام وغیرہ میں تصنیف کیے ہیں جو کہ ہمراہ دیوان کے طبع ہوتا اونکا [illegible]
[illegible] بہت جلد طبع کرا رہے ہیں اکثر شعر [illegible] میں مضامین [illegible]
[illegible] یہ دیوان ۱۳۱۵ھ میں چھپنا شروع ہوا تھا درمیان میں چھپنا بند ہو گیا اب ۱۳۱۹ھ میں [illegible]
ہو گیا [illegible] خریداری اسکی منظور ہو قیمت اسکی ایک روپیہ سمجھ کر طلب فرمائیں [illegible]
[illegible] المشتہر [illegible]

اشعار موعظت پذیر و تصوف و در
نعت حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی

دیوان صدق

تصنیف

حافظ محمد حیدر صاحب قادری

قادری حنفی اکبرآبادی سنہ ۱۸۹۶ء میں

الطافی پریس آگرہ میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

زبان سے جب کوئی لیتا ہے نام اللہ اکبر کا
عجب ایک لطف ہوتا ہے عجب ایک حال ہوتا ہے
مراتب ساری نبیوں کے بلاشک اعلیٰ افضل ہیں
ربع مسکون کی شاہی آگے اوسکے ہیچ مطلق ہے
نہ دنیا سے غرض اوسکو نہ جنت سے اوسے مطلب
خداوندا مجھے محروم مت کیجو حضوری اور خدمت سے
شفا پاتیں مرض سے بال دہوکے جو کہ پیتے ہیں
ذرا دیکھو سخندان دے چکے والیل سے تشبیہ
محبت شوق میں اگر جو لیتا نام احمد ہے
یقین ہے زندہ ہو جاوی موئی امت بھی عیسیٰ کی
سمجھ لینا مسیحو تم رسول دوسرا کی ہم نوا سے میں
یہی ہے التجا تجھ سے یہی ہے اب دعا تجھ سے
یہی ہے آرزو میری چلوں بل سر کے میں اس دم

مزا ایک روح کو ملتا ہے اوس دم شیر و شکر کا
ہرے ہو ٹھونٹہ جب آتا ہے نام اپنی پیغمبر کا
و لے رتبہ کیا ہی حق نے تیرے سب سے برتر کا
بشر جو در حقیقت ہے مگر آگے کوئی پیغمبر کا
بشر جو دیکھے شیدا ہوا روئی منور کا
بلاشک ہیں گدا ہوں اوس رسول پاک کے در کا
چلا آتا ہے ابتک معجزہ ہوئی مستنبر کا
بھلا کیا وصف مجھ سے ہووی اب موئی مقنبر کا
اوس عالم میں عجب ایک حال ہوتا ہی دل حیران مضطر کا
ذرا جو دیکھے نقشہ کہیں روئی منور کا
نہ جنت قبر کی ہمکو نہ خدشہ ہے محشر کا
مجھے شیدا بنا دے اے خدا اوس روئی اطہر کا
نظر آئی جو روضہ دیتے مجھکو پیغمبر کا

خدا کے خوف سے رو کر یہ بہوین جو بھی دنیا
تشنگے پیاس مین بیشک وہی ایک جا کوثر کا

چلا جاوی وہ جنت بیچ نہین پرسش عمل اُس
بشر دل سے فدا ہے جو کہ اُس روی منور کا

ذرا سے حال محشر سے ہو کیا ای واعظ مجکو
قیامت مین سہارا ہے مجھے اپنے پیمبر کا ٭

بجو دیکھون خواب مین صورت خوشی سے رو او ہول اس دم
مری آنکھون کے رونے سے بندھے ایک تار گوہر کا

مجھے خطرہ نہین کچھ پل سے اور ہول قیامت سے
غلام ہون مین ابابکر و عمر عثمان و حیدر کا

یقین جانون بلاشک وہ مری جنت اوٹھاویگا
خلوص دل سے جو کہ ہے محب عثمان و حیدر کا

ولی حق علی مرتضی کی کچھہ صفت ہم سے نہو ہرگز
ولایت اور کرامت سے اکہاڑا آپنے دروازہ خیبر کا

گناہون مین بسر کرتا ہون ہر دم عمر مین اپنی
قیامت مین بہلا کیا حال ہوگا مجھہ سے مضطر کا

جو تو یارب خواب مین ہو جاوی مجکو شاہ عالم کی
خوشی مین آنکھہ سے جاری ہو طوفان ایک سمندر کا

کری میلاد سلطان جو ریاضت اور مشقت سے
مکان جنت مین ہو اوسکے لیئے یاقوت احمر کا

مجھے وحشت نہین ہے صدق محشر سے نہ کچھہ پل سے
حقیقت مین غلام ہے تو شہ شبیر و شبر کا ٭

ولہ

جو شخص شکر کرتا ہے رب قدیر کا
مژدہ ہے اوسکے واسطے نعم النصیر کا

جس شخص نے کہ حکم نبی پر عمل کیا
وارث وہی ہے عقبی مین تاج و سریر کا

دنیا مین عشق احمد مرسل سے جو مرے
خدشہ پہر اُسکو ہے نہین منکر نکیر کا ٭

کعبہ سے ہو کے جو کہ مدینہ کو جاویگا
وہ مستحق خدا سے ہے اجر کبیر کا ٭

تصدیق جس بشر نے نہین کی رسول کی
بیشک مزا وہ چکھے عذاب سعیر کا

خیر الوریٰ پہ لاویگا ایمان جو بشر
جنت مین وہ تو پاویگا جامہ حریر کا

کینہ رکھیگا جو کہ صحابہ کرام سے
بس آگ مین جلیگا بدن اوس شریر کا

اُسکا بخیر خاتمہ ہوویگا بالیقین
جو معتقد ہی آپ کے چارون وزیر کا

احمد کا نام جب سنو بہیجو درود تم
اندازہ کچھہ نہین ہے قلیل و کثیر کا

جو کہیت کا اُس نبی کے ہو بوسہ مجھی نصیب
سر جسکے در پہ جھکتا ہے شاہ و وزیر کا

ساعت ہو کونسی کہ مدینہ نظر پڑے
دیکھون کسی طرح سے کنارہ حصیر کا

دہشت نہین ہے قبر کی اب مطلقاً ذرا
ہے آسرا تو مجکو بشیر و نذیر کا

ہے التجا یہہ صدق کی رب غفور سے
مسکن بنے مدینہ مین مجھ دون فقیر کا

ولہ

اللہ کے جو ذکر مین ہان نعرہ زن ہوا
عقبی مین اوسکا جانون کہ بیٹھا وطن ہوا

جو مستعد ہوا کوئی لکھنے مین نعت کے
مشہور دہر دیار مین اسکا سخن ہوا

دنیا مین جو بشر کہ فنا فی الرسول ہے
اُسکا نہ قبر مین کبھی میلا کفن ہوا

جنت وطن ہی اسکا ہی جانون دوستو
عشق نبی مین جو کہ یہان بی وطن ہوا

پیدا ہوئی جواب تو باران ہوا نزول
سوکھا پڑا جو صحرا تھا وہ سب چمن ہوا

کیا ہی خلیق آپ تھے کیا ہی شفیق تھے
آزردہ آپ سے نہ کوئی مرد و زن ہوا

دنیا کی تلخی جاتی رہی اُسکی آن مین
ذکر نبی سے جسکا کہ شیرین دہن ہوا

سختی سے کوئی بات کسی سے نہین کہی
غصہ کبھی کسی پہ نہ شاہ زمن ہوا

پل سے گر یگا وہ تو جہنم کی نار مین
راہ نبی مین جسکو کہ چلنا کٹھن ہوا

درد فراق سے ہی کہتے اُوَیس تھے
ملنا نبی سے مجکو تو مشکل کٹھن ہوا

ہجری کے سال تب ہی سے گنتے ہین دوستو
ختم رُسل کا جب سے مدینہ وطن ہوا

عقبی کی فکر کا لو اُسے وغدغہ نہین
دنیا کی فکر مین جسے رنج و حزن ہوا

حیوان سے بھی بد ہین بشر اسمین شک نہین
انسان وہی ہے جسکا کہ اچھا چلن ہوا

بیشک بشر نہین ہی وہ حیوان ہی ضرور
جو اس جہان سے آکے یہان بد چلن ہوا

کیا حال ہوگا تیرا قیامت مین دیکھیے
بہتے بڑا تو صدق نہ ابتک حسن ہوا

ولہ

روضہ پہ اپنے مجکو بلا لیجیے رشہا
صورت ذرا تو اپنی دکہا دیجیے شہا

مضطر ہون بیقرار ہون بیتاب ہون ملول
چہرہ سے برقع اپنا اوٹھا دیجیے شہا

لاکہون غریب حق سے ملائی ہین آپ نے
مجکو بھی ابتو جلد ملا دیجیے شہا

مختار دو جہان کا کیا ہے حضور کو / بخشش میری تو حق سے کرا دیجئے شہا
عصیان سے ڈوبا جاتا ہوں گرداب بحر میں / بیڑے مرے کو پار لگا دیجئے شہا
آویں نکیر قبر میں پوچھیں سوال جب / صورت تب اپنی آکے دکھا دیجئے شہا
مار سقر کی راہ پہ شیطان ہے غوی / جنت کی راہ ہمکو بتا دیجئے شہا
دفتر سے فرد نامۂ اعمال بد سے / منگوا کے اسکو اسنے ہٹا دیجئے شہا
درد فراق ہجر سے ناشاد ہے غریب / اب در پہ اپنے اسکو بلا لیجئے شہا
نامہ مرا تو سیاہ ہے اعمال زشت سے / نیکوں میں نام میرا لکھا دیجئے شہا
دنیا اگر نہو وے تو پرواہ نہیں ہمیں / حق سے اب ہمکو عقبیٰ دلا دیجئے شہا

حیران صدق ہند میں غربت سے ہی بڑا
طیبہ اب اپنا اس کو دکھا دیجئے شہا

ولہ

عشق احمد میں اب جسکا دل گھایل ہوگیا / جان کو بار گنہ اوس پہ سے زایل ہوگیا
جنت ماویٰ میں پاویگا مکاں وہ شخص دور / محفل میلاد سلطان میں جو شامل ہوگیا
پا گیا نار جہنم سے وہ چھٹکارا ضرور / خطرہ دوزخ سے جسکا رنگ زایل ہوگیا
پاویگا وہ رنج عقبیٰ کا نہیں ہرگز ذرا / لذت دنیا میں جسکا دل نہ مایل ہوگیا
ذکر کیا ہے جسنے ذکر احمد مرسل کا شغل / اس کے سبب سے رنج و غم دنیا کا زایل ہوگیا
بنگئے موتی درخشاں اسکے جانوں دامن میں / آنسوؤں کو جو بہا محفل میں شامل ہوگیا
حشر میں سر پاویگا وہ شخص جانوں دو شق / ایک دم بھی جو کہ یاد حق سے غافل ہوگیا
ہوویگا فردوس میں جانوں آسی ہم دو / جنت ماویٰ کا اب حق سے جو سایل ہوگیا

شعر گوئی میں نہیں تھا صدق بہرہ مجکو کچھ
نعت لکھکر شاعروں میں تو بھی داخل ہوگیا

ولہ

نہیں ہے کسی جا دفینہ ہمارا / ہے کلمہ محمد خزینہ ہمارا
پھٹا جگر شق ہے سینہ ہمارا / بڑا سخت ہے اب تو جینا ہمارا

مدینہ کی زیارت میں اور شوق میں / نہ کھانا رہا ہے نہ پینا ہمارا
شب و روز اب گرمیِ عشق سے / نکلتا ہے بیحد پسینہ ہمارا
اسی دل میں دیکھے ہیں ہم روئے یار / یہہ سینہ ہے نقش نگینہ ہمارا
ہو دنیا میں جب تک نہ وہ مہ لقا / ہے مرنے سے بدتر یہہ جینا ہمارا
کہیں کس سے جا کے اب حال حقیقت / بھرا درد و غم سے ہے سینہ ہمارا
بلاوے نہ آقا مدینے میں ہم کو / اس عالم میں ہے ہیچ جینا ہمارا
شب ہجر سے اور غم و رنج سے / فگار ہے بڑا اب تو سینا ہمارا
کوئی دوست ہووے و یا ہووے دشمن / تواضع ہے سب سے قرینا ہمارا
صحابہ کا جو شخص دشمن ہوا ہے / نہیں جاویگا اس سے کینہ ہمارا
یہہ کہتے تھے اوس جذبہ میں آکر / جلا درد ہجران سے سینا ہمارا
نہیں باز آوی ہے ہرگز گنہ سے / برا نفس ہے یہہ کمینا ہمارا
صہیب یہہ ہی کہتے تھے رحلت نبی سے / یہہ سونا پڑا ہے مدینہ ہمارا
رسول مکرم کے ہم مدح خوان ہیں / لب آسمان پہ ہے زینہ ہمارا
فراق جدائی غم ہجر سے / ہوا سبز رنگ مثل مینا ہمارا

مناجات ہے صدق کی یہہ ہی تجھہ سے / لگا پار یارب سفینہ ہمارا

ولہ

کسی طرح کا مجھے اب ملال بھی نہ رہا / کسیکو کیا ہے بقا جو بلال بھی نہ رہا
نرا حبیب بھی اس شخص اہل ثروت پر / مدینے جاینکا جسکو خیال بھی نہ رہا
قریش نالان تھے ہر طرح کی بلاؤن سے / رسول پیدا ہوئی پھر وبال بھی نہ رہا
ہوئے جو قتل میں راہ خدا میں دنیا میں / انہیں تو عقبی کا کوئی زوال بھی نہ رہا
حسین ابن علی کو جنہوں نے قتل کیا / انہیں رسول کا ہرگز خیال بھی نہ رہا
بلال کہتے تھے پھرتے یہی مدینہ میں / رسول چل بسے مجکو وصال بھی نہ رہا
[illegible] سے تھے جو شاہان ذی کرم اعجا / زمین میں دفن ہوئی انکا مال بھی نہ رہا

تو صدق سو یا ہے غفلت سے بیخبر ہو کے
تجھے تو عقبیٰ کا کوئی خیال بھی نہ رہا

ولہ

اللہ ہے گناہوں سے مددگار ہمارا
دوزخ سے نہ خطرہ ہے نہ تھی خواہش جنت
کھینچے ہیں در خلد پہ غلمان و ملائک
لوٹینگے بلبلیں تو سیہان کو بیگا
کھینچے شب اسریٰ ہیں سبھی حور و ملائک
دنیا کی مصیبت سے نہیں خطرہ ہی ہمکو
حضرت ہی کیا ہو کہ رکھے ہم سے محبت
بہشت نہیں ہمکو ہی قیامت سے ڈرا بھی
کہتے ہیں حق میں تھی بلال حبشی کے
دل عشق میں احمد کے تو بیچین بڑا
ایک روز نبی نے کہا اویس قرنی کو

بندے ہیں آپکے وہ ہی ستار ہمارا
پہونچاوے جدھر چاہی اودھر یار ہمارا
آویگا عجب شان سے مختار ہمارا
ہی شافع مختار تو سردار ہمارا
آویگا بڑی دھوم سے سردار ہمارا
ہر حال میں اللہ ہے مددگار ہمارا
دیکھیگا کسی روز وہ دیدار ہمارا
ہے سید ابرار تو مختار ہمارا
ہے وہ تو محبت میں گرفتار ہمارا
جاویگا کسی طرح نہ آزار ہمارا
مدت سے ہی وہ عشق میں بیمار ہمارا

مجھکو بھی تو گناہوں سے نہیں صدق ہی خطرہ
ہے احمد مرسل تو مددگار ہمارا

ولہ

مجھے بھی نہیں اب سہارا کسی کا
ہے قبضہ میں حق کے بلا شبہ بیشک
سوائے محمد قیامت میں ہرگز
قیامت میں ہونگی نبیوں کے درجے
نہ جب تک عبور ہوں ہماری پیغمبر
بغیر از وسیلے محمد کے یاران
پڑے اپنی اپنی قیامت میں سبکو

بجز ذات احمد نہ یارا کسی کا
گھٹانا کسی کا بڑھانا کسی کا
نہیں واں تو ہوگا نہ یارا کسی کا
محمد سے زیادہ نہ ہوگا کسی کا
گذر پل سے ہرگز نہ ہوگا کسی کا
نہیں ہوگا پل سے گذارا کسی کا
نہ ہو سوا کسی کے نہ تھیں کسی کا

یہی رضوان کہتا تھا اسریٰ میں ہر دم ۔ اب آتا ہی وہ جلد بیمار کسی کا

جو عارف ہیں بندے وہ حق ہی کو دیکھیں ۔ بُرا وہ نہ دیکھیں نہ اچھا کسی کا

ہوا جو کچھ رتبہ ہے احمد نبی کو ۔ ہوا ہے نہ ایسا نہ ہوگا کسی کا

خبر لیجیے آکے اب جلد اسکی ۔ نکلتا ہی دم اب ہی سچا کسی کا

پڑیگی قیامت میں اپنی سبھوں کو ۔ نہ مادر کسی کی نہ بابا کسی کا

وسیلہ سے احمد کے سب پار ہونگے ۔ نہ جانو تم ہرگز سہارا کسیکا

جسے دیوی ذلت جسے چاہی عزت ۔ نہیں حکم حق میں اجارا کسی کا

سوا تیرے حاجت نہ چاہوں کسی سے ۔ نہ محتاج کر اب خدایا کسی کا

رسول خدا یہہ ہی کہتے تھے اکثر ۔ نہ بہتر کسی کو ستانا کسی کا

میں پڑہتا ہوں مولود سلطان عالم ۔ اب آتا ہے گہر میں اُجالا کسی کا

نہوگا مددگار جز شاہ عالم ۔ نہ آدم کسی کے نہ عیسیٰ کسی کا

اگر ہوتی پیدا نہ ذات محمد ۔ نہیں لگتا پہر تو ٹہکانا کسی کا

خدا نے نبی بہت پیدا کیے صدق
نہیں ایسا رتبہ بنایا کسی کا

ولہ

دل میں میری ہے خیال مصطفیٰ ۔ خواب میں دیکھوں جمال مصطفیٰ

آئی دنیا میں ہزاروں تھی رسل ۔ تھا نہیں کوئی مثال مصطفیٰ

مثل آئینہ تھا روی باصفا ۔ تھا مرات حق جمال مصطفیٰ

جسکہ قرآن میں ثنا خوان ہو کریم ۔ پہر لکہی کیا کوئی حال مصطفیٰ

کیا لکھیگا کوئی ممکن نہیں ۔ حد سے بیحد ہیں کمال مصطفیٰ

خواب میں ایک شب تو دیکھی لگ گئی ۔ آیا جو دل میں خیال مصطفیٰ

رکھتی ہیں سارے پیمبر برتری ۔ ہیں فزون سب سے کمال مصطفیٰ

ہوتا وہ ہی الغور عاشق ہی بشر ۔ دیکھہ لیتا جو جمال مصطفیٰ

مبتلا ہوتا تھا وہ تو عشق میں ۔ دیکھتا تھا جو جمال مصطفیٰ

صفتون سے نہین ممکن ثنا ۔ مین لکھوں اب کیا کمال مصطفے
کہتے تھے حسرت سے دلمین بہہ اویس ۔ دیکھیے کب ہو وصال مصطفی

قطعہ

ہے انس سے یہ ہی مروی بالیقین ۔ تھا نہ چہرہ پر ملال مصطفے
مجھ سے اُف تک بھی نہین کہتے کبھی ۔ کیا ہی عمدہ تھی خصال مصطفے
دل مین میری بیکلی رہتی ہے بس ۔ جب سے دیکھا ہے جمال مصطفے
سمجھو انکو سحر کہتے مشرکین ۔ تھکے جب ہوتا ملال مصطفے
ایک اعرابی گرا تھا فرش پر ۔ دیکھ ہیبت سے جلال مصطفے
تھے نرالے عشق مین رومی صہیب ۔ تھے وہ شیفتوں جمال مصطفے
واسطے امت کے مرتے دم تلک ۔ چشموں سے بہتا زلال مصطفے
ہو گیا تاریک مثل شب جہان ۔ جب ہوا تھا انتقال مصطفی
تا رہین رہ سے نہ کوئی امتی ۔ تھا یہی حق سے مقال مصطفی
ہجر مین اس شہ کے بعد انتقال ۔ تھا بہت غمگین بلال مصطفے

ہے دعا اب صدق کی تجھ سے کریم
دیکھ لوں پھر مین جمال مصطفے

ولہ

چشم سے آنسو بہانا ہو گیا ۔ درد و غم اپنا سنانا ہو گیا
جو در روضہ پہ جانا ہو گیا ۔ پھر تو ملنے کا ٹھکانا ہو گیا
عشق مین کیا دل دوانا ہو گیا ۔ درد کا اپنے جتانا ہو گیا
پہونچا گر تو منزل مقصود کو ۔ رحمت حق کا بہانا ہو گیا
کیا ہی حکمت تھی شب معراج مین ۔ عاصیوں کا بخشوانا ہو گیا
حسرتین دل کی نکالوں یا رسول ۔ گر مدینہ مین جو آنا ہو گیا
کچھ نہین لی آپ نے مطلق خبر ۔ دل محبت مین دوانا ہو گیا
آپ کی الفت مین ای میری بیان ۔ کیا کہوں دشمن زمانا ہو گیا

جسم بیمار تھی اُس دم عزیز
مرغ تن جبکہ روانا ہوگیا

عشق اُنکے باعث نامی خلق میں
میرا قصہ اور فسانا ہوگیا

رہگیا غفلت میں سوتا صدق تو
قافلہ جلدی سے روانہ ہوگیا

ولہ

جس دل میں عشق شافع روز جزا ہوا
عالم کے رنج وغم سے وہ بیشک رہا ہوا

ذکر خدا سے جسنے کہ خالی رکھا ہی دل
وہ شخص رنج وغم میں سدا مبتلا ہوا

جو کام ہی ریا کا ثواب اسمیں ہے نہیں
مقبول ہی وہ کار جو بہر خدا ہوا

دیتا ہی رزق زانی و میخواروں کو کریم
محروم اُسکے در سے نہ شاہ و گدا ہوا

روز ازل میں جسنے کہ زیارت رسول کی
جود و کرم میں وہ ہی تو بحر سخا ہوا

اور ہماری فضل خدائی کریم سے
حامی ہمارا حشر میں خیر الوریٰ ہوا

یہہ فخر ہمکو بس ہی دنیا میں ای فنا
ہمکو خدا کے فضل سے ایمان عطا ہوا

ایمان اُسکا پکا ہے مضبوط ہی قوی
جس شخص کے کہ قلب میں خوف و رجا ہوا

کیسی نماز ہماری ہی حق کو تو دوستو
قرآن میں جسکا ذکر و بیان جا بجا ہوا

بس شکر ہے زبان سے خدائی کریم کو
نعرہ ہماری شعروں کا صل علیٰ ہوا

ہوگا نہ صدق وہ تو پریشان دل کبھی
سینہ میں جس کے جان تو ذکر خدا ہوا

ولہ

پڑھیگا جو بشر دل سے اگر کلمہ محمد کا
محل اُسکے لیئے طیار ہوویگا زبرجد کا

مصیبت اور بلا میں سب ہماری دور ہوتی ہیں
ہمیں اکسیر اعظم ہی بلاشک نام احمد کا

یقین جانو کہ رب کرتا ہی ذکر اُسکا فرشتوں سے
کوئی جو با ادب لیتا ہی نام حضرت محمد کا

یقین ہی خواب میں ہوویگی اکدن اسکو زیارت بھی
جو ہر دم عشق وہ رکھی اگر روحی محمد کا

کسی صورت کٹی ہے مدینے وہ تو پہونچیگا
جو رکھتا شوق تھی دل سے اگر کوئی محمد کا

سمجھ لینا حرام اسپہ ہوئی ہی آگ دوزخ کی
جسے بھایا ہی دل سے نام پیارا اس محمد کا

تمنا ہی کہ مین جا کر بہارون پلکون سے یثرب
گدا کر دے خداوندا مجھے حضرت کی مرقد کا

یہی ہے آرزو میری یہی ہی التجا میری
الٰہی تو مجاور کر دے مجھکو کوی احمد کا

شہنشاہی سے بڑھ کے ہی وہ دنیا کے مراتب مین
گدا گر ہے بلا شک جو کوئی کوچے محمد کا

ذرا غور و تامل سے بیان دیکھو تو ہونٹون کو
چمٹ جاتی ہین لب جب نام آتا ہی محمد کا

خوبی و عادت بیان کب ہو بھلا ای دوستو ہم سے
خدا فرما چکا قرآن مین جب اخلاق احمد کا

مزا آتا ہی زیادہ قند و مصری سے سمجھ لینا
زبان پر جب میری آوے ہے نام حضرت محمد کا

بیان قامت نہین ہو سکیگا ہم سی کچھہ ذرا مطلق
زمین پر بھی نہین پڑتا تہا سایہ آپکی قد کا

نہی جاتا وہ کوچہ جہان تشریف لیجاتے
بیان کچھ ہو نہین سکتا ہی خوشبوی محمد کا

گرا ابلیس سر کے شیطان اور گری ہین بت اوندھی
ہوا دنیا مین شہرہ جب شہ عالم کی آمد کا

سبب عالم ہی یہہ دنیا ہی خلایق اسمین بستی ہی
ذرا سمجھو یہہ ہی گلشن بنا نور محمد کا

کہان آدم کہان عیسیٰ ذرا سمجھو سمجھ تم
سمجھ لینا رتبہ ہی اعلیٰ سب سے احمد کا

تمنا ہی کہ رخصت ہو کے دنیا سی کرے حضرتکی قدمبوس
گذر فردوس اعلیٰ مین ہو کر جان مفید کا

اسی کا نور ہی ہر جا اُسی کا جلوہ ہی روشن
ملا لاریب ہی جانون احد سے میم احمد کا

وضو کر کے محبت سے جو لیوے نام حضرت کو
نہین جنگل مین خد شہر ہی اسمی

جمعہ کے دن پڑھیگا جو کوئی صلوات کثرت سے
مکان فردوس اعلیٰ مین ملی اسکو محمد کا

شفا پائیں مرض سے جو کہ دیکھ کر بال کو ہوین
چلا آتا ہی ابتک معجزہ موئی محمد کا

تعشق اضطرابی حد سی ہوتی ہی فزون ای دوستو
خیال آتا ہی دل مین جبکہ گیسوی محمد کا

بڑا مشتاق زیارت ہون دل حیران نالان ہے
دکھا دی ای خدا مجھکو ذرا جلوہ محمد کا

بلا اسکو نہین پہونچیگی دنیا کی سمجھ لینا ذرا یارو
مصیبت مین جو لیگا صدق دل سے نام احمد کا

ولہ

جبکہ اس دنیا مین وہ سید ابرار آیا
سرور سرور دو جہان احمد مختار آیا

سرنگوں جب ہوئی ابلیس بکار اسوقت
کفر سارا مٹا اب دین کا سردار آیا

جنگ میں دیکھے کہتے تھے عمرؓ کو مشرک
بھاگو اسجا سے کہ وہ قاتل کفار آیا

ہلتی زنجیر ہی حجرہ کی معراج کی رات
ان کی آن میں ہو کے شہ ابرار آیا

سنکے زندیق نے معراج کی تصدیق نہ کی
پھر تصدیق وہ صدیقؓ وفادار آیا

حضرت و پاس سے کہتے تھے اویس قرنی
یا نبی اسقدر میں جینے سے ہوں بیزار آیا

پہونچے جنت میں جو حضرت تو پکارا رضوان
لو قدم جلد کہ جنت کا وہ سردار آیا

کہا حضرت نے کہ ہوونگی گنہ اسکی معاف
بعد مرن جو میری قبر پہ زوار آیا

عرض ہی صدق کی یارب بطفیل احمد
دے نجات اسکو کہ دنیا سے ہی بیزار آیا

ولہ

عالم میں بجا احمد مختار کا ڈنکا
کیا خوب بجا اس شہ ابرار کا ڈنکا

موسی کا بجا نہ عیسی کا بجا ڈنکا نہ الیاس
جیسا کہ بجا سید ابرار کا ڈنکا

ق

بت پرستی تو ہوا کرتی تھی عالم میں بپا
کعبہ میں بجا کرتا تھا کفار کا ڈنکا

کافور ہوئی کعبہ سے سب شرک و کفر
جس وقت بجا سرور مختار کا ڈنکا

بتخانہ میں مندر میں تو ناقوس بجے ہیں
مسجد میں بجے دین کے سردار کا ڈنکا

دوزخ میں پڑا رہیگا نہیں کوئی بشر بھی
جس وقت بجے رحمت غفار کا ڈنکا

رحلت ہوئی دنیا سے جب ہی خیر بشر کی
بجنے لگا بابکرؓ وفادار کا ڈنکا

دو سال سے زیادہ بجی بابکرؓ کے ڈنکے
بعد اسکے بجا دوسری سردار کا ڈنکا

فاروقؓ کے ڈنکے بجی لے شرق تا غرب
پھر بجنے لگا تیسرے سردار کا ڈنکا

مشہور ہوا ملک میں اور سارے عرب میں
عثمان غنیؓ صاحب زردار کا ڈنکا

ڈنکے بجی چھہ روز تو عثمان غنیؓ کے
بعد اسکے بجا حیدرؓ کرار کا ڈنکا

ڈنکے بجی ہو چکے تو بس ایک جگہہ پر
ہر جا پہ بجا سرور سردار کا ڈنکا

پاویگا وہی شخص تو باب جنت ماوی
جو دل سے بجا دیگا انہیں چار کا ڈنکا

بجتے ہین پرائی تو دہل تاشون کو اپنے
لاحول ولا سمجہو نہ اُس ڈہلکی کو بہائی
تم ڈنکے کے معنی تو یہان حکم کے جانو

ای نفس بجا تو شہ ابرار کا ڈنکا
جیسے کہ بجے ہند مین سالار کا ڈنکا
ہے ڈہول نہ تاشہ یہان یار کا ڈنکا

اس نفس نے کتنے سے بہت ڈنکے بجائی
اب صدق بجا تو شہ ابرار کا ڈنکا

میرا دل تہی یہ تو ہی فدا ہی لو لگی ہی میری ہمیلا
پڑا ہجر مین ہون نہین بیقرار ہوا دلکو صبر ہی نہی اضطرار
مری دلکو اسقدر ہی بیکلی پڑا ہجر مین ہون گلی گلی
ہوئی عقل میری ہی اب سلب نہین عقل مجکو جنون ہی سب
مین اسی لئے ترا کو ہون گدا ہی دلکا مری مدعا
مری بخت ایسا تو ہی کہان کہ جمال دیکہون شہ زمن
یہ نصیب میرا تو ہی نہین کہ جمال دیکہون شہ امین
مجھے فکر کا ہی بڑا سفر وہان ہوگی دہشت سخت تر
نہ مان وہان ہو نہ ہو پدر نہ مکان ہووی نہ ہو در
ہی لبین میری ہی پانی ملون انکہین رہی تو ہون غنی

یہی رات دن تو ہی اب دعا کہ دکہا نبی کو مجہی خدا
رہون رنج مین ہون نہین ہوشیار کہین رنج رب تو مرا اٹہا
مری حق مین بات یہی بہلی کہ خدا دکہا دی تو مہ لقا
یہہ دعا تو میری ہی تجہہ سے رب کہ مدینہ کو تو مجہی دکہا
یہ خدا تو تجہہ سے ہی التجا کہ رسول اپنی کا در دکہا
مرا سینہ انکو ہی بس یہان خدا آگ اسکی تو دی بجہا
گنہ کو ناسئے در یہ تو جبین خدا عشق تو اسکو مجہی دکہا
مجھے اس جگہہ سے لگے خطر وہان دی امان تو بس خدا
نہ بچہونا ہووی نہ تکیہ سر خدا اسکے ہی تو دی بچا
یہی عرض کرتا ہون ہر گہڑی آ تو ہی کر مری

ارے صدق عمر تو کرت سے کیا جو لکہا ہے بخت مین ہو سکا
یہی اب خدا سے تو کر دعا کہ نبی کا روضہ تجہے دکہا

مرے دلنے طلب کو برلایا خدایا
یہہ دل مردہ رہتا ہی غفلت مین ہردم
مجھے ابتو احمد کی صورت کو جلدی
اپنی محبوب پیارے کی مجلس مین مجکو
نبی بوسے لیجا بر کے لڑکون کے حق مین

مری حاجت ابتو روا کر خدایا
جلا دے جلا دے جلادی خدایا
دکہا دی دکہا دی دکہا دی خدایا
بٹہا دے بٹہا دی بٹہا دی خدایا
جلادے جلادی جلادی خدایا

غم و رنج دنیا کا اب دل سے میرے — بھلا دے بھلا دی بھلا دی خدایا
میں دیدار شربت کا ہون پیاسا — پلا دے پلا دے پلا دی خدایا
مزا عشق احمد کا سب سے ہے میٹھا — چکھا دے چکھا دی چکھا دے خدایا
گنہ اپنی دفتر سے امت کے ساری — مٹا دی مٹا دی مٹا دی خدایا
مدینہ کے پہولونکی خوشبو تو مجھہ کو — سنگھا دے سنگھا دی سنگھا دے خدایا
کوئی مژدہ چلنے مدینہ کا اب تو — سنا دی سنا دی سنا دی خدایا
نبی کہتے تھے میوہ حسنینؓ کو — کہلا دے کہلا دی کہلا دے خدایا
کوئی راہ طیبہ کے جانیکی مجھہ کو — بتا دی بتا دی بتا دے خدایا
مین سو رہا ہون غفلت مین چونکا نہین ہون — جگا دی جگا دی جگا دی خدایا
تو اب رنج و غم فکر دنیا کے سارے — ہٹا دی ہٹا دے ہٹا دی خدایا
تو البتہ کم بیندون سے مجھکو — چھوڑا دی چھوڑا دی چھوڑا دی خدایا
در روضہ پر تو کسی طرح سے — پہنچا دی پہونچا دی پہونچا دی خدایا
میرا دل محبت مین حضرتؐ کے ہر دم — لگا دی لگا دی لگا دی خدایا
بچا کر بدون سے تو ابرارون مین — ملا دے ملا دی ملا دے خدایا

تو راہِ حقیقت ذرا صدق کو
بتا دے بتا دے بتا دے خدایا

ولہ

واہ کیا آدم و حوا سے یہ جوہر نکلا — صلب سے انکی محمدؐ سا پیمبر نکلا
موسیٰ و عیسیٰ نبی آئی پیمبر لاکہون — پر نہ عالم مین کوئی آپ سے بہتر نکلا
کیا کلام آپ کا تہا صل علیٰ صل علیٰ — جو سخن آپ سے نکلا وہی بہتر نکلا
خواب مین دیکھہ کے وہ روئی منور اطہر — کیا میری آنکھون سے طوفان سمندر نکلا
لایا ایمان نبی پر وہی بہتر ہے بشر — جسنے تصدیق نکی وہ تو دلِ کافر نکلا
حشر مین جین انکا دیکھا وہ بینک انسان — جو کہ اس دنیا مین ایمان سے مرکر نکلا

تھے مددگار صحابی ہی بہت سے یارو
عدل و انصاف میں جیسے کہ عمر تھے عادل
ہیں فرشتے بھی حیادار خدا کے بندے
تھے صحابہ سبھی حضرت کے ورع میں کامل
جان نثاری میں صحابی تھے بہت سے اکثر
جسکو ثروت ہوئی آور وہ یثرب نہ گیا
کھوینگی ہول قیامت میں یہ عیسی لاریب
جسنے مرشد کا نہ ماباپ کا کہنا مانا ؎
چشم کو کھول کے دیکھو ذرا کان قدرت
بحر دنیا میں گرا وہ ہی تو دلدل میں پھنسا
آتش ہجر جدائی کے فلق سے ناگاہ
آتش ہجر میں رویا جو بحال مضطر
عرض کرتا ہوں ذرا آکے خبر لیجیے میری
گور میں کیا دیکھیگی بااشک اسکو ؎
قبر میں اسکا کفن میلا نہوسکا ہرگز ؎

پیر ابابکر سا کوئی نہیں یاور نکلا ؎
سے فی الحقیقت نہیں ایسا کوئی افسر نکلا
پیر کوئی شرم میں عثمان سی نہ بڑھکر نکلا
پیر علی کا نہ کوئی زہد میں ہمسر نکلا
پیر وفادار علی سے نہیں بہتر نکلا ؎
وہ نصیبے کا بڑا سخت و لاغر نکلا
کاش میں امت احمد سے نہ بڑھکر نکلا
حیف صد حیف کہ وہ سب میں ستمگر نکلا
کوئی بلعم کوئی پیرا کوئی شہر نکلا ؎
غرق وحدت جو ہوا وہ تو اچھلکر نکلا
شعلہ ایک آہ کا دل سے مری بنکر نکلا
چشم سے ایک مری اشک سا گوہر نکلا
ورنہ سینہ سے پریشان دل مضطر نکلا
کپڑے باریک پہنکر جو اکڑ کر نکلا
بدترین خلق جو اپنی کو سمجھکر نکلا

نہ کری یاد خدا اور رہی غفلت تجھکو
حیف ای صدق کہ تو خلق سے بدتر نکلا

ولہ

ہے بھلا جسنے کہ اللہ کو اکبر جانا
چاہیئے احمد مرسل سے محبت ہمکو
ہے تمنا کہ جھکے ماتھے کو اپنے اجتر
حالت نزع سے کہتا ہوں ہی میں غمناک
شب معراج میں کہتے تھی کسی جا پہ اویس

رہبر خلق محمدؐ کو پیمبر جانا
ہوگا محشر میں ہمیں پل سے گذر کر جانا
سرور سرور سرا کے جو ہو در پر جانا
یا رسول عربی ہم پہ مدد کر جانا
شافع روز جزا مجھکو نظر کر جانا ؎

فخر کا او سکونہ خطرہ ہی غم نہیں سے ضرر — شافع خلق کو جس شخص نے افسر جانا
انیت خیر شر سب ہی کرتی ہیں دعا — ہو خدا ہمکو تو فردوس کے اندر جانا
فی الحقیقت ہی وہ حیوان نہیں ہے انسا — وہی انسان ہی کہ جو آپ کو اصغر جانا
نفس بد سے بڑا سرکش بڑا ہی فتنہ — وائی اوس شخص پہ جسنے اسی احقر جانا
بہی اچھا ہی بہتر ہی افضل ہی فنا — نفس کش کرکے جو اس آپ کو بدتر جانا
وہی بہتر ہی کری وہ ہی اگر سے نہ چلے — ہو نہ جس شخص کو دنیا سے سفر کر جانا
ہر گنہ سے ہی شرم و ندامت ہی ضرور — بدترین ہی وہ گنہ جسکو کہ کمتر جانا
کیوں گنہ کرتا ہی کیوں حق سے ہی ہو اغافل — قبر میں ای فنا تجکو ہے مقرر جانا
وائی جو علم پڑہا اور رہا وہ گمراہ — جب رسالت کو نہ جانا تو کیا بہتر جانا
باغ فردوس میں ہو پہنچیگا بلا شک وہ ضرور — جس بشر نے کہ محمد کو ہے رہبر جانا

صدق مسکین کا ہی آداب سے کہدینا سلام
ہو جو اسے خضر کہیں روضۂ انور جانا ❊

ولہ

شرم و حیا کا شیوہ جو اور انبیا میں تہا — وہ سب طریقہ شافع روز جزا میں تہا
ایسا نہیں تہا یوسف مصر کا حسن ہی — حسن و جمال جیسا رسول خدا میں تہا
ایسا کسی بشر میں نہ حلم و ادب ہوا — جو حلم اور خلق شہ دوسرا میں تہا
دنیا سی کچھ غرض نہ تہی تن پروری سے کام — دل آپ کا لگا ہوا راہ خدا میں تہا
جن و بشر میں ایسا نہ تہا وصف اور کمال — وصف و کمال جو شہ ارض و سما میں تہا
ظاہر میں آنکھیں سوتی تہیں پہ جاگوں دوستو — دل خواب میں بہی آپ کا یاد خدا میں تہا
ایسا کرم کا شیوہ کسی میں ہوا نہیں — جیسا سخا کا شیوہ حبیب خدا میں تہا
سختی سے کوئی بات کسی سے نہیں کہی — کیا حلم اور وقار شہ انبیا میں تہا
ظاہر کلام کرتے تہی لوگونکے سامنے ہمیں — دل آپ کا ہمیشہ تو ذکر خدا میں تہا
جامہ سے جس کے لگ گیا دست نسیم اتم — وہ جامہ بس بسا ہوا عطر میں حنا میں تہا

طے کرتا تھا براق نبی پل میں آسمان
ساعت میں تخت جاتا سلیماں ہوا میں تنہا

برکت سے نام لینے رسول کریم کے
وہ بچ گیا جو پھنس گیا کوئی بلا میں تنہا

جسم سمیت چلے رسول خدا آسمان پر
ایک غلغلہ سا شور کا ارض و سما میں تھا

یہ مرتبہ تو اور رسل کا ہوا نہیں
اقرا پڑھایا آپ کو غار حرا میں تنہا

ق

ایسا نہ ہوگا شوق کسی شخص کو کبھی
صدیق کو جو عشق کہ راہ خدا میں تنہا

کانٹے سے ڈس دیے کے تو آنسو بہا کیے
دل صبر سے لگا ہوا بس مصطفیٰ میں تنہا

پیاسے شہید ہونگے نواسے رسول کے
لکھا ہوا یہ پہلے ہی حکم قضا میں تنہا

کیا خاطر حسین تھی جسکا نہیں شمار
کوثر کا جام رضوان لایے کربلا میں تنہا

ظاہر بلال پھرتے تھے کوچہ میں شام کے
دل انکا تو لگا ہوا خیر الوریٰ میں تنہا

وہ دیکھیے لینگے جا کے سزا اپنی قبر میں
چلو شراب پیتا ہی جنکی غذا میں تھا

وہ چین ہی سے رہینگے جا کر بہشت میں
جسکا کہ دل لگا ہوا خیر الوریٰ میں تنہا

شکر خدا تو چاہیے دنیا میں آن کر
انسان پہلے شکم کے رنج و بلا میں تنہا

عبرت سے خاک دیکھی جو دونکی ایک سی
ایک ذرہ فرق کچھ بھی نہ شاہ و گدا میں تھا

آزاد ہو گیا ہی وہ توبہ سے جان لو
مدت سے جو پھنسا ہوا حرص و ہوا میں تنہا

آزادی اسنے پائی ہے مولود کر بیان سے
جو عرصہ سے لگا ہوا جور و جفا میں تھا

جائیگی بہشت اُسکی ہی فضل خدا سے جا
مرنے سے اپنے پہلے جو خوف و رجا میں تنہا

لکھوں کوئی غزل تو میں اب صدق نعت میں
مدت سے یہ خیال تو فکر رسا میں تنہا

ولہ

خواب میں جسکے وہ اب صاحب نظر آیا
لا ریب وہی صورت رحمن نظر آیا

ہوا مجنون وہی جو عشق نبی میں سرشار
باغ دنیا تو اسے دشت و بیابان نظر آیا

دل بیمار میں جز ذات شہ ہر دوسرا
نہیں اسکو کوئی اب درد کا درمان نظر آیا

جو بشر ہو گیا اب عشق محمد میں فنا
گھر تو اپنا اسے بس خانہ زندان نظر آیا

کوچہ عشق میں دیکھا ہے فنا ہوتے جسے
اس جگہ گبر نہ ہندو نہ مسلمان نظر آیا

غور سے فکر و تامل سے جو دیکھا اسکو
وہی ظاہر وہی باطن وہی رخشان نظر آیا

گل میں وہی غنچہ میں وہی سرو و چمن میں
ہر اک جائی وہی نور درفشان نظر آیا

ہر رنگ میں ہر شے میں ہر ایک تجل وہی جچین
ہر اک انسان میں وہی صورت انسان نظر آیا

چشم دل کھول کے دیکھا جو کسی جا پہ اسے
وہی اونچا وہی نیچا وہی یکسان نظر آیا

آئینہ دل میں ذرا غور سے دیکھا اسکو
وہی حاضر وہی ناظر وہی پنہان نظر آیا

کو بکو دشت میں پھرتا ہوں میں وحشی کیطرح
کوئی عالم میں نہیں مجھسا پریشان نظر آیا

وائی قسمت نہیں کوئی شکایت تجھسے
آج تک مجکو نہیں وصل کا سامان نظر آیا

کشش عشق میں تاثیر ہے مثل تجلی
واہ بلقیس کو بھی تخت سلیمان نظر آیا

حالت نزع میں ایک شخص کو اک سمت لگا
کہیں ابلیس لعین درپی ایمان نظر آیا

جائے عبرت ہے نصیحت کو سمجھ لو یارو
وای اسوقت میں ہر مرد تو ترسان نظر آیا

عشق ہو جاویگا اسکو تو عجیب کا ضرور
جس بشر کو کہیں اب صدق کا دیوان نظر آیا

ولہ

احمد سے بڑھکے کوئی بھی افسر نہیں ہوا
عالم میں ایسا جانوں کہ رہبر نہیں ہوا

جو اصل بد ہے وہ کبھی بہتر نہیں ہوا
جو ذرہ مٹی ہے کبھی کنکر نہیں ہوا

آدم سے لیکے عیسی تلک سب حبیب ہیں
پیارا خدا کو ایسا پیمبر نہیں ہوا

بدی لیئے پھرتا ہے چار و طرف مجھے
اس نفس سے تو کوئی ستمگر نہیں ہوا

جس شخص نے کہ آپ کو سمجھا بزرگ ہے
یہ جان لو کہ وہ کبھی برتر نہیں ہوا

جو بد سرشت ہے وہ کبھی عارف نہوئیگا
کنکر کہیں زمرد و گوہر نہیں ہوا

عارف جو ہو گیا ہے زوال اسکو ہی نہیں
جو لعل ہو گیا ہے وہ پتھر نہیں ہوا

واعظ عمل جو کبھی پہ اپنے نہیں کرے
پند اسکے سے اثر کبھی دل پر نہیں ہوا

بیشک برادہ مرد ہے کچھ اسمیں شک نہیں
دنیا کے درد و غم سے جو مضطر نہیں ہوا

ای صدق کر دعا کہ خدا کر دی اب حسن
تجھہ سا تو کوئی دنیا مین بدتر نہین ہوا

ولہ

خواب مین صورت انور پہ میرا دل آیا — پڑھہ درود انپہ کوئی کہتا یہ سایل آیا
آئی دنیا مین ہی ہستی شکیل و خوش خو — پر نہ احمد سا کوئی شکل و شمایل آیا
ق
آئے عالم مین نبی لاکہہ سے زیادہ جانون — پہر بخشش نہ کوئی ایسا وسایل آیا
خلق مین ہمکو تو بتلا دو ذرا اکبر و یہود — خوبی و عقل مین ایسا کوئی کامل آیا
واہ کیا صحبت تاثیر تھی شاہ لولاک — کامل ہوا وان آکے جو جاہل آیا
ق
فیض بخشی شہ ابرار کی کیا ہو تحریر — پہر کے محروم کوئی وان سے نہ سایل آیا
کیا تم ہی نہین جانون ہوا امت عیسے — کون تھی وہ نبی جو سب سے اوایل آیا
وہ محمد مین بلاشک ہی رسول اکرم — نور سب نبیون سے چمکا کہ اوایل آیا
جس شریعت نہین اٹھا ہے نبی کا کہنا — ڈوبا وہ بحر مین اور اوسکو نہ ساحل آیا
ہو گئے عفو گناہ آپکے توجہ سے چلکر — روضہ خیر بشر سے جو کوئی ہل آیا
غلبہ شوق مین کہتے تھے اویس قرنی — کس جگہ آنکہہ لگی ہائی کہان دل آیا
کہتے تھی عاشق جانباز بلال حبشی — سو گیا شوق مین اور ہائی کہان دل آیا

صدق تو کامون مین حق کے تو کرے تھی سستی
تجھہ سا دنیا مین کوئی شخص نہ کاہل آیا

ولہ

اٹھا نقاب کو چہرہ سے تجھے جلوہ اپنا دکھا دیا — رخ نور اپنا ذرا دکھا مجھی تھی بلا مین پھنسا دیا
دکھا اپنا مجکو تو یہ لقا مجھی خاک پر ہی گرا دیا — جہلی عشق کی تو مجھے ہوا مرا رنگ جہلا اڑا دیا
جہلک اپنی تو نے ذرا دکھا میری دلکو تو نے ہی لیلیا — جہ غم مین مجھو طرح ہی دیدیا مجھی تہ زمین پہ بٹہا دیا
دکھا تو نے اپنی مین ذرا مرا ہوش سارا گنوا دیا — مجھی عشق کا جو سبق دیا جو پڑہا تہا مجکو بہلا دیا
جہلی ایک ایسی تو بس ہوا کہ صدور آنکہون مین چہپا گیا — جو چمن مین غنچہ تہی جا بجا سبہی غنچون کو تو کہلا دیا

نہیں لگتا ترا کہیں پتا نہ نشان ہی نہ مکاں ترا — میری نظروں میں تو ہی تو ہی بسا تو نے غم میں اپنی دبا دیا
لگا تیر ایسا تو کارگر ہوا زخم اس سے تو سر بسر — لگی برچھی ایسی تو سینہ پر مجھے فرش پر ہی گرا دیا
مجھے ڈھونڈتا ہوں نہیں کو بکو مجھے رات دن ہے جستجو — تری دیکھنے کی ہے آرزو مجھے دل سے تو نے بھلا دیا
تری عشق میں ہوں نہیں نعرہ زن نہیں ہوش لگے ہی جگر — نہیں بہاتا کوئی مجھے سخن تری ہجر نے ہی رلا دیا
مرا دل ٹھکانے رہا نہیں مری ہوش اب ہیں بجا نہیں — مجھے تنگی اپنے خبر نہیں مجھے ہستی سے ہی مٹا دیا
تری یاد آتی ہے جس گھڑی مجھے بجلی لگتی ہے [illegible] تری — ترا اٹھنا تو دیکھو نہیں اب ورہی تری [illegible] ہی گھلا دیا
مری دل میں اٹھو ہی ترا غم نہیں چین مجھکو ہی ایک دم — تری ہجر میں ہی ترا الم مرا سینہ تو نے جلا دیا

اری **صدق** اتو کیے ہے کیا جو خدا کرے گی سو ہوئیگا
نہیں اس جگہ یہ ہے چون چرا تجھے عشق نے ہی کھلا دیا

ایک عاشق والہ و شیدا ایک گوشہ میں بیٹھا ہوا آپ ہی آپ کہہ رہا تھا

ولہ

شب سرمیں آقا ایک دولہا سا بنا ہوگا — در اقدس پہ آ براق جنت سے کھڑا ہوگا
عجائب کیفیت ہوگی عجائب اک سماں ہوگا — عمامہ سبز زریں سر پہ حضرت کی سجا ہوگا
عمامے سبز نوری میں سنہری نقش سب ہونگے — زمرد سبز کا طرہ بھی اسمیں ایک لگا ہوگا
اک ہوگی کفش یاقوت احمر پانوں میں جگمگاتے — کمر سے پٹکہ زریں بھی حضرت ایک بندھا ہوگا
[illegible] سرمہ جنت بھی آنکھوں میں کھنچے ہونگے — انگوٹھی میں نگینہ بھی زبرجد ایک جڑا ہوگا
چھری اک ہاتھ میں ہوگی زمرد کی نرالی سی — عجائب ایک جامہ تن پہ احمد کے سجا ہوگا
قبا بھی جنت ماوی کی تو اس دم زیب تن ہوگی — زمرد تاج نوری سبز سر پہ ایک رکھا ہوگا
بھلا اس وقت کا عالم کروں کیا یاد میں دلہن — رخ زیبا پہ حضرت کے عجب نور ضیا ہوگا
رخ انور میں حضرت کے قمر سے کی ہوگی — بہر او سدم صورت زیبا کا نقشہ کیا بنا ہوگا
زمیں سے عرش تک اسدم تو کیسی اک جلو ہوگی — جلو میں آپ کے ہمرہ فرشتوں کا پرا ہوگا
شمع [illegible] کے ہاتھوں میں نور کی ایک ہوویگی — فرشتوں کا صف الا پہ حلقہ سا بندھا ہوگا
ایک لطف وہاں ہوگا عجائب کیفیت [illegible] — فرشتوں کا پرا آگے درِ والا جما ہوگا

بس اسی حالت میں کہ فرشتے جب چلے ہونگے
قدم جب حجرہ اقدس سے باہر کو رکھی ہونگے
ہوا ہوگا گذر جس راہ اُس عالی پیمبر کا
نہ آنکی خبر ہوگی نہ جانیکی خبر اوسکو
عجائب کیفیت ہوگی زبان پر جو نہیں آتی
برائی سیر جسدم آپ واپس پھر چلے ہونگے
دل ناشاد اس جا پر پڑی چلتے ہیں ہم یارو
در دوزخ پہ تالے حکم حق سے جڑ گئے ہونگے
عذاب قبر عالم کے ہر اک جا سے اُٹھے ہونگے
صفیں باندھی کھڑی ہوونگی جنت کی تو سب حوریں
پئی تعظیم نبیوں کے پرے ہوونگے سب یکجا
پرندی پڑھتی ہونگی کلمہ طیب درختوں پر
سدرۃ المنتہی ہوگی ہوا الگ درختوں سے
کہیں غنچے لگے ہونگے کہیں پر گل کھلے ہونگے
لکھا ہوگا ہر اک پتی پہ کلمہ بسمہ عالم
ہر اک ڈالی پہ بیٹھے بھی زبرد سے لگی ہونگے
کہیں پانی بہا ہوگا کہیں نہریں چلی ہونگی
مربع حوض ہوونگے بنے ہونگے مرصع سے
صفائی شیشوں سے بہتر بھی ہوگی جہاں تک کی
دماغ ہونگی معطر ساری خوشبو کی تری اس سے
زمین عنبر فشاں ہوگی لپٹ اس میں تری ہوگی
مزا جنت میں وہ ہوگا جو لکھنے میں نہیں آتا
برنگ حشر ہوونگی خلائق سب پراگندہ

زمیں سے عرش تک اسدم تو کیسا آگیا ہوگا
وہاں جبریل اُسدم دیدۂ فرش بنا ہوگا
اوسیں ایک سمت میں بیہوش آسجا پڑا ہوگا
دل نالاں اسی حسرت میں اسکا پھر جلا ہوگا
کہیں پردہ وہ وحدت لامکانی جب اٹھا ہوگا
پئی تعظیم آ رضوان در جنت کھڑا ہوگا
بلال حبشی پہلے سب سے جنت میں گیا ہوگا
شب اسرا کی عظمت سے در جنت کھلا ہوگا
برائی ہم سیہ کاران در رحمت کھلا ہوگا
ہر اغلمان ہر اک جا پر کمربستہ کھڑا ہوگا
وہ داخل بیچ میں سب کے محمد مصطفی ہوگا
نرالا نغمہ طوبی کا جنت میں سما ہوگا
مگر طوبی کے پتوں سے بھی نغمہ ایک جدا ہوگا
کہیں بیٹھا درختوں پر پرندوں کا پرا ہوگا
ہر اک پھولوں کی پتی پر نرالا اک سما ہوگا
شجر سونے کا ہر کیاری میں عمدہ سا لگا ہوگا
کہیں فوارے سے چلنے کا وہاں ہر اک مزا ہوگا
کہیں پنا کہیں نیلم کہیں ہیرا جڑا ہوگا
ہر اک کیاری میں تختہ ایک پھولوں بیچ کھلا ہوگا
ہزاروں قسم کے پھولوں کا دستہ سا لگا ہوگا
وہاں پر فرش سندس بھی قرینہ سے بچھا ہوگا
کسی نے آنکھ سے دیکھا نہ کانوں سے سنا ہوگا
شفیع عاصیان سب پر محمد مصطفی ہوگا

رسول دوسرا کی نعت بعد ہی سنو یارو — مدح کا ایک شمہ بھی نہ کچھ مجھ سے ادا ہوگا
ڈرو اُس دن کی دہشت سے میری یارو عزیزو تم — یہہ گھر ہوگا نہ در ہوگا یہہ عالم سب فنا ہوگا
مراتب اولیاؤں کے نہیں ہو وینگی واسیر — بشر جب تک محبت مین نہ حضرت کے فنا ہوگا
خداوندا مجھے کیجو تو اُس دن یار کابی مین — کہ جس دن شافع محشر تو دولہہ بنا ہوگا
وہی سمجھیگا شعروں کو وہی سمجھیگا مطلب کو — مزا جسکو پیمبر کی محبت مین ملا ہوگا
یقین جانو یقین سمجھو میری تم ای رفیقو سب — کسی دن اپنا بستر بھی مدینہ مین لگا ہوگا
پڑھیگا صدق دل سے جو کہ کلمہ اک دفعہ احمد — یقین ہی خلد مین بیشک محل اسکو عطا ہوگا

مدح کیتا قیامت مین رسول احمد مرسل
وہان پر صدق بیچارہ کسی جا پر کھڑا ہوگا

ولہ

اوسیکو حمد ہی جسنے کیا آب روان پیدا — زمین و آسمان پیدا کیا کون و مکان پیدا
نہ تہا عالم نہ تہی ہستی نہین تہا کچھہ نشان پیدا — سبب سے احمد مرسل ہوا سارا جہان پیدا
ق اگر ظاہر ہوئی کچھہ بھی اگر پیدا ہوا تہا نور پہلی سے — انہین کے نور سی ساری ہوئی ہین انس و جان پیدا
کیا حق نی کہین پیدا انہین کرتا کبہی کچھہ بہی — محمد ہی کے باعث سے کیا ہی کل جہان پیدا
سخن تہا آپ کا ایسا نہ کہتی بات کڑوی تھے — نکوئی خلق مین ایسا ہوا شیرین زبان پیدا
ق اگر پیدا نہوتی سرور عالم نہین ہوتا کبہی کوئی — انہین کے توسیلہ سی ہوئی کون و مکان پیدا
انہین کے نور سی مہر ہین انہین کی نور سے کوثر — انہین کی نور سے بیشک ہوئی باغ جنان پیدا
نہ چودہ طبقے ہوتی اور نہ ہوتی کوئی شئے او نہین — ہوئی صدقہ سے حضرت کی زمین آسما پیدا
اندہیرا تہا خلائق مین پڑا اندھیر تہا عالم — طفیل نور حضرت کے ہوا نور جہان پیدا
نہ تہی آتش نہ تہی مٹی نہ تہی آب و ہوا کچھہ بہی — محمد کے وسیلہ سے ہوا انسان کا سب نام و نشان پیدا
بنائی چاند اور سورج نہین حکمت سے خالی کچھہ — کسی شئے کو نہین حق نی کیا ہی رائگان پیدا
نہ تہی گلشن نہ تھے غنچے نہ صحرا و بیابان تہا — ہوئی احمد کے نور ہی سے یہہ ساری گلستان پیدا
طفیل سید عالم ہے نکلا کوئی دوزخ مین — ہیری اس شعر کے مصرع سے ہی راز نہان پیدا

نہ کھانے اور پینے کو بشر جن آئی دنیا مین
عبادت کے لیے بیشک ہوئی ہین انس و جان پیدا

گنہ کرتا ہے بہاری اور بشر کمزور ہے انسان
نہین پیدا ہوا انسان سے کوئی ناتوان پیدا

وہ آئے شاہ دنیا مین کہ جنکی نوجہین ہین لاکہین
وہ ایسے گم ہوئے انکا نہین نام و نشان پیدا

طوالت اور درازی دن قیامت خلائق کو
شرارہی صور سے ہوویگا وان ہول گران پیدا

سوا نیزہ پہ آویگا سورج دن قیامت کے
شرار آگ دہوپ سے ہوویگا وان شور و فغان پیدا

سمجھ لے صدق عبرت سے سراسر ہے فنا عالم
گیا دنیا سے جو انسان بہلا ہے وہ کہان پیدا

طرز جدید مین غزل دربیان ولادت از میلاد شریف۔ تصنیف مصنف

در پہ جبریل کا تو آنا تہا
ولہ
تلوؤن سے آنکہہ کا لگانا تہا

آپ کو دیکہنے تو آنے تہے
اس کام کا تو فقط بہانا تہا

آنکہہ قدمون سے بس لگاکے تہا
لوٹ سدرہ پہ انکو جانا تہا

ق

در اقدس پہ قدسیون کو ضرور
جہولا حضرت کو آ جہلانا تہا

رضوان کو آن کر ادب سے بڑے
میوہ خلد بہی کہلانا تہا

جام لقشین سبز مین جانون
آب کوثر انہین پلانا تہا

حورون کو خلد سے تو آکے وہان
سرمہ ناز بہی لگانا تہا

بستر ناز پر لٹا کے انہین
لوریان دیکے بس سلانا تہا

رخ گلگون سے عرق پونچہہ تہا
اپنے کپڑون کو پہر بسانا تہا

کرکے خدمت حضور شاہ امم
اپنا عاشق انہین جتانا تہا

رہتے بیدار تہے رسول خدا
دل کو اللہ مین لگانا تہا

تارون سے ہی اشارے تہے انکے
چاند کو دیکہہ مسکرانا تہا

خواب مین صدق کو دکہا کے جہلک
اپنا شیدا انہین بنانا تہا

غزل دربیان معراج از میلاد شریف تصنیف مصنف

ولہ

آکے جبریل کا اوٹھانا تھا | خواب سے آپ کو جگانا تھا
ساغرِ وصل کا پلانا تھا | سیرِ جنت کا بس بہانا تھا
نیند سے آپ کو جگا کے ذرا | مژدۂ وصل کا سُنانا تھا
حق کو منظور تو بُلا کے وہان | اپنی رحمت کا بس دکھانا تھا
اپنے محبوب اور پیارے کو | حالِ محشر سبھی سُنانا تھا
حق کی جانیگا کون حکمت کو | بھید اپنا سبھی جتانا تھا
آپ کو عرش پر بُلا کے فقط | اپنے دیدار کا دکھانا تھا
ایک حکمت تھی یہہ بھی اسریٰ مین | رازِ غیبی سبھی جتانا تھا
ساغرِ وصل کو پلا کے وہان | باغِ فردوس بھی دکھانا تھا
خلد کا عطر بھی لگا کے وہین | میوہ فردوس بھی کھلانا تھا
عرشِ اعلیٰ پہ آپ کو جا کر | حق سے امت کا بخشوانا تھا
کام اسمین ایک تھا یہہ بھی | خلق کو رب سے بس ملانا تھا
ذاتِ والا ہوئی گر پیدا | عاصیون کا نہین ٹھکانا تھا
اوسکی حکمت کو کیا کوئی جانے | علمِ کل آپ کو سکہانا تھا

قطعہ بند حال ملک شام در خواب

خواب مین بس بلال کے جا کر | اپنا جلوہ اوسے دکھانا تھا
راز سے ناز سے لاڑ سے پیارے | اپنے روٹھے کا بس منانا تھا
شب معراج مین یہہ کہتے او بس | عاشقون کا فقط جلانا تھا

صدق حکمت تھی یہہ بُلانے مین
رُتبہ احمد کا بس بڑہانا تھا

ردیف حرف ب

ہو حمد مجھ سے خالق پروردگار کب | نعت رسول کی ہو دی ادا زینہار کب
عصیان مین غرق رہتا ہون رات دن پڑا | درگاہ حق مین میرا ہے عز و وقار کب

میرا کلام پست ھی بالکل ھی ناتمام — اپنے کلام پر ہے مجھے افتخار کب
ایمان بشر کو دینا خدا ہی کا کام ھے — انسان کو اپنی نفس پہ ھے بھلا اختیار کب
فردوس مین مقام تو فضل خدا سے ھے — طاعات کے بھروسہ پہ ھے اعتبار کب
جو چاھے سو کیا ھے وہ جو چاھی سو کرے — حکم خدا مین خلق کو ھے اختیار کب
مت فخر کر تو دولت و ثروت پہ اے فنا — عمر دو روزہ پر ھے بھلا اعتبار کب
اس آرزو مین رہتا ہون مین رات دن پڑا — لیجائے بخت خانۂ پروردگار کب
رہتا مدام ہون مین اسی غم مین زار زار — دکھلائے مجکو طیبہ وہ پروردگار کب
اے رب سوال تجھ سے ھے شام و سحر یہی — پہونچیگا یہہ مدینہ مین خدمتگذار کب
اے نفس شومی سے تو بڑا ھی گنہ مین آب — بلوا دین تجکو در شہ والا تبار کب
مدفون ہین بقیعہ مین ابرار اور شہید — لایق بقیعہ کے تو ھے اپنا مزار کب
یہہ جان لو بغیر سہارے رسول کے — ہو ویگا پل صراط سے اپنا گذار کب
کوچہ مین شام کے بھی کھڑے بلال تھے — بی مہرلقا کے دلکو ھے میری قرار کب
جب تک قدم نہ جائی شہ کائنات کا — فردوس مین کسی کا بھلا ہو گذار کب
ق
کہتے رسول جبکہ سناتے تھے مشرکین — ان کافرون کی بات کا ھے اعتبار کب
دیکھے ہین معجزہ کو نہین لاتے ہین یقین — اب دلمین اپنے ہوتے ہین یہہ شرمسار کب
قہر خدا لگی ھے ابی جہل پہ ضرور — مانے وہ بات میری کو ھے بدشعار کب
رکھتے ہین بغض جو کہ صحابہ کرام سے — محشر مین اونکو ہو ویگا عز و وقار کب
لائے رسول پر نہین ایمان جو بشر — رحمت خدا سے برسیگی اونپہ پھوار کب
جن قومون نے نہ مانا ھے کہنا رسول کا — برسیگی اونپہ رحمت پروردگار کب

ھے صدق انتظار مین اب رات دن پڑا
دکھلائے اسکو روضہ وہ پروردگار کب

ولہ

پھرتا ہون باغ دنیا مین مین نعرہ زن خراب — جب مہرلقا نہو وی تو ھے سب چمن خراب

نعتِ نبی میں کیا لکھوں ہے لب دہن خراب — ایک روح صرف پاک ہی سارا بدن خراب

کیا لپٹیں عطر آتی ہیں طیبہ رسول میں — اوس بوئی عنبریں سے ہی مشکِ ختن خراب

عشقِ نبی میں جو کہ سدا رہیگا جان لو — اُسکا نہ گور میں کبھی ہوگا کفن خراب

ہوگا عذاب تولے سے بیشک بی شبہ — جس شخص کا کہ نکلیگا وان سر وزن خراب

دنیا کے گل خراب ہیں غنچے خراب ہیں — قالب میں روح پاک ہی سارا بدن خراب

دنیا کی شیرنی پہ تو مت ریجھو دوستو — ہو موت کی تو تلخی سے بیٹھا دہن خراب

ای نفس قطع کرنی ہیں عقبی کی منزلیں — اوس رہ نہ چلیو جسکا ہی چلنا کٹھن خراب

غافل جو حق سی رہتی ہیں لڑتے ہیں رات دن — والدیس وہی ہیں یہاں مرد و زن خراب

ہیں خود بُرا ہوں اور مرا نفس ہے بُرا — مشہور ہی دنیا میں میرا سخن خراب

جہاں حق کی یاد ہووے وہ بیوطنی ہی نہیں — غفلت جب حق سے ہووے تو ہی وہ وطن خراب

جو شخص لا اُبالی وہی پاک پھرتے ہیں — گردش سے اونکو کرتا ہی چرخِ کہن خراب

ای صدق خوب جان لے محشر کے دن وہ شخص
رتبہ نہ پائے جسکا کہ ہے یاں چلن خراب

ولہ

طیبہ میں اپنے مجھکو بلاؤ شہِ عرب — صورت ذرا اب اپنی دکھاؤ شہِ عرب

مدت سے ہے یہ مجھکو تمناؤ آرزو — روضہ تم اپنا مجھکو دکھاؤ شہِ عرب

مشتاق ہوں میں صورتِ انور کا بہت سا — پھر خدا جمال دکھاؤ شہِ عرب

دل پر مرے تو پردہ غفلت حجاب ہے — غفلت مری کا پردہ اوٹھاؤ شہِ عرب

حق سے پڑا ہوں دور نہیں وصل ہے مجھے — پھر حسنِ خدا سے ملاؤ شہِ عرب

ناؤ مری تو آ پھنسی عصیان کے بحر میں — کشتی مری کو پار لگاؤ شہِ عرب

افلاک و دہر نے مجھے گردش میں ڈالا ہی — ادبار دنیوی سے بچاؤ شہِ عرب

غفلت کی نیند سو رہا ہوں غافل ہوں حقسے میں — غفلت کی نیند سے تو جگاؤ شہِ عرب

بیشک بُرا میں بہت ہوں پر ہیں عمل مرے — نیکوں میں نام میرا لکھاؤ شہِ عرب

ره حق تو ملتی ہی نہین بہکا پہرون ہون مین | رستنا خدا کا مجکو بتاؤ شہ عرب
دفتر سے بند نامہ اعمال کا مرے | منگوا کے میرے عصیان مٹاؤ شہ عرب

یہہ صدق شوق رکھتا ہے مدت دراز سے
للہ اب تو در پہ بلاؤ شہ عرب

ولہ

اللہ کا نام لیتا ہی صبح و مسا گلاب | باغون سے رہتا ہے نہین ہرگز جدا گلاب
ہر پتی اسکی لیتی محمدؐ کا نام ہے | کیا کھل رہا ہے دیکہو چمن مین سدا گلاب
خوشبو تو اسکی پہونچے ہے دور و دراز تک | نور محمدیؐ سے یہہ پیدا ہوا گلاب
رنگت مین زرد و سرخ و سفیدہ بہی ہووے ہے | جنت کا یہہ درخت ہی صل علی گلاب
خاموش اسکو جانون نہ تم یار و دوستو | یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ذکر خدا گلاب
ہر نخل ہر شجر پڑھے کلمہ رسول کا | لبوں سے ہی نام احمد مرسلؐ سدا گلاب
بہتر ہے سب سے پہولون مین اور غنچون مین فنا | لگتا ہی سبکی آنکہون مین یہہ خوشنما گلاب
تشبیہ اس سے دیتے ہین اہل سخن تمام | رکھتا ہی سارے پہولون مین یہہ [illegible] گلاب
اللہ باقی رہیگا عالم کو ہے فنا | یہہ چپکے چپکے کرتا ہے ہر دم ندا گلاب
ہر نخل ہر شجر سے معطر زیادہ ہے | ہر صبح کھلتا ہے چمن مین ترا گلاب
آزاد رہوے مثل شجر و فقیر کے | مانند سرو کے ہی چمن مین اگا گلاب
بلبل اسی کے پہول پہ عاشق ہی جان سے | یہہ عشق مین رسول کے رہو ہی فدا گلاب

یہہ چپکے چپکے نام محمد کا لبوں سے صدق
بہایا ہے تیرے دل کو بہی نام خدا گلاب

ولہ

تو در طیبہ مجھے جلد دکھا دے یارب | اب مجھے روضہ انور پہ پونچادی یارب
عشق احمد مین مرے دلکو لگا دے یارب | اپنے محبوب کے روضہ کو دکھا دینے یارب
دفتر بد سے مرا نام مٹا کر جلد ہی | اپنے ابرار ون مین اب نام لکھا دے یارب

التجا تجھ سے یہی تھی میری دن رات
خواب میں احمدِ مرسل کو دکھا دی یارب

آ کے میثاق سے دنیا میں ہوا ہوں غافل
اب تو غفلت کو مرے دل سے اٹھا دی یارب

وائے افسوس کہ مدت سے پڑا ہوں بیہوش
اب وہ بیہوشی مرے جی سے ہٹا دے یارب

شربتِ دید کا مدت سے پیاسا ہوں میں
شربتِ دید تو اب مجھکو پلا دے یارب

ہے بہت دن سے تمنای مدینہ مجھکو
مرنے سے پہلے تو طیبہ کو دکھا دے یارب

پھر پھرا کے یہی کہتا ہوں میں صبح و مسا
اپنے محبوب کا دیدار دکھا دی یارب

مجھکو معلوم ہی سرمایہ نہیں ہے کچھ بھی
چلنے سامان مدینہ کا کرا دی یارب

ہند کے خطے سے رہتا ہوں بہت میں بیزار
بوئے طیبہ مجھے اب جلد سنگھا دی یارب

بحرِ عصیان میں مری آ کے پھنسی ہے کشتی
اب مری کشتی کو تو پار لگا دی یارب

اپنے محبوب کا اور اپنے علیؑ کا صدقہ
زنگ سینہ سے مرے دلکا چھڑا دی یارب

رحم سے فضل سے اور کرم سے اپنے
جو گنہ مجھ سے ہوئے ان کو مٹا دی یارب

واسطہ دیتا ہوں میں احمدِ مرسل کا تجھے
تو حجاب اپنا ذرا مجھ سے اٹھا دی یارب

صدق کرتا ہی یہی عرض تو رو رو تجھ سے
اپنے محبوب کی زیارت تو کرا دے یارب

ردیف حرف ب ولہ

کیوں نہیں تشریف یاں لاتے ہیں آپ
کیوں نہیں روضہ پہ بلواتے ہیں آپ

میں پڑا ہوں آپ کے غم میں سدا
دیکھیے کب در پہ بلواتے ہیں آپ

کیا ہوا مجھ سے گناہ میرے رسول
جو نہیں چہرہ کو دکھلاتے ہیں آپ

کیا ہوئی مجھ سے خطا میرے حضور
جو نہیں مجلس میں بلواتی ہیں آپ

کیا مری قسمت ہے بد میرے نبی
جو مجھے ہجران سے رلواتی ہیں آپ

کیا ہوئی تقصیر دو لللہ بتا
جو نہیں تشریف یاں لاتی ہیں آپ

خواب میں دکھلا گئے اک اپنی جھلک
اب مجھے حسرت سے تڑپاتے ہیں آپ

کچھ نہیں خواہش خدا کی سے نہیں
عشق میں ہم اپنا غم کھاتی ہیں آپ

انتظاری میں تیرا ہی خود ہوں میں
دیکھیے کس روز یہاں آتے ہیں آپ

خواب میں صورت مجھے دکھلا سے تیرے
کیوں تجھے فرقت سے تڑپاتے ہیں آپ

تو کرم سے ہم پہ کر بخشش کر ہم
ہم گنہ سے اپنے شرماتے ہیں آپ

دو جہاں میں زندہ ہیں بیشک وہی
جی سے جی جو شخص مر جاتے ہیں آپ

صدق سے شاہ ہوئی ہے کیا خطا
جو نہیں طیبہ میں بلواتے ہیں آپ

ردیف حرف ت ولہ

رسول رہتے تھے یادِ خدا میں ساری رات
نماز پڑھتے تھے اکثر صحابہ ساری رات

ہزار بار تجھے نفس کرتا ہوں نفریں
بسر کرے ہے تو غفلت میں اپنی ساری رات

رسول سوتے تھے ظاہر میں جان لو یہ بھی
ہمیشہ رکھتے تھے بیدار دل وہ ساری رات

کبھی نہ تھکتی کبھی گرد اونکے آنچ دوزخ کی
بیان کلمہ کا کرتے ہیں جو کہ ساری رات

صلواۃ خوانی بشری فقط نہیں کرتے
درود پڑھتے ہیں شہ پر فرشتے ساری رات

نہ چین پایا تھا حضرت نے غم سے امت کے
نہ سوتے تھے کبھی دنیا میں آہ ساری رات

وہی تو دیکھینگے دیدار حق قیامت میں
جو یاد رب میں گذارے ہیں اپنی ساری رات

خبر ہے یہ بھی تمہیں اپنی جان بحق کر کے
علی رہتے تھے نبی کی رضا میں ساری رات

بچایو مجھے صحبت سے انکی تو یارب
جو پھرتے رہتے ہیں واہی تباہی ساری رات

ایک ہم تھکے ہیں کرتے ہیں سستی و غفلت
پڑھتے ہیں بندے خدا کے قرآن ساری رات

وہی محب ہیں خدا کے وہی محب ہیں رسول
جہاد نفس پہ کرتے ہیں جو کہ ساری رات

وہی ہیں اعلی مراتب کے جان لو یارو
بسر جو کرتے ہیں ذکر خفی میں ساری رات

یہی تمنا ہے یارو یہی ہے دل کی مراد
بسر ہو صدق کی ذکر خدا میں ساری رات

ولہ

اپنجا بیا کہ ہم جناب ہمہ ہست
اینجا بیا کہ ذکر تنا ہمہ ہست

اینجا بیا کہ آمد بوے معنبر است — اینجا بیا کہ مجلس سلطان اکبر است
اینجا بیا کہ محفل میلاد خواندہ اند — اینجا بیا کہ وصف و بیان پیمبر است
اینجا بیا کہ ذکر رسول خدا کنند — اینجا بیا کہ مژدۂ میلاد سرور است
اینجا بیا کہ جائی نزول ملائکہ — اینجا بیا کہ مجلس سلطان رہبر است
اینجا بیا کہ رحمت حق رہبری کند — اینجا بیا کہ ذکر کمال پیمبر است
اینجا بیا کہ نور زمین آسمان رود — اینجا بیا کہ روشن افلاک اختر است
اینجا بیا کہ عارف حق مست میشوند — اینجا بیا کہ بادۂ گلگون دیگر است

اینجا بیا کہ صدق غزلخوان محمد است
اینجا بیا کہ عمدہ مکان معطر است

ولہ

ای نفس حق کی کر تو عبادت تمام رات — بہتر ہے تیرے حق مین ریاضت تمام رات
ہوتا ہے عفو جرم خدائی کریم سے — کرتے ہین جو گنہ سے انابت تمام رات
اے نفس تو تو لیوین دلوا شتی ترا — ابرار کر رہے ہین عبادت تمام رات
انعام دیکھ لے تو خدا و پاک کا — کرتے ملک ہین تیری حفاظت تمام رات
کر جاوین تنگ ہوئی شیاطین اشقیا — حق سے نہ ہووی جو کہ حفاظت تمام رات
کرتا ہے اوسکا ذکر خدائی جلیل بھی — کرتا ہے اوسکی جو کہ اطاعت تمام رات
توفیق شب کے اوٹھنے کی دیتے ہیں کریم — کرتا ہی میر النفس شرارت تمام رات
دل جاگتا تھا آنکھین تو ظاہر بی سوتی تھین — جانون رسول کی تھی عبادت تمام رات
زیارت کو آسمان سے فرشتونکا ہو نزول — جو ہو خدا کے ذکر کی عادت تمام رات
دنیا کے احمقو نہین نہ بھلاوی ہمکو حق — اٹھتا ہے اونکو او رظرافت تمام رات
پہونچینگے وہ ہی جنت ماوی مین بالیقین — ابلیس سے جو رکھین عداوت تمام رات

اونکے تو مرتبہ کو نہین پہونچیگا کبھی
ای صدق جو کرے ہین ریاضت تمام رات

ردیف حرف (ٹ) ولہ

برقع کو اپنے چہرہ کا ای شاہ دین الٹ
پردہ حجاب دل کا مرے شہ امین الٹ

دنیا کے سب بکھیڑوں سے جاؤ نہین جلد چھوٹ
گر دل نبی کے عشق مین جاوی کہین الٹ

کہنے لگے قریب سے معراج مین رسولؐ
پردہ سرا کو مالک دنیا و دین اولٹ

جنگِ اُحد مین شور سے کہتے ملائکہ
ایسا نہو کہ جائی زمین اب کہین اولٹ

کہتے ملک تھے جبکہ ستاتے تھے مشرکین
ایک آہ سے نبی کے نہ جائی زمین الٹ

گھبرا کے خواب مین یہی کہتے بلال تھے
للہ اب نقاب کو ای شمس دین الٹ

کہتے تھے پاس بیٹھے کہین سلمان فارسی
چہرہ سے اب نقاب کو ای فخر دین الٹ

ابلیس جتنا چاہی تو فریاد و نالہ کر
تیری تو جاویگی نہین قسمت کہین الٹ

اوس روز کے تو خطرہ سے سب کو خدا بچائے
جس روز پردہ جاویگا زیر زمین الٹ

روز ازل مین لکھدیا وہ ہوکے رہویگا
جاویگا اب نصیب نہ تیرا کہین اولٹ

باقی رہیگا کوئی نہ اللہ کے سوا
ساتون طبق کو دیوینگے زیر زمین الٹ

بیتاب ہون مین ہجر سے مایوس ہون بہت
للہ اب تو برقع کو ای شہ امین اولٹ

بیتاب صدق خواب مین مایوس ھی پڑا
جلدی نقاب ای شہ دنیا و دین اولٹ

ردیف حرف (ث) ولہ

دنیا ی دون کا دل مین لگانا ہی ہے عبث
اسراف کرکے مال لٹانا ہی ھی عبث

ممکن جہان تلک ہو کرو کار خیر کو
بدکام مین تو زر کا اوٹھانا ہی ہی عبث

واعظ مرے تو حامی رسول خدا ہین بس
دوزخ سے مجکو تیرا ڈرانا ہی ہے عبث

دل خلق کا تو زخمی کری کس لئے فنا
ایک چیونٹی کے دل کا دکھانا ہی ھی عبث

سیلاؤ کو کراؤ کمائی حلال سے
مال حرام سے تو کرانا ہی ھی عبث

اے صدق جا کے روضۂ انور پہ شعر پڑھ
اس ہند مین تو دل کا لگانا ہی ہے عبث

ولہ

بہت دنون سے ھی دل انتشار کیا باعث
نہ آوی خوش مجھے باغ و بہار کیا باعث

بیان ہو نھین سکتا ھی مجھ غبی سے ذرا
کچھ آج کل سے ھے دل بیقرار کیا باعث

کہون مین کس سے کہ کچھ کھلا نھین مجھ پر
ھے آسمان سے گردش ادبار کیا باعث

خطا ہوئی ھی بھلا مجھ سے کیا نبی اللہ
دکھاؤ خواب مین - نھین دیدار کیا باعث

کرے ھے صدق تو دنیا مین بی خطر بدکام
تجھے ھے خوف نہ روز شمار کیا باعث

ردیف حرف جیم ولہ

عالم مین شور آمد خیر الوری ھی آج
دنیا مین نور احمدی روشن ہوا ھی آج

رضوان کو جاکے دیدیا جبریل نی پیام
دروازہ خلد کھولدے حکم خدا ھی آج

دوزخ سے روحین چھوڑدی فی الفور تو ابہی
پیدا ہوا ھے دنیا مین وہ مہ لقا ھی آج

جنت سے جلد لیجا ابہی سبز تو علم
کعبہ مین جاکے گاڑدے حکم خدا ھے آج

حوا و سارا ہاجرہ مریم سب ہی تمام
پاس آمنہ کے جاوین یہی کہدیا ھی آج

جو پوجتے تھے مشرکین مدت دراز سے
بت وہ ھبل تو کعبہ مین اوندھا گرا ھی آج

نام آپ کا تو سنتے ہی ھیبت سے تھرتھرا
ابلیس تو پہاڑون مین چھپتا پھرا ھی آج

آتش کبھی بجھاتے نہ تھے گبر اور مجوس
آتشکدہ وہ گبرون کا ٹھنڈا پڑا ھی آج

تھا قحط اور وبال کئی سال سے پڑا
نازل ہوا فرشتہ بفضل خدا ھی آج

ہوجاوین عطر سے تو معطر نبی سبھی
مبعوث ہوگیا ہے شہ ہر دو سرا ھی آج

ہو حشر میرا احمد مرسل کے ساتھ مین
اب صدق کی خدایا یہی التجا ھی آج

ولہ

ہے محفل میلاد مین رحمت کا اثر آج
پڑھتے ہین درود احمد مرسل پہ بشر آج

آنکھون سے لگا قدمونکو ہو جاؤن تب قربان
زیارت ہو مجھے خواب مین حضرت کی اگر آج

دنیا مین یہ شہرہ ہی کہ پیدا ہوئی حضرت
موجود ہر اک جا پہ ہے رحمت کا اثر آج

جسکی کہ مذمت سورہ تبت مین ہی وہ ا
اوسبہ بہی خدا کرتا ہی رحمت کی نظر آج

عالم مین بڑی دھوم ہوا چرچا ہے اسکا
لو پیدا ہوئے دنیا مین ہین خیر بشر آج

نام آپ کا احمد ہی لقب ختم رسل ہے
ہین پیدا ہوئے مکہ مین وہ نور گہر آج

جبریل کو یہہ حکم تہا لیجاؤ نشان سبز
ہو ویگا سبھی دنیا مین احمد کا گذر آج

بت کعبہ اقدس کے سبھی اوندھی گرے ہین
اب پا نہین جاتا ہی شیطان کا اثر آج

ق

حق نے کہا جبریل سے بوقت ولادت
کرجا کے ابہی مشرق و مغرب مین خبر آج

حورون سے کہا جاتا تہا طیار ہو تم بہی
باندھی ہوئی پہرتے کہین غلمان ہین کمر آج

ہے مولد سلطان امم سرور عالم
آداب سے تعظیم کو جھکتے ہین شجر آج

میلاد کا ہے روز بڑی قدر ہے اسکی
کرتے ہین ادب آپکا سب کوہ و حجر آج

پڑھتے ہین درود آن کے اس جا پہ ملایک
پڑھتے ہین صلوۃ آپ پہ سب جن و بشر آج

پڑھتے ہین صلوۃ آن کے اس جا پہ فرشتے
ہے محفل مولود مین حضرت کا گذر آج

یہہ مجلس میلاد ہے سلطان دو عالم
ہے ہاجرہ اور آسیہ حوا کا گذر آج

مین ہند مین اب بیکس و ناچار پڑا ہون
اے باد صبا لیجا مدینہ کو خبر آج

ہو جاؤنگا قدمون سے لپٹ کر کے تصدق
جو خواب مین بہی دیکہ لون حضرت کو اگر آج

اب ہند سے لیجا خدا جلد مدینہ
رو رو کے مین کہتا ہون یہی وقت سحر آج

کہنا کہ بلا لیجے اب **صدق** کو شاہا
اے خضر جو ہو تیرا مدینے مین گذر آج

ولہ

ہے میری دعا حق سے یہی وقت سحر آج
شیطان سے اور نفس سے ہین پاؤن ظفر آج

کیا سیر ہو کیا لطف ہو کیا بات ہو واللہ
پڑ جائے جو مجھ پر کسی کامل کی نظر آج

انسان نہ اٹکینگے کل عقبی مین وہ ہی
جو بہر خدا کرتے ہین دنیا مین سفر آج

فردا کے غم و رنج سے نہ کھٹکینگے وہ شخص
محشر کی مصیبت سے جو کرتے ہین حذر آج

انسان کیا کرتے ہین جو بہر خدا کام — لوگونکی مذمت سے نہین انکو ضرر آج
پل پہ وہی جاوینگے ایک پل مین اُتر کے — جو شخص نہین کرتے ہین دنیا پہ نظر آج
بھاگیگا مجھے دیکھ کے ابلیس بہت دور — پڑہ لونگا جو قرآن سے ہین سورہ زمر آج
جو نیکی تجھے کرنی ہو اے نفس تو کرلے — یہ جان لے فردا کی نہین تجکو خبر آج
اب قبر مین چکھینگے وہی تلخی بڑی سے — ہی رنج جو کہاتے ہین یہان قند و شکر آج
کل چین سے سوینگے وہی قبر مین جاکر — جو بہر خدا باندھے ہین مضبوط کمر آج
جو ظلم مین مصروف ہین اور حق سے ہین غافل — ہو جو دھے اونکے لیئے دنیا مین سفر آج
جو ہو سکے تجھسے تو ابھی نیکی کو کرلے — بیشک نہین رکھتا ہے کوئی کل کی خبر آج
کل میوۂ جنت کو وہی کہاوین بلا شک — محنت سے کیا کرتی ہین جو عمر بسر آج
ایک دم بھی خدا سے نہو غافل تو ستمگر — جو حشر کی کانون مین تیرے پہونچی خبر آج
کل صور کی دہشت سے وہ کانپینگے بہت سخت — جو صفر وری سے اکڑے پہرتے ہین بشر آج
جاوینگے نکل اونکی اکڑ قبر مین جاکر — جو جیتے سے باندھی ہوئی پہرتے ہین بسر آج
ہی رنج و مشقت کے جو اب کہاتی ہین روزی — محشر کی نہین رکھتے ہین وہ کچھ بھی خبر آج

اے میرے خدا صادق کو آفت سے بچا تو
ہے تجھسے مناجات یہی وقت سحر آج

زیارت ہو مجھے خواب مین حضرت کی الٰہی آج — ربتی ہے مجھے فرد و قیامت سے خبر آج
محشر مین وہ ہو وینگے نشان سبز کے ہمراہ — ایمان جو لاتے ہین محمد پہ بشر آج
ہے ہول قیامت نہ اونہین قبر کی دہشت — جو صلِ علیٰ پڑھتے ہین احمد پہ بشر آج
جو کہتے ہین ملون انکمین بڑی ہے تمنا — دیکھیون جو کہین خواب مین روضہ کو اگر آج
فردوس مین چکھینگے وہی چاشنی جاکر — جو لذت دنیا پہ نہین کرتے نظر آج
کل چین سے فحشین مین وہی عیش کرینگے — دنیا کی مصیبت کو جو سہتے ہین بشر آج
غصے مین اکڑ اوینگے وہی چین بلا شک — تنگی سے کیا کرتے ہین جو عمر بسر آج
کل قبر سے اوٹھینگے وہی با عزت — دل صدق سے جو شخص پڑھے سورہ قمر آج

کہیو کہ بہت صدق کا ہی حال پریشان
اے خضر جو ہو روضۂ انور پہ گذر آج ✤

ردیف حرف چ یعنی جیم فارسی

دنیا کے رہنے والونکو ہے صبح شام کوچ — یہہ خاص کو ہے نہین بلکہ عوام کو کوچ
یہہ دنیا ایک سرا ہے یہان رہنا ہی نہین — آتا ہے رہنے والونکو ہردم پیام کوچ
پہنچی جہان اوترنے مسافر کے واسطے — کر صبح یان پہ ٹھہرا تو ہے وقت شام کوچ
جو نفس گنتی ہین اور وہ کرتے ہین ذکر حق — رہتا ہی اونکی واسطے بیشک دوام کوچ
ہر سانس ایکدم ہین کرے منزلونکو طے — اسکے لیے تو بیٹھے ہین ہین مدام کوچ
بدبخت وہ ہے جو کہ جہنم کی رہ چلے — وہ خوش نصیب ہی جسکا ہو دار السلام کوچ
کافر جو جاوی دنیا سے کم بختی ہین پڑے — ابرار دن کے لیے ہے یہ عالی مقام کوچ
ما کے بغیر حکم جو کوئی سفر کرے — اوسکے لیے خدا نے کیا ہی حرام کوچ

اے صدق ایک فرشتہ پکارے ہے رات دن
عالم کے رہنے والو تمہین ہے مدام کوچ

ردیف حرف ح یعنی حای حطی

ہر دل سے اب تو احمد مختار کی مدح — رب خود کرے ہی سید ابرار کی مدح
جھکتے ہین اوسکے در پہ سبھی شاہ اور گدا — کب کر سکیگا اوسکے تو دربار کی مدح
دیکھینگی اوسکی سبھی خلق تو وہان — محشر مین ہوگی شافع ابرار کی مدح
ممکن نہین ہی فرشتون سے ہرگز نثار رسول — انسان سے کیا ہو احمد مختار کی مدح
خالی نہین ہی کوئی چرند و پرند مین — کرتے ہین رات دن شہ ابرار کی مدح

بی فایدہ تو صدق نہ پھر تو زمانہ مین
ہر روز ذکر کر شہ ابرار کی مدح ✤

دنیا ہے مین بلا و سے ہی مکار کی طرح — ابلیس ہمکو دیکھے ہے خونخوار کی طرح
عشق رسول سے ہون بیمار کی طرح — خاموش بیٹھا رہتا ہون دیوار کی طرح

عزت تجھے ہوئے گی قیامت میں انبیا
ہوگا نہ کوئی شافع ابرار کی طرح

فرقت سے غم سے ہجر سے ای شاہ کائنات
لاغر بدن ہوا ہے میرا خار کی طرح

آئیں قدم جو آپ کے ہیں تاج افسری
رکھیں لو لگا اپنے سر پہ ہیں دستار کی طرح

کیا عرض عشق سے کروں ای شاہ دوسرا
پھولے ہیں داغ دل میری گلزار کی طرح

ہو شکر کس زبان سے خدائی کریم کا
عالم میں زندہ ہوں گل بی خار کی طرح

عقبے کما کے وہی تو عالم سے لے گئے
دنیا کو جو دیکھے ہیں مردار کی طرح

جو مر گئے ہیں دنیا سے عشق رسول میں
دیکھینگے اپنی قبر وہ گلزار کی طرح

للہ اب بلائیے طیبہ میں یا رسول
فرقت سے رو رہا ہوں میں دل زار کی طرح

اس کو بھی اس صفت کا نہ پیدا ہوا بشر
کیا خوشنما تھا چہرہ گل نار کی طرح

دن کونسا وہ ہوئیگا یا رب مدینہ میں
جاؤں میں ہند چھوڑ کے زوار کی طرح

دنیا کے سب بکھیڑوں سے اور میل جول سے
گوشہ میں بیٹھا رہتا ہوں عیار کی طرح

اے صدق کیا ہی ہووے مزا کیا ہی ہووے لطف
اڑ جاؤں جو مدینے میں غبار کے طرح

ردیف خاء معجمہ

دیکھوں کسی طرح سے رسول خدا کا رخ
دکھلا دے تو خدا شہ ہر دوسرا کا رخ

خورشید تھا تابان شہ انبیا کا رخ
آئینہ خدا تھا صفا مصطفی کا رخ

تعریف ہو سکے کیا تری حسن و لقا کی آہ
روشن قمر سے بڑھ کے ہی تجھ مہ لقا کا رخ

نبیوں پہ منحصر نہیں یہ خوبی و جمال
کل خلق سے ہے زیادہ حبیب خدا کا رخ

اوسپہ تو جاؤں آتش دوزخ حرام ہے
رویا میں جسنے دیکھا رسول خدا کا رخ

یوسف کا بھی جمال نہ ایسا تھا دوستو
جیسا کہ حسن میں تھا شہ دوسرا کا رخ

یوسف سے منحصر نہیں دنیا مشابہت
تھا سب سے زیادہ حسن میں خیر الوری کا رخ

دل کاٹ لیتیں تھیں عورات مصر کی
جو دیکھ لیتیں شافع روز جزا کا رخ

اب کیا گناہ کے سیہی تو بیٹھے تجھے شہ انبیا
دکھلا دی مجھکو بہر خدا مصطفی کا رخ

ہو جاؤں صدق میں تو دل و جان سے فدا
جو خواب میں میں دیکھوں شہ انبیا کا رخ

ہے حمد جسنے پیدا کیۓ گل انار شوخ
بی گنتی بی حساب کیۓ بی شمار شوخ

کیا تیری نعت لکھوں میں ای مہ نگار شوخ
رگ رگ میں بھر گیا ہی تو ای گلعذار شوخ

گر پیدا تو نہوتا تو پیدا نہوتی خلق
ہی سب ترے ہی نور سے یہ سبزہ زار شوخ

آدم سے لیکے عیسی انبی سیکڑوں رسول
اس مرتبے کو تکتے تھے صد ہا ہزار شوخ

صرف اک زلیخا عاشق صادق ہی مصر میں
شیدا ہوئی ہیں آپ پہ یان دس ہزار شوخ

دن کونسا وہ ہووی کہ پہونچوں مدینہ میں
نکلے کہیں خدا سے یہ دل کا غبار شوخ

للہ اب بلائیے طیبہ میں یا رسول
تڑپے ہے سینہ میں یہہ دل بیقرار شوخ

پردے حجاب سے ذرا صورت کہیں دکھا
اس دلکا لیگیا ہی وہ صبر و قرار شوخ

کیا نیکی کچھہ ہوس ہے نہ بیٹے کی دوستو
اس شوخ سے ہی بڑھکے دل بیقرار شوخ

عبرت سے دیکھہ لو آپ سے خوش ہوکے دیکھہ لو
صحرا میں اوسکے نور سے ہے مرغزار شوخ

سارے کرشمہ میں یہ اسی مہر نور کے
گلشن میں جا بجا میں سبھی لالہ زار شوخ

گل ہی میں غنچہ ہی میں نہیں ہی سر الطور
ہر رنگ میں چمکتا ہی تو رنگدار شوخ

جب غور سے میں دیکھوں ہوں اس جسم خاک کو
نس نس میں تو ہی میرے ہی ای گلعذار شوخ

آنکھوں کو کھول کے اسے ہر جا ہی دیکھہ لو
عالم میں کھیل رہا ہی وہ باغ و بہار شوخ

اب چشم دل سے دیکھو ذرا غور و فکر کر
اس جسم نازنین میں ہیں لکھہ صد ہزار شوخ

ان شوخ دلربا کو کیا دیکھتے ہیں آپ
جا کے بلائیں دیکھیے صد ہا ہزار شوخ

ہر سو نکلتا ہے مدح کنان روی پاک کا
لاریب بی گمان ہی میری جان نثار شوخ

وہ مرتبہ ہے آپکا جسکی نہیں ہی حد
دونوں جہان میں آپ ہیں ذی اختیار شوخ

نبیوں میں اور ولیوں میں یہ جان لو ضرور
محشر میں آپ ہی ہونگے ذی اقتدار شوخ

معراج میں رسول گۓ براق خوش خرام
جاتا تھا تیز برق سے وہ راہوار شوخ

رہتا ہے دل میں میرے تصور یہی خیال
دیکھوں کہیں چہرہ سینہ میں لیل و نہار شوخ

مدت دراز سے ہین تجھ سا مشتاق ہون ۔ آتی ہے کس طرف سے نسیم بہار شوخ
[illegible] ۔ رکھتا ہون روز و شب مین ترا انتظار شوخ
[illegible] ۔ پیدا کئے ہین جسنے یہ گلعذار شوخ
[illegible] ۔ کس شان سے چلتا تھا وہ مہ عذار شوخ

ہے التجا یہ صادق کی رو رو کے ہر گھڑی
اب خواب مین دکھاوے وہ پروردگار شوخ

زبان سے پڑھون کیا ثنائے محمدؐ ۔ قلم سے لکھون کیا ادائے محمدؐ
ادا مجھ سے کب ہو گی احمد کی خوبی ۔ قرآن سے ہے ثابت ادائی محمدؐ
ادا دیکھی مردہ تو ہو جاوے زندہ ۔ وہ مرقد سے دیوے صدائے محمدؐ
مین قربان ہو جاؤن اپنے نبی کے ۔ مرا جان و دل ہے فدائے محمدؐ
کرم انتہا بی حد ثنا اونکی بی انتہا ۔ خدا خود کرے ہے ثنائے محمدؐ
زبان اپنی کوتہ ہے دکھون بجا ہے ۔ تو اوسوقت بولون ثنائے محمدؐ
فرشتے بھی عاجز ہین اونکی ثنا سے ۔ بشر کیا کرے اب ثنائے محمدؐ
اٹھارہ ہزار عالم اوسے ظہور تھا ۔ نظر کرتے تھے جب قبائے محمدؐ
فلک پر جو پہنچے تو تھا اونکی عزت کی ۔ سزاوار تھی جنت برائے محمدؐ
وہ وحدت کے پردے اٹھائے گئے جب ۔ خدا خود ہی بولا ثنائے محمدؐ
اگر ربع مسکون مین ہو بادشاہت ۔ تو بہتر ہے اوس سے گدائے محمدؐ
وہی ڈوبے رہتے ہین وحدت خدا مین ۔ جو رہتے ہین ہر دم فنائے محمدؐ
اگر بخت لیجاوے کوچہ نبی مین ۔ ملون آنکھ سے خاک پائے محمدؐ
سفر ہو نہ دنیا سے تب تک خدایا ۔ نہ دیکھون مین جب تک لقائے محمدؐ
اگر ہووے زیارت تو کیا ہے اچنبا ۔ مین امت مین ہون خاکپائے محمدؐ
صدا نکلے میری یہی قبر مین بھی ۔ ہون شاعر مدح خوان ثنائی محمدؐ
جواب نکیرین مرقد مین بولون ۔ تو پرسش کرو سے ہون گدائی محمدؐ

ندا بہری محشر میں ہو وے سبھی — نہیں ہے ہما شفیق ہوں بن جیسا کہ ایسا ہی محمد

گنہگاروں پہ تھی نظر مہربانی — نہ تھیں شیخ ہو تھی دعائے محمد

شب و روز رہتی تھی امت پہ شفقت — اب ہو جاویں ہم دل فدائے محمد

کسیکو بھی غصے سے اُف تک کہے — ہیں کیا کیا الٰہی اب ثنائے محمد

چرند و پرند سب محبت تھے کرتے — بشر کیا ملک تھے فدائے محمد

صہیب و بلال سب ہی عاشق تھے انکے — وہ بوبکر تھے جان فدائے محمد

مرے رب تو بخش امت اپنے کرم سے — شب و روز تھی یہ دعائے محمد

خدا صدق کو اب دکھا دے تو روضہ
مشرف ہو یارب لقائے محمد

خدایا دکھا دے تو روئے محمد — سنگھا دے مجھے اب تو بوئے محمد

پھروں راہ بھٹکتا نہ کوئی خدایا — دکھا دے مجھے راہ سوئے محمد

نہیں رستا پوچھوں کوئی خضر مجھ سے — تو پہنچا مجھے اب تو کوئے محمد

مدینے کی گلیوں میں چلتے تھی جب — تو مہکتی تھی وہ مشک بوئے محمد

نہیں پوچھنے کی تھی حاجت کسی سے — وہ راہوں میں اڑتی تھی بوئے محمد

جو چھپ میں پڑتی صفائی کی حاجت — ملک کرتے تھے شست و شوئے محمد

وہ اسکے تھی بند سے خوشبو تھے سارے — و لیکن سے بہتر تھی خوئے محمد

جو انکے بچھانے تھے دل اویس قرن کا — وہ تھے عشق پہچان کو سوئے محمد

ادا بھا گئی تھی اویس قرن کو — وہ تھے عشق میں غرق روئے محمد

نہ تھی عطر میں صدق ایسی نزاکت
جو خوشبو تھی وہ مشکبوئے محمد

نعت حبیب کبریا صلی علی محمد — ہو کی مجھ سے کب ادا صلی علی محمد

حلیہ شریف ثنا میں لکھ سکیگا کوئی — پیدا ہوئی تھی وہ جبین صلی علی محمد

روئے مبارک آپکا نور خدا سے تھا بنا — سب پہ ملک تھے سب فدا صلی علی محمد

رخسار دونون آپکی روشن تھے زیادہ ماہ سے ۔ دیکھے بشر بھی پڑہ ہے صل علیٰ محمد
دندان مبارک سر بسر کہلجا وین اک ذرا اگر ۔ شان خدا پڑے نظر صل علیٰ محمد
تہا جسم ایسا نازنین سایہ نہ پڑتا تہا زمین ۔ دونون جہان مین تہی امین صل علیٰ محمد
تہین دونون چشم نرگسین صل علیٰ وہ حسین ۔ تہین زلف مشک عنبرین صل علیٰ محمد
زلف رسول دیکہی گر قدرت خدا پڑتی نظر ۔ تہا نور اوسمین جلوہ گر صل علیٰ محمد
موئے مبارک آپکے بیمار کو جو دہوکے دے ۔ فی الفور صحت ہو اوسے صل علیٰ محمد
زیب بدن تہی اک عبا تہی خوشنما وہ دلربا ۔ کیا کیا لکہون مین اب ثنا صل علیٰ محمد

وہ بادشاہ دوسرا جسپہ تہی تہے کل فدا
دل **صدق** سے تو پڑہ صدا صل علیٰ محمد

پڑہون کیا مین وصف خصال محمد ۔ فزون ہین جو لکہون کمال محمد
رسل گرچہ پیدا کیے ہین خدا نے ۔ ہوا ہے نہ ہوگا مثال محمد
رسل آئی دنیا مین سب حق کے پیارے ۔ ولے بڑکے ہے سب سے آل محمد
نہین ایسی سیرت کسی کی نہی لوگو ۔ ولیکن جو تھی وہ خصال محمد
محمد کی عظمت خدا خوب جانے ۔ کوئی جانے کیا ہے کمال محمد
نہ تہے کبہی عدن کی وہ تو خواہش ۔ جو روہا مین دیکھے جمال محمد
یقین ہے کہ ہوویگی اوسکو زیارت ۔ جو دن رات رکھے خیال محمد
بشر وہ ہی جنت مین جائیگا بیشک ۔ جو ہے خاک پائے عیال محمد
لرزتے تھے کفار روز وغا مین ۔ جو سنتے تھے شور جلال محمد
بہت دور بہاگے بلا اوس جگہ سے ۔ جہان ذکر ہو قیل و قال محمد
بہنسا ہون گنہ مین کرم کر اسکے ۔ بحق نبی و بہ آل محمد
خدا کی ہو رحمت اوسی جا پہ نازل ۔ جہان ذکر ہووے کمال محمد
تمامی جہان مین پڑا تہا اندھیرا ۔ ہوا جسگہڑی انتقال محمد
نہ امت گنہگار ہووے کوئی نارمین ۔ یہی ہے خدا سے سوال محمد

دعا صدق کی روز و شب ہے خدایا
اب اسکو دکھا دے جمال محمد

بیاں ہو سکے نہ کچھ شان محمد — خدا ہی کی شان ہے شان محمد
میری نظروں میں پھرتی ہے وہی شان — جو دیکھی خواب میں شان محمد
یہ کہنا عاشقوں کا ہے فضولی — کہاں میں اور کہاں شان محمد
جو صورت دیکھتے یوسف زلیخا — فدا ہو جاتے وہ جان محمد
نہ دیکھینگے کبھی وہ نار دوزخ — پکڑ لینگے جو دامان محمد
کل عالم کی کرا دیں آپ بخشش — جو شک ہو دیکھو فرقان محمد
نہ ہووی اوس سے سنس کچھ کسی میں — جو ہووی دل سے قربان محمد
قیامت میں اوسے خطرہ نہ ہوگا — مطیع ہوگا جو فرمان محمد
رکھینگے اوسکے سر پر تاج بیشک — جو کر لے حفظ قرآن محمد
یقیں ہے وہ تو پہونچیگا جناں میں — سنیگا جو کہ فرقان محمد
ہیں حامی وہ تو سارے جزو کل کے — ہے عالم زیر فرمان محمد
وہ سو جان سے فدا ہوتا عزیزو — جو سنتا کوئی الحان محمد
لب جاں بخش کیا شیریں سخن تھے — بجے سے رخشاں تھے دندان محمد
وہ چشم نرگسیں کیا خوب زیبا — وہ کیا عمدہ تھیں مژگان محمد
کبھی دیکھتا تھا اوسمیں صورت — وہ تھا چہرہ درخشان محمد
یقیں ہے زندہ ہو جاوے وہ مردہ — جو دیکھے روئے تابان محمد
ہیں آنکھوں سے لگاؤں وانکی مٹی — جو دیکھوں میں گلستان محمد
بسا ہووے مشام اوسکا معطر — جو دیکھے کوئے بستان محمد
ملیگی اوسکو خواصش باغ جنت — جو کوئی ہوگا دربان محمد
جو تھے قدسی فلک کے رہنے والے — وہ تھے دربان شبستان محمد
تھا بچھونا ایک کمبل ایک چٹائی — بہت تھوڑا تھا سامان محمد
قیامت میں چھوڑا دینگے سیہوں کو — وہاں نکلیگا ارمان محمد

مراتب سارے نبیون سے بڑی ہین — لو جا کے دیکھو قرآنِ محمدؐ
نہین خطرہ اوٹھاوے وہ قیامت — جو تابع ہووے یارانِ محمدؐ
عقیدہ ہے یہی علماے جمہور — ہین افضل سب سے یاران محمدؐ
بلاشک قبر ہوگی اوسکی گلخن — جو دشمن ہوگا یارانِ محمدؐ

[illegible] — جو چاہے تو حضوری ہی مین رہنا — [illegible]
پڑہا کر صدق قرآنِ محمدؐ

دنیا کے ذایقے تو سبھی ہین فنا لذیذ — قند و شکر سے زیادہ ہے ذکر خدا لذیذ
لذت طعام کی تو فقط ہے زبان پر — اس روح کو تو لگتا ہے ذکر خدا لذیذ
اوسکو تو آدمی نہین لذت طعام مین — جس شخص کو خوش آیا ہے ذکر خدا لذیذ
اوسکو مزا تو کہانے مین ہرگز نہ آئیگا — لگتا ہے جسکو ذکر شہ دوسرا لذیذ
آگے ہے اوسکے ہیچ تو دنیا کا ذایقہ — جس روح کو ہے ذکر حبیب خدا لذیذ
لاریب وہ تو جائیگا جنت مین بے حساب — جس دل کو ذکر ہوا رسول خدا لذیذ
کل شئے کے ذایقے تو جہان مین عجیب ہین — ہے ذکر سب سے زیادہ شہ انبیا لذیذ

بہاتے ہین دنیا دارون کو دنیا کے ذایقے
لگتا ہے صدق مسکین کو ذکر خدا لذیذ

نعت لکہنے کے لیئے جبکہ منگایا کاغذ — ہین نے وہ آنکہو نسی اپنی تو لگایا کاغذ
نعت لکہنی شہ ابرار کی جب ہو منظور — چاہیئے عنبر خالص سے بنایا کاغذ
نام حضرت کا لکہا جائے تو اتنا ہے ضرور — ہووے وہ مشک کی خوشبو سے بسایا کاغذ
واسطے اوسکے بہت نیکی لکہی جاویگی — جسنے آنکہون سے گرا پرچہ لگایا کاغذ
بشر حافی کا یہی ایک حال ہے سن لو یارو — پرچہ ایک راہ مین اونکو پڑا پایا کاغذ
اوسمین اول ہی سطر مین تہی لکہی بسم اللہ — اپنی آنکہونسی اونہون نے وہ لگایا کاغذ
کیا حقیقت ہو بیان یارو عزیزو اوسکو — عطر ملکے بڑی خوشبو سے بسایا کاغذ
حق کو بہایا وہ عمل — اونکو مراتب بخشا — جبکہ آنکہونسی اونہون نے وہ لگایا کاغذ

پہلے منجوار ونہیں تھے اور تھے ستو نہیں پہیے
نام ولیو نہیں ہوا جب وہ اوٹھایا کاغذ

دفن کروا دو اوسے یا کہ جلا دو بھائی
جو زمین پر سے پڑا تمنے ہو پایا کاغذ

ردی لکھی ہین یہی علما کا دستور رہا
دفن مٹی مین کیا یا کہ جلایا کاغذ

طعن کیون حضرت عثمان پہ کرو ہو شیعو
آپ نے غلطیون قرآن کا منگایا کاغذ

خطرہ مین آکے نہ پڑ جائین مسلمان بھائی
اس سبب آپ نے قرآن کا جلایا کاغذ

تاکہ غلطی نہ رہے اوسمین ذرا بھی مطلق
سب جگہ ایک سا قرآن کا لکھایا کاغذ

دیتی ہین جامع قرآن سمجھ لو یارو
سعی و کوشش سے اونہون نے تو جلایا کاغذ

فکر عقبےٰ کی تجھے **صدق** نہ سوجھی تدبیر
زشت اعمال سے یان کالا کرایا کاغذ

تعریف احمد مین کسی نے کوئی لکھا کاغذ
کا نہیں اوسکا نہ لکھیں گے جو ایسا کاغذ

مدح لکھنی شہ لولاک کی جب ہے زیبا
ہو وے طوبےٰ کا قلم اور سدرہ کا کاغذ

روضۂ خیر بشر پر تو ہر ایک ہفتہ مین
نامۂ امت کا پڑھا جاتا ہے لکھا کاغذ

ہے یقین مجکو کہ اب روضۂ انور پہ ضرور
شعروں میرا بھی پڑھا جاویگا لکھا کاغذ

جو کہ مقبول خدا ہو کے و شیدا اوسے
نوری ہووے وہ سفید حرفونسے لکھا کاغذ

سیاہی سے ہو گا نہ تقسیم کبھی وہ فرما
بہ قدرت کا وہ لکھا ہوا ہو گا کاغذ

عرش اعظم سے اوترا فاطمہ زہرا کے لیے
ایک حریری سا لکھا آیا سپید کاغذ

روز بازو سے اوسے کھول کے دیکھا کرتین
تہا گنہگاروں کی بخشش کا وثیقا کاغذ

کی وصیت کہ کفن مین میری رکھنا اسکو
پیش ہو ویگا قیامت مین یہ لکھا کاغذ

یافعی سے ہے روایت یہ کتابون میں لکھی
ابن دینار نے ایک لکھا جوان کا کاغذ

اک مکان کے لیے جنت مین ہوئی تھے خواہش
آیا اونکے لیے محراب مین لکھا کاغذ

لکھنے سے اپنے پشیمان ہوئی تھے مالک
وہ سفید حرفون سے لکھا ہوا لوٹا کاغذ

اوسمین لکھا تہا سفید حرفونسے نوری ہی یہ
بیہ تمہین لوٹ کے ہوتا ہے روانا کاغذ

دیدیا بلخ اوسے ایک محل زیبا دکیا
لے لو تم اپنا وہی لکھا وثیقا کاغذ

نعت میں لایا ہوں ان شعروں کو سوچو یارو | یہہ پیمبر ہی کا صدقہ ہے جو لوٹا کاغذ
کی تھی درخواست حسن سے کسی کافر نے تھا | لاؤں ایمان اگر دیدو نوشتا کاغذ
یہہ ضمانت دو کبھی ہو وے نہیں مجکو عذاب | ایسا لکھدو کوئی اب مجکو وثیقا کاغذ
نام اوس مرد کا شمعون ہے کتابوں میں لکھا | جسنے مانگا وہ حسن سے تہا نوشتا کاغذ
جب سنا کافر نے پیش سے کلمہ ایسا | اوسکے کہنے سے حسن بصری نے لکھا کاغذ
لایا ایمان وہ تحریر حسن سے لکھوا | بس ہوا مرد وہی لیکے نوشتا کاغذ
کی وصیت کہ میری قبر میں رکھنا اسکو | ہوگا حجت میرا اب یہہ ہی نوشتا کاغذ
پھر حسن بصری ہوئے دل میں پشیمان اپنے | کیوں کیا میں نے ضمانت کا مچلکا کاغذ
رو رہے تھے کہ شرمندہ بہت ہوں حیف ہے | کسلیئے میں نے ضمانت کا دہ لکہا کاغذ
اپنی ہستی پہ نہیں مجکو ذرا ہے قبضہ | کیوں لکہا میں نے ضمانت کا نہایت بیجا کاغذ
اپنی ہستی پہ نہیں مجکو تصرف کچھ بھی | ہائے کیوں لکھدیا میں نے وہ وثیقا کاغذ
اتفاقا جو کسی رات میں روکر سوگئے | آگیا قبر سے پھر لوٹ وہ لکہا کاغذ
تاج شمعون پہ دھرا ہوگیا جنت میں مقیم | تہا یا اللہ کو لکھا ہوا اونکا کاغذ
نار سے بچگیا شمعون پہ ہوا فضل خدا | پشت پر تہا لکھے وہ نوری تہا نوشتا کاغذ
پوچھئے کیا ہو بھلا پیرونکا تجھ سے احوال | وقت بیعت کے وہ دیں جیسا لکہا کاغذ
ہووے گی آسانی سوالوں میں فرشتوں کے او | اسلیئے رکھتے ہیں وہ قبر میں شجرا کا کاغذ
قرب قیامت کے اوٹھا لینگے حروف قرآن | صرف رہ جائیگا ایک کورا سادا اونکا کاغذ
روز محشر سے ذرا پہلے تو آویں جبریل | کسی قرآن میں نہ رکھیں کوئی لکہا کاغذ

سوال شیعہ

ایک بڑا طعن عمر پہ یہہ کرتی ہیں شیعہ | کیوں پیمبر کے مرض میں نہیں بہیجا کاغذ
روکا تہا اسنے جو لوگونکو منع حضرت کیا | فیصلہ ہوتا جو لکھتے نبی سادا اونکا کاغذ
یہہ بڑا ظلم ہے یہہ عدل کہاں ہے لوگو | کیوں بھلا لکھنے نبی کے نہیں بہیجا کاغذ

جواب سنی

ہے جواب علما اسکو ذرا غور کرو
روبرو احمد مرسل کے جو جاتا کاغذ

آپ کو لکھنے مین تکلیف مرض سے ہوتی
اسلیے حضرت فاروق نے روکا کاغذ

بولے فاروق کہ حضرت کو بڑی ہے تکلیف
اب قرین اوسکے نہ جائے کوئی کورا کاغذ

ہمکو زیبا نہیں تکلیف نبی کو دینی
اب مناسب ہے قلم جائے نہ سادا کاغذ

یہہ بھی فرمایا کہ قرآن ہمین ہے کافی
اسلیے عاشق والا نے نہ بھیجا کاغذ ؎

قبر مین صدق فرشتے جو کرین مجھسے سوال
نعت احمد کا دکھا دیجیو نوشتا کاغذ

طیبہ مین اپنے مجھکو بلا لیجیے حضور
روضہ اب اپنا مجھکو دکھا دیجیے حضور

لائق نہیں ہے آپکی محفل کے یہ حقیر
اپنے کرم سے اسکو بھی جا دیجیے حضور

دربان در سے کہدیجیے بلا لو غریب کو
مجلس مین اپنی اسکو بٹھا دیجیے حضور

مضطر ہون بیقرار ہون بیتاب ہون بہت
صورت ذرا اب اپنی دکھا دیجیے حضور

چاہے ہین آپ جسکو بلالین مدینہ مین
اسکو بھی ابتو آپ بلا لیجیے حضور

بیکس ہون مین غریبی سے سرمایہ کچھ نہین
ساماں میرا جلد کرا دیجیے حضور

ایسا نہو مدینہ نہ دیکھون حیات مین
مرنے سے مجھکو پہلے بلا لیجیے حضور

غمگین ہون ملول ہون زیادہ ہے اشتیاق
زیارت اب اپنی مجھکو کرا دیجیے حضور

گردش سے ہون جہانکی بلاؤن مین مبتلا
دنیا کی سب بلا سے بچا لیجیے حضور

حیران ہو رہا ہون گردش زمانہ سے
حق سے ذرا تو مجھکو ملا دیجیے حضور

مشکل کشا ضرور ہین حق کیطرف سے آپ
مشکل میری اب آسان کرا دیجیے حضور

رخ سے اوٹھا نقاب ذرا خاکسار کو
للہ اپنا چہرہ دکھا دیجیے حضور

غافل خدا سے رہتا ہون لیل و نہار مین
غفلت کا میری پردہ اوٹھا دیجیے حضور

سویا ہون بیخبر نہیں کچھ ہوش ہے مجھے
غفلت سے ابتو مجھکو جگا دیجیے حضور

بیڑا میرا اٹکا ہون کے گرداب آپہنسا
اب اسکو جلد پار لگا دیجیے حضور

کرتا ہون التماس یہہ غمگین ہو کے اب
شیطان کے مکر سے تو بچا لیجیے حضور

مایوس صدق ہند مین ناشاد ہے بڑا
للہ اسکو در پہ بلا لیجیے حضور

رونا تو مجھکو آتا ہے کردار دیکھ کر
ہنس پڑتا ہون خدا کو مین ستار دیکھ کر

میری مدد کو قبر مین میرے رسول ہین
خدشہ نہین گناہون کا انبار دیکھ کر

دنیا مین مجھکو کیون ہو بھلا رنج اور الم
نام نبی کو اپنا مددگار دیکھ کر

جو سون قدم مین اوسکے بڑی عاجزی سے اب
جو آئے ہے مدینہ کا گلزار دیکھ کر

اکدن گئے صحابہ اعادت کے واسطے
رونے لگے پھر آپ کو بیمار دیکھ کر

خوش ہونگے بشر جو ہین اعمال دان نیک
کلمہ کا اپنا پلہ گرانبار دیکھ کر

جنت مین جاکے ہو وینگے سب امتی خوشی
انواع قسم میوے کے اشجار دیکھ کر

روز حساب جنت ماوی مین وہ کریم
داخل کریگا متقی ابرار دیکھ کر

بے کھٹکے ہو گیا ہون مین دنیا مین بالذور
دونون جہان مین آپ کو مختار دیکھ کر

دنیا مین دل لگاؤ نہ ہرگز عزیزو تم
حضرت نے اسکو چھوڑا ہے مردار دیکھ کر

دن حشر کے جو ہو وینگے سب جمع امتی
باغ عدن کو جاوینگے دربار دیکھ کر

محشر مین سب یزید کے ساتھی وہ نابکار
پچھتاوینگے حسین کو سردار دیکھ کر

پروا نہین ہے مجکو گناہون کی اب ذرا
بے خوف ہون خدا کو مین غفار دیکھ کر

ہیبت سے تھرائے ہوئے جنگ بدر مین
وان آپ کو تو بھاگے تھے کفار دیکھ کر

دوزخ مین جاکے شور کرینگے جو فلا لعین
مالک تو اونکو ماریگا فجار دیکھ کر

لڑنیکو جو کہ نکلے تھے کافر رسول سے
بھاگے وہ بی تحاشا مین تلوار دیکھ کر

خطرہ نہین ہے صدق کو روز حساب سے
بے خوف ہے یہہ آپ کو سردار دیکھ کر

مطلع لکھتا ہون نعت مین سخنور ہو کر
عرض کرتا ہون مین آداب سے احقر ہو کر

تیرے اوصاف کا قرآن مین ثناخوان ہی خدا
پھر ثنا مجھسا غبی کیا کری بدتر ہو کر

کس کا منہ ہے جو لکھے نعت مین مطلع تیرا
انبیا تیرے ثناخوان ہین پیغمبر ہو کر

تیری توصیف مین قاصر ہے فرشتونکی زبان
نام کو تیری ... صداقت جو لیوی بیان
آنکھین گرد مدینہ کی جو پڑجائے کہین
ہین مدینہ کی غم دوری مین رہتا ہون پڑا
آرزو رکھتا ہون مدت سے کہ ای رب کبیر
گرد بھی کوچۂ یثرب کی جو آنکھون مین پڑی
غیر ممکن ہے مدینہ کی زمین کی تعریف
جو بشر اہل مدینہ کی کریگا توصیف
کہین ملجائی اگر خضر تو صحرا مین کہون
جو کوئی شخص مدینہ کی زیارت کو گیا
ہے تمنا کہ مدینہ کی زیارت ہو مجھے
آپ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہوجائی
ہے وہ کمبخت بخیل اور نصیبہ کا زبون
شہ عالم کی زیارت جو میسر آئے
اب تو للہ خبر لیجیے بیکس کی ذرا
آپ کے روضۂ مبارک کا جو آتا ہی خیال
کرسکے آئے جو مدینہ کی زیارت شاہا
آرزو میری بھی پوری کبھی یارب ہوگی
رد تو کرتا ہی نہین عاجز و مسکین کی دعا
کبھی زوار کو دیکھون جو مدینہ جاتے
در دندان کے تصور مین جو روتا ہون کبھی
اب کرا دیجیے زیارت مدینہ شاہا
[illegible] اہل [illegible]

تیری احسان بھی ثنا کرتے ہین کمتر ہوکر
پائے صحت تیری اکرام سے ابتر ہوکر
لاجرم خاص وہ ہوجائے معنبر ہوکر
ضعف سے صدمہ گذرجاتا ہے دلبر ہوکر
جاؤن یثرب کو مین مداح پیمبر ہوکر
دیدۂ چشم بصارت ہو منور ہوکر
بوئے خوش وان سے چلی آتی ہے عنبر ہوکر
سب گنہ اوسکے تو ہوجائینگے ابتر ہوکر
روضۂ پاک کو لیچل مجھے رہبر ہوکر
زہے قسمت کہ وہ پہرجائے مکرر ہوکر
کہین شعر اپنے سناؤن تیری در پر ہوکر
پہر ہی کہتا ہون مین اللہ سے مضطر ہوکر
جو مدینہ کو نہ جاسکے وہ تونگر ہوکر
پہر تو ہستی سے گذر جاؤن [illegible] ہوکر
پہر بسعر کو کرنے لگا [illegible] ہوکر
آرزو دل ہی مین رہجاتی ہے اکثر ہوکر
چوم لیتا ہون قدم اوسکے مین کمتر ہوکر
رگڑ دون سر اپنے کو روضہ کی برابر ہوکر
ارحم اکرم اور اعظم اکبر ہوکر
[illegible] رہجاتا ہون شرمندۂ دیدار ہوکر
چشم سے اشک نکل آتے ہین گوہر ہوکر
خواب مین جو نظر آئے [illegible] انور ہوکر
[illegible]

ہاں ہی دنیا میں ہنسا رہتا ہوں اگرچہ تنہا
طعنہ دیوینگے مجھے دیکھ کے فصحاء عرب

میں ہوں مداح نبی رنج نہیں ہے مجھ کو
جو گواہی نہ دی حضرت کی رسالت کا بشر
دن قیامت کے جو صف باندھے کھڑی ہونگے رسل

ساتھ اوس احمد مرسل کے گروہ امت
سب سے پہلے کے جو فردوس میں دیوینگے صدا
شب معراج میں اوس عرش معلی پہ نبی
شہ لولاک کا جس راہ سے ہوتا تھا گذر
خواب میں جس جگہ حضرت کی سواری جائے
ہجر کی شاق جدائی سے وہ مسجد کا ستون
باغ فردوس میں یاقوت کے خیمہ میں نبیؐ
یا رسول عربی شرم مجھے آتی ہے

استخوان اپنے نہ رہتا ہوں پیمبر ہو کر
گھونگا از نسے سراسیمہ و ششدر ہو کر

نکتہ چینی نہ کریں آپ سخنور ہو کر
وہی بس جاویگا دنیا سے سبکسر ہو کر
تم کھڑی ہوو گے سب نبیوں میں افسر ہو کر

باغ فردوس میں آجائینگے کوثر ہو کر
صدمہ نکلیگا ہر ایک شخص کے دلبر ہو کر
دم کے دم آگئے فردوس کے اندر ہو کر
خوشبو اوس کوچہ سے اوڑتی تھی معطر ہو کر
خوشبو اوس جائے سے اوڑتی ہے معنبر ہو کر
نالہ کرتا تھا جو آواز سے مضطر ہو کر
ساتھ حسنین کے آئینگے وہ کوثر ہو کر
رنج دیتی ہے اجل طعنہ دلبر ہو کر

صدق سے تیری رسالت کا جو کر دے اقرار
سے یقین قبر سے اوٹھیگا منور ہو کر

دل مری رو رو پکارے ہے لے خبر
آمنہ بی بی کے پیارے لے خبر
عشق و الفت میں تمہاری ہوں بڑا
پھنس گیا ہوں بس بھنور میں بیڑا
آپ کی فرقت میں سینہ سے میرے
ای میری ہادی میرے رہبر رسول
اب تپ ہجران سے ابتر حال ہے
ای میری مالک خدا کی ذو الجلال

میرے مولا میرے پیارے لے خبر
عائشہ بی بی کے تارے لے خبر
ای نبی آقا ہمارے لے خبر
سارے عالم کے سہارے لے خبر
اوٹھتے ہیں آہ و شرارے لے خبر
بیٹھا ہوں تیرے سہارے لے خبر
گر پڑا ہوں غم کے مارے لے خبر
میں پڑا ہوں ایک کنارے لے خبر

اب تیرے در پر خدا وند کریم
صدق پاؤن کو پیارے لے خبر

شفقت نگاہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر — مجھ پہ نگہہ کرم کی ہو یا شاہ دستگیر
بے چینی سخت رہتی ہے عصیان کے سبب — عصیان کے تم علاج ہو یا شاہ دستگیر
پیارے خدا کے آپ ہو عالم کے غوث ہو — محبوب مصطفےٰ کے ہو یا شاہ دستگیر
عالی نسب ہو اور لقب ہے محی الدین — حسنی تمہیں حسینی ہو یا شاہ دستگیر
ہو لاڈلے علیؑ کے ابا بکرؓ کے عزیز — تم دودمان بتول ہو یا شاہ دستگیر
عثمانؓ اور عمرؓ کے بلا شک حبیب ہو — آل رسول آپ ہو یا شاہ دستگیر
عالم کے قطب غوث ہو سلطان اولیا — فیض کرم تو آپ ہو یا شاہ دستگیر
آگے تمہارے دنیا کی سب چیز ہیچ ہے — جو کچھ کہ ہو وہ تم ہی ہو یا شاہ دستگیر
ہوں غرق میں گناہ میں کشف ہوتا ہے نہیں — بحر عطا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر
کچھ حصہ معرفت کا عطا مجکو کیجیے — تم شاہ معرفت کے ہو یا شاہ دستگیر
غرقاب ایک کشتی نکالی تھی آپ نے — ولیوں میں برگزیدہ ہو یا شاہ دستگیر
ڈوبی جو ناؤ بڑھیا کی سب آدمی مرے — مُردوں کو زندہ کرتے ہو یا شاہ دستگیر
ولیوں کے گردنوں پہ قدم آپکا ہے بس — ولیوں کے آپ شاہ ہو یا شاہ دستگیر
کی عرض ایک زن نے یہ آ کر بصد الم — تم پر فدا یہ جان ہو یا شاہ دستگیر
لڑکا مرا ہے مر گیا فریاد کرتی ہوں — امت میں بہترین ہو یا شاہ دستگیر
گریاں ہوئی کہ روح گئی ہے ابھی نکل — افضل ترین خلق ہو یا شاہ دستگیر
حکم خدا ہوا کہ تمہیں اختیار ہے — محبوب تم ہمارے ہو یا شاہ دستگیر
پہونچا یہی خطاب کہ محبوب ہو مرے — غربا نواز تم ہی ہو یا شاہ دستگیر
رتبہ ہے غوثیت کے چڑھے آسمان پر — اعزاز کیسا رکھتے ہو یا شاہ دستگیر
روحیں پکڑ کے چھوڑ دیں رتبہ کے زور سے — تم پر خدا کا رحم ہو یا شاہ دستگیر
بولا فرشتہ موت کا انکے حضور میں — قوت سے میری زیادہ ہو یا شاہ دستگیر
اللہ کی طرف سے تصرف ہے آپ کا — تم مرتبہ میں بڑھ کے ہو یا شاہ دستگیر

رتبہ نہ ہوگا ایسا کسی شخص کا کبھی / جیسا کہ رتبہ رکھتے ہو یا شاہ دستگیر
ہم ہیں مرید آپ کے کچھ حصہ دیجیے / رفعت مآب آپ ہو یا شاہ دستگیر
ہے مرتبہ زیادہ فرشتوں سے آپ کا / تم امتنان خاص ہو یا شاہ دستگیر
چٹیک لگی ہے روضہ پہ بلوائیے شہا / جا ہے جسے بلاتے ہو یا شاہ دستگیر
ظاہر میں آپ فانی ہو کچھ اسمیں شک نہیں / باطن میں آپ زندہ ہو یا شاہ دستگیر

مجبور صدق ہند میں ناچار ہے پڑا
صدق و صفا تو آپ ہو یا شاہ دستگیر

اے عاشقو رسول کے پڑھتے رہو نماز / سو کام اپنے چھوڑ کے پڑھتے رہو نماز
غفلت ذرا بھی اسمیں نکرنا عزیز تم / اللہ کو یہ بھائی ہے پڑھتے رہو نماز
اسکی حبیب ہے پیاری رسول کی / اب جان و دل سے دوستو پڑھتے رہو نماز
جاوینگے سب بہشت میں فضل کریم سے / ہر ہم پہ فرض یہ ہے کہ پڑھتے رہو نماز
قرآن میں پانچ سو جگہہ آیا ہے اسکا ذکر / اب تم نہ چھوڑو غافلو پڑھتے رہو نماز
چھوڑو گے دین کو اور دو کانو نکو دوستو / اب مسجدوں میں جا کے تو پڑھتے رہو نماز
اللہ اوس سے راضی رسول اوس سے ہونگے خوش / اونکی خوشی کے واسطے پڑھتے رہو نماز
آسانی ہوگی وقت نزع کے بھی جان لو / ایک نور ہوگا قبر میں پڑھتے رہو نماز
ایک شکل بنکے آویگی نوری سی قبر میں / اعمال بد ہٹائیگی پڑھتے رہو نماز
غافل نہونا اوس سے کبھی یار دوستو / پل پر سوال ہوویگا پڑھتے رہو نماز
پیش نماز ہوگی قیامت میں پیشتر / حکم خدا کو جان کے پڑھتے رہو نماز
محشر میں پیاس ہوویگی شدت سے الاماں / کوثر کا اسکا پانی پاؤ گے پڑھتے رہو نماز
دیوے مٹا گناہونکو باقی نہ رکھے کچھ / اسکے خواص بہت ہیں پڑھتے رہو نماز
کیا پردہ پوشی کرتی ہے یار و عزیز یہ / سو عیبوں کو یہ ڈھانکے ہے پڑھتے رہو نماز
دارین کی بھلائی ہے اسکے سہارے سے / دار الجنان میں پہونچو گے پڑھتے رہو نماز
آؤ اذان سنکے جماعت میں دوستو / عشق خدا میں ڈوب کے پڑھتے رہو نماز

حج و زکوٰۃ روزے سبھی فرض ہین کیے
خوش ہووی خدا جو رکھو سجدہ مین جبین
اسکی حد شو نہین ہے فضیلت بہت بڑی
اک وقت کی نماز قضا کرنا ہے برا
ایک حقبہ وہ تو رہویگا دوزخ کی نار مین
قصداً کا لفظ دیکھو بڑی سخت ہے وعید
بے شک سے وہ پلید جو پڑھتا نہین کبھی
پڑھتے نہین نماز وہ کتے سے ہین بڑے
ہے کتا بلکہ اچھا وہ خنزیر سے برا
معراج ہے ضرور یہہ مومن کے واسطے

پہ سبہ خدا کی پیاری ہے پڑھتے رہو نماز
اب خوش دلی سے تم بھی تو پڑھتے رہو نماز
حق سے کلام کرنا ہے پڑھتے رہو نماز
سستی نکرنا چاہیے پڑھتے رہو نماز
اک وقت کی جو چھوڑیگا پڑھتے رہو نماز
عمداً کبھی نہ چھوڑنا پڑھتے رہو نماز
سب دھندی چھوڑ چھاڑکے پڑھتے رہو نماز
کیون سگ بنو ہو دوستو پڑھتے رہو نماز
خوف خدا سے بھائیو پڑھتے رہو نماز
ای عاشقو ضرور ہی پڑھتے رہو نماز

حق جا بجا قرآن مین تاکید کرتا ہے
دل صدق سے ضرور ہی پڑھتے رہو نماز

نام خدا ہے مجکو دل و جان سے عزیز
دنیا مین جنکو ہی ہے محبت رسول کی
ایمان جو کہ لائے ہین حضرت رسول پر
اس دہر مین تو جان تو انسان کی چشم مین
حق ہے یہی کہ عالم دنیا کے باغ مین

کوئی نہین ہے قادر سبحان سے عزیز
نام رسول اونکو تو ہے جان سے عزیز
اونکو نہ کوئی زیادہ ہے قرآن سے عزیز
لگتا نہین ہے کوئی گلستان سے عزیز
مجکو نہین ہے سورۂ رحمٰن سے عزیز

اے صدق دل لگا نہین ہرگز تو دہر مین
ہرگز نہین ہے تیرا تو قرآن سے عزیز

بیٹھے تھے سب جو خالق اکبر کے آس پاس
دل سے صحابہ آپکے قربان تھے مدام
دن کو نشاد ہوویگا اب مجھ غریب کو
تھے اسطرح صحابہ پیغمبر کے روبرو

وان ہو گئے فرشتے پیمبر کے آس پاس
رہتے کمر تھے باندھے پیمبر کے آس پاس
کس روز پہونچون روضۂ اطہر کے آس پاس
تارے ہون جسطرح مہ انور کے آس پاس

شمع کے گرد رہتا ہے پروانہ جس طرح / تھے اسطرح بلال پیمبر کے آس پاس
محشر میں مارے پیاس کے گھبرائیں اوی / ایک خلق ہوگی شافع محشر کے آس پاس
ہو پیاس سے تو خلق بڑی تشنہ ناں / ہو اک ہجوم ساقیٔ کوثر کے آس پاس
خلقت کا اک ہجوم تو ہوویگا نہر پر / ہو ویگی ایک سبیل تو کوثر کے آس پاس
تارے تو اک سو ہوتے ہیں جسطرح سے عیاں / انبوہ سے ایسے ہو وینگے کوثر کے آس پاس
جسوقت چاند او نگلی سے دو ٹکڑے کر دیا / ایک خلق تو کہتر تھی پیمبر کے آس پاس
جاتے تھے لوٹنے کو سلطان تو جنگ میں / [illegible] پیمبر کے آس پاس
عثمان جی لگا تھا خدا سے وہ دین میں / انکھیں لگی تھیں رونے کی پیمبر کے آس پاس
سن آہ و زاری لگتی مسجد رسول میں / روتے تھے کھڑے پیمبر کے آس پاس

ای صدیق کر دعا تو خدا سے بروز حشر / رکھے تجھے کرم سے پیمبر کے آس پاس

ای غافلو نماز کو پڑھتے رہو ہمیشہ / بدکام بد شغل سے ہی بچتے رہو ہمیشہ
ایذا کسی طرح سے نہ ہرگز کسی کو دو / خوف خدا سے غافلو ڈرتے رہو ہمیشہ
خاطر سے اپنے نفس کی توڑو نہ حد شرع / پس پیروی رسول کی کرتے رہو ہمیشہ
خانہ خدا میں جا کے نہ جق جق کرو ذرا / آداب مسجد ولکا بھی کرتے رہو ہمیشہ
دنیا کی بات کرنے سے ہے خوف اٹھ دیا / خاموش مسجدوں میں تو بیٹھے رہو ہمیشہ
ق
گردن پھلانگ صف میں نہ بڑھ جاؤ دوستو / آداب سے تو پاؤں کو دھرتے رہو ہمیشہ
گردن کا پل تو باندھینگے محشر میں جان لو / پیچھے ہی جیسے آن کے بیٹھے رہو ہمیشہ
آگے سے تم نہ جاؤ جو پڑھتا نماز ہو / پیچھے سے پس نمازی کے چلتے رہو ہمیشہ
باتیں کرو نمازوں کو پڑھ کر ندا سے فنا / بعد از نماز ذکر بھی کرتے رہو ہمیشہ
لیجائیگی نماز سیدھ جنت میں کھینچ کر / کاموں کو چھوڑ چھاڑ کے پڑھتے رہو ہمیشہ
فضل خدا سے جائینگے انسان بہشت میں / علم خدا کو جان کے پڑھتے رہو ہمیشہ
غافل نہ ہونا اس سے کبھی یارو دوستو / سو کام چھوڑ کے تو پڑھتے رہو ہمیشہ

نعمت بڑی ہے جان او صحت و زندگی — شکر خدا بھی دونون کا کرتے رہو ہمیش
میلاد کے کرانیکا بیشک ثواب ہے — مولود ہم گھرون مین تو کرتے رہو ہمیش
بیٹھو خموش کچھ نکرو شور و غل ذرا — مولود مین درود تو پڑھتے رہو ہمیش
پہر عمر ضایع قصہ کہانی مین مت کرو — میلاد و وعظ و پند بھی سنتے رہو ہمیش

پہر کردون کو کرتے ہو اب ضایع سستی مین
قرآن صدق دل سے تو پڑھتے رہو ہمیش

نبیون مین برگزیدہ تو بس مصطفےٰ ہین خاص — حق کے رسول اور وہ بندے خدا ہین خاص
نام انکا لینے سے کبھی کوئی بلا نہ آئے — دونون جہان مین وہی تو دافع بلا ہین خاص
آدم کو ہو مجال نہ عیسیٰ کو ہو مقال — شافع تمام خلق کے خیر الوری ہین خاص
مثلہ نہین ہے انکو قیامت سے کچھ ذرا — جو امت رسول ہین بندہ خدا ہین خاص
آدم بھی پیارے موسیٰ بھی پیارے حق خدا کے ہین — محبوب حق کے شافع روز جزا ہین خاص
دنیا کے ساری رنج مین محشر کے ہولون مین — بیشک ہمارے حامی شہ دوسرا ہین خاص
دنیا کے سب حسینون مین یوسف حسین تھے — یکتائے خلق حسن مین بس مصطفےٰ ہین خاص
مشہور ہے جہان مین ایوب کا تو صبر — صبر و رضا مین جانون شہ دوسرا ہین خاص
برتیبی نہین زکی پر ہیان من سلوی اور کو — اس مرتبہ مین امت خیر الوری ہین خاص
مشہور ہین جہان مین براہیم تو خلیل — لیکن شفیع خلق حبیب خدا ہین خاص
معراج موسیٰ کو فقط کوہ طور تہی — عرش بریں پہ پہونچے رسول خدا ہین خاص
آواز خوش تو بہت تہی داؤد کی بڑی — لیکن لحان خوش مین شہ انبیا ہین خاص
جتنے نبی خدا کے ہین سارے عزیز ہین — لیکن رسول حق تو حبیب خدا ہین خاص
بس خلق مین شجاع ہین عز و وقار ہین — نبیون مین سب سے زیادہ شہ دوسرا ہین خاص
یونس کے مرتبہ کا تو قرآن ہے گواہ — قرآن جنبہ او تراو پیارے خدا ہین خاص
شکر و رضا یہ دونون عجب اک مقام ہین — شکر و رضا مین صاحب حمد و لوا ہین خاص
دو پیشوای خلق مین افضلترین ہین — ابرار دن مین ولیون مین وہ مقتدا ہین خاص
عیسیٰ نبی کو جان لو مردے جلاتے تھے — اس درجہ مین غلام شہ اصفیا ہین خاص

اے صدق ہمکو گور کی دہشت سے غم نہین
مونس ہمارے قبر مین شمس الضحیٰ ہین خاص

دنیا سے کچھ غرض نہ دلا خلق سے غرض
یہ نفس منزلون کو تو کرتا ہے دم مین طے
باغ و محل سے اسکو مکانات سے نہ کام
پی شغل پھر ترا ہےنا ہے کیون رات دن مدام
آب و ہوا کو اور چرند و پرند کو
یہ جانون دوست کر سبھی خلق کو ضرر

اب رکھ غرض تو سید ابرار سے غرض
اسکو نہ بحث سے ہے نہ تکرار سے غرض
پہولون سے کچھ غرض ہے نہ اشجار سے غرض
رکھ ہی دلا تو ہر گھڑی اذکار سے غرض
کوہ و بحر کو ہے نہ ابرار سے غرض
محشر مین ہوگی احمد مختار سے غرض

اے صدق تجکو ہو نہ غرض اور کسی سے کچھ
جو ہو غرض تو سرور مختار سے غرض

اللہ کا نام حق ہے فنا اور سب غلط
دنیا مین جانون دوست و یار و عزیز و ہم
جو کچھ کرو وہ جان کے بہر اللہ کرو
بدعت اسی کا نام ہے سنو کہ بیت ہو
شادی غمی مین کرتے ہو جو کچھ کہ باتین ہم
دنیا کے ناچ و رنگ سے ہوتے ہو شادمان
حرص و ہوا و کذب یہی نام دنیا ہے
مال و منال جاہ و حشم ثروت و نعم
اللہ اور رسول کا لے جو کوئی نام

جو مین کہہ رہا ہے دنیا کے بیشا مین سب غلط
ہو وہ کر ہے جو خالی بلا شک وہ سب غلط
دنیا کی جو نمود ہو بالکل ہو سب غلط
حضرت نے جو کہا ہی نہین وہ ہے سب غلط
کچھ اصل انکی ہے نہین یہ باتین سب غلط
یہ فہم اور ذکا تو تمہارا ہے سب غلط
آلودہ اسمین رہنا سراسر ہے سب غلط
انکی طلب مین پڑنا تو بیجا ہے سب غلط
بیشک صحیح تو یہی ہے باقی ہے سب غلط

اب حرص کو تو چھوڑ دے ساتھ اپنے کچھ نہ لے
یہ صدق دنیا ہیچ ہے بیشک ہے سب غلط

کیا خوب ہوگا سرور ہر دو سرا کا خط
ٹھہرا ہی کرتے اور لکھاتے وہ آدرے

جسنے کہ یہ لکھا ہو کاشانہ انبیا کا خط
شاہون کو جا بجا کرتا رسول خدا کا خط

ملک اوسکا زیادہ ہوگیا اور باقی آخرت   جسنے کہ سر پہ رکھا حبیب خدا کا خط
وہ ہوگیا تباہ نہ نام و نشان رہا   جس شاہ نے کہ پھاڑا رسول خدا کا خط
آنکھوں سے وہ لگاتا تھا تعظیم کرتا تھا   جاتا تھا جسکے نام رسول خدا کا خط
بندے وہ کیسے ہونگے خدائی کریم کے   جنکے کہ پاس جاتا حبیب خدا کا خط
وہ کیسا ہوگا ملک وہ ہوگا کیسا شہر   جاتا تھا جس جگہہ پہ وہ صل علیٰ کا خط
دلکو سرور ہوتا ہے اوس ذکر کرنے سے   کیا خوشنما وہ ہوگا خلیل خدا کا خط
ظاہر میں کچھہ پڑھے نہ لکھے محض امی تھے   رکھہ اپنی انگلی پڑھتے تھے شاہ و گدا کا خط
ہیبت سے عرق آتا بہت خوف ہوتا تھا   جب پاس آتا آپ کے رب العلیٰ کا خط

یہہ صدق اشتیاق میں کہتا ہے شوق میں
یارب وہ کیسا ہوگا بھلا مصطفےٰ کا خط

یاں عشق میں رسول کے جسنے اوٹھایا خط   دنیا کا جسنے خاک میں جاون ملایا خط
آسان ہوگی اوسکو تو جانکنی موت بھی   جسکو کہ حق نے عشق نبی کا چکھایا خط
چھوٹینگے اوس سے دنیا کے سارے فریب و در   ہے جسنے اپنے سینے میں حق کا بٹھایا خط
چکھیگا وہی ذائقہ اس عشق کا ضرور   اس نفس پر فریب کا جسنے چھوڑایا خط
پہونچیگا وہ مدینہ میں جاون یہ بالیقین   جسکو کہ جانے روضہ کا دل میں سمایا خط
انسان ہر ایک قسم کے عالم میں آئی ہیں   بہتر وہی ہے جسنے کہ اپنا مٹایا خط
افضل وہی ہے نیک وہی صالح ہے وہی   دنیا کا جس بشر نے کہ دل سے بھلایا خط
پاویگا وہ نجات قیامت کے ہول سے   دنیا و دون سے جسنے کہ اپنا اوٹھایا خط
چمکیگی اوسپہ روشنی حق کی تو بیگمان   جس شخص نے کہ خاک میں اپنا ملایا خط
ہوگا عبور اوسکا تو پل پر سے مثل برق   حرص و ہوا کا جسنے کہ اپنے مٹایا خط
کیا کچھہ بیان ہووے جناب بلال کا   خدمت رسول سے جو اونہوں نے اوٹھایا خط

پڑھتا ہے صدق واہی تباہی تو کیوں بھلا
ذکر نبی کا دل میں جو تیرے سمایا خط

غیر از خدا کے دل کا لگانا بھی ہے منع
اور بے وضو قرآن کا چھونا بھی ہے منع

جو کار خیر کرنا ہو اب اوسکو جلد کر
بس سستی کار خیر میں کرنا بھی ہے منع

جو ہو کوئی گناہ تو فی الفور توبہ کر
توبہ میں تجکو دیر لگانا بھی ہے منع

بیٹھو جو دوستو کسی محفل میں تم ذرا
بے ذکر وان خموش تو رہنا بھی ہے منع

ہر وقت چاہیے تو طہارت تمہیں مدام
بے غسل ایک لحظہ کے رہنا بھی ہے منع

جب آوے نام احمد مرسل کا دوستو
بن پڑھنا درود حبیب کا تو رہنا بھی ہے منع

بہوت ہو کے سبکو ستاتا ہے تو بھی
ایک چیونٹی کے دل کا دکھانا بھی ہے منع

بدجانے سے بچا ہوا اس نفس کو ضرور
بستر کی چاندنی میں اسکا بچھانا بھی ہے منع

بے خوف ہو خدا سے تو پیتا ہے اب شراب
ایک گھونٹ بھی شراب کا پینا بھی ہے منع

رکھتا ہے سگ نہیں ہے اور بچتا ہے تو
سود و بیاج کا تجھے کھانا بھی ہے منع

ماں باپ کا ادب نہیں مانتے ہے تو ذرا
سب فرض سوں ہیں اونکو ستانا بھی ہے منع

مال یتیم کھاتا ہے بے فکر ہو کے تو
ظلم و ستم یتیم اوپر تو کرنا بھی ہے منع

دیکھو تو کار دنیا میں رہتے ہو دوستو
بے یاد حق کے انکو سونا بھی ہے منع

لڑنے میں اپنی عمر کو کرتے ہو تم بسر
گالی گلوچ و فحش کا بکنا بھی ہے منع

اے صدق کار دنیا میں ہے الغرض
بے کار اس جہان میں رہنا بھی ہے منع

جسکو خدا کی راہ میں ہوتا نہیں دریغ
اوسکو تو جان دینے میں آتا نہیں دریغ

بیشک سخی وہی ہے محبت خدا وہی
جسکو کہ حق کی راہ میں زر سے نہیں دریغ

سوئے تھے مصطفےٰ کی جگہ ایک دن علی
رکھتے تھے جان دینے میں مجکو نہیں دریغ

حق کی رضا میں جو کہ کمر باندھے بیٹھے ہیں
اونکو کسی کے کام میں آتا نہیں دریغ

مجلس میں جسکے آنے کا حکم رسول ہو
دربان کو اوسکے روک سے ہرگز نہیں دریغ

جنت میں جسکے جانیکا ارشاد ہو رسول
رضوان کو اوسکے جانے میں اوسی نہیں دریغ

اللہ کسیکو دیوے خوشی یا کسی کو غم
ولیوں کو اس سے ہووے کبھی بھی نہیں دریغ

اے صدق وہ تو ہو نچینگے جنت مین بی حساب
جن کو خدا کی راہ مین آتا نہین دریغ

راتدن ہے جو کوئی عشق خدا مین مصروف — ہے حقیقت مین وہ جنت کی فضا مین مصروف
رنج و ریاضت تو ذرا دیکھو شہ ہر دوسرا — تہے خدا سے پی است وہ حرا مین مصروف
ای خداوند جہان تجھ سے پناہ ہے درکار — رہتا ہے نفس بڑا حرص وہوا مین مصروف
نفس کمبخت بڑا ہے شریر و بدذات — راتدن کھانے مین ہے اور غذا مین مصروف
نفس امارہ کو جو زیر کرے رہو ہی ہے — وہ نرہیگا کبھی روز جزا کی سزا مین مصروف
چاہیے اوسکو درود نبی کو کثرت یارو — عصیان سے رہتا ہے جو شخص بلا مین مصروف
ہے یہہ امید کہ بیشک ہو دعا اوسکی قبول — رہوے جو بندہ خدا تجھہ دعا مین مصروف
تو یہہ کرنا اوسے ہر وقت ہی لازم یارو — جو رہا ہووے کوئی رنج و عنا مین مصروف
وہ جہنم مین پڑے اور رہے اوسکو غذا — جو کہ ہے ظلم و ستم اور دغا مین مصروف
ای خدا تجھہ سے یہی کرتا ہون ہردم فریاد — تو بچا مجکو کہ ہون جرم و خطا مین مصروف
ہے شب و روز دعا تجھہ سے یہی تو میری — رکھہ خدا مجکو تو تو نعت و ثنا مین مصروف
وہ تو ایک پل ہی مین پل پر سے گذر جاویگا — جو کہ ہر وقت رہے راہ خدا مین مصروف

باغ فردوس مین وہ چین اوڑاویگا ضرور
صدق دل سے جو رہے ذکر خدا مین مصروف

محشر مین نیکان یکطرف ہووین بدان وان یکطرف — ہون نیک رو یا یکطرف ہون زشت خو یان یکطرف
مقتدا شیر قاری تلاوت قرآن خوانان یکطرف — مولود خوانان یکطرف صلوات خوانان یکطرف
مسکین گدایان یکطرف سلطان بادشاہان یکطرف — گبر و جہودان یکطرف وان ہون مسلمان یکطرف
عالم محدث یکطرف فقہا مفسر یکطرف — شیخ و مشایخ یکطرف ہووین موحدان یکطرف
مجذوب و سالک یکطرف فقر احقق یکطرف — ہون عاشقان وان یکطرف اور ہون محبان یکطرف
ہووین گروہ سیاہ کس کس کو یاد ہے — کفار مشرک یکطرف ہون اہل ایمان یکطرف
وہ دن ہووے ایسا فیصل کرینگے وان کہو بہلا — ہون اہل دنیا یکطرف ہووین اہل عرفان یکطرف

ایسی وہان کہل بل پڑیگی دوین وہان نیز اشقیا
مشہور ہون مرد و زن کے قول اوٹہینگے وان قبر سے
بیٹھے ہون وانپر ہیں سے ہون امتی اونکے کہڑے
یان ظلم جسنے ہے کیا چکہیگا وان اوسکا سزا
دیکھینگے وہ اپنا کیا بہگتینگے وہ جو کچہہ کیا
محشر کا دن ہوگا کٹھن نیکونکو ہیں ہوان حزن
تولین وہان سبکے عمل کہولین وہان ملک دو بغل
ہووے وہان سب کے حساب کہولین وہان نامے اعمال
صف باندہے ہونگے اصفیا یکسمت سارے اتقیا
ہون خضر و موسی اکطرف اور نوح عیسے یکطرف
نیکون کی ہونگی ٹولیان اور گنہگاروں کی ٹولیان
ایک دہوم ہووے وان بڑی آئے رسول اللہ کی
سنوسے ہوئے ہون سب جمیں جا رسی ہوتان
آدم سے لیکے نبی کہین وہان نفسی سبہی

زہاد و عابد یکطرف ابلیس شیطان یکطرف
ہون سود خوران یکطرف اور روزہ داران یکطرف
وان ظالمان ہون یکطرف ایمانداران یکطرف
لشکر یزیدان یکطرف شاہ شہیدان یکطرف
ظالم شریران یکطرف بیکس غریبان یکطرف
ہون جن پری وان یکطرف حیوان طیران یکطرف
ہون ماہ رویان یکطرف ہون سیاہ رویان یکطرف
کفران نعمت یکطرف شاکر گذاران یکطرف
ہون متقی وان یکطرف ہون صالحاوان یکطرف
ہون شیث و آدم یکطرف لقمان سلیمان یکطرف
ہارون موسی یکطرف فرعون ہامان یکطرف
ہون انبیاوان یکطرف اور اولیاوان یکطرف
رضوان و مالک یکطرف سب حور و غلمان یکطرف
ساری خدائی یکطرف شاہ رسولان یکطرف

محشر وہ دن ہے الامان کانپینگے وان پیر و جوان
ہو صدق احقر یکطرف ہون مدح خوانان یکطرف

دونون جہان مین شافع اپنا ہیں شفیق
دنیا و دین مین کوئی نہ سوائے غمگسار
محشر مین گرمی دہوپ سے عرق آئیگا ضرور
خطرہ نہین ہے مجکو گناہونسے کچہہ ذرا
اعمال بندون کے تلین میدان حشر مین
اعمال ملنے کا تو ہمین غم نہین ہے کچہہ
پل سے حساب کے نہین رکھتے ہین غم ذرا

سختی کے وقت احمد مختار ہین شفیق
بیشک رسول ہیں سب کے مددگار ہین شفیق
اوس جا ہمارے سید مختار ہین شفیق
دونون جہان مین سرور سردار ہین شفیق
اوس جا ہمارے سید ابرار ہین شفیق
لاریب وا پنے سید مختار ہین شفیق
ہر جا ہمارے حامی مختار ہین شفیق

کوئی نہ یاں رفیق نہ کوئی وہاں محب
اے صدق غم نہ کھا شہ ابرار ہیں شفیق

انسان کے دلمیں چاہیے بیشک خدا کا عشق
دنیا کے سب بکھیڑے کو چھوڑ رفیقو تم
آگ اوسکے تن پہ نار جہنم کی سرد ہے
عاشق خدا کا جانو رسول کریم کو ❊
پڑھتے رہو درود کو ای یار و دوستو
جاوے وہ ایک پل میں گذر پل صراط سے
رہتے تھے یار کابیں جاتے نہ تھے کہیں
کامل اوسیکا جانو ایمان عاشقو
کوثر کا پانی ہوئیگا لاریب وہ بشر
لیل و نہار رو رو یہی عرض کرتا ہوں
کافر کا رنج کھینچے سہتے تھے سختیاں
ابرار کے وہ رتبہ کو پہونچیگا لا کلام

وہ دل برا ہے جسمیں نہیں مصطفے کا عشق
جو ہے تمہارے دل میں رسول خدا کا عشق
ہو جس بشر کو شافع روز جزا کا عشق ❊
لاریب ہے خدا کو تو لیں مصطفے کا عشق ❊
جو جان و دل سے رکھتے ہو شمس الضحی کا عشق
جو رکھتا ہو بشر کوئی ہر دوسرا کا عشق ❊
تھا بابکر کے دلمیں شہ دوسرا کا عشق ❊
جسکو کہ زیادہ آپ سے ہو مصطفے کا عشق
رہتا ہے جسکے دلمیں شہ انبیا کا عشق ❊
اے رب میرے تو دیدے مجھے مصطفے کا عشق
کیا بلال کو تھا حبیب خدا کا عشق
سینے میں جسکے ہووے شہ لافتی کا عشق

دار الجنان میں پہونچیگا اے صدق وہ ضرور
ہو ذرّہ وجسکے دل میں رسول خدا کا عشق ❊

ہو جسکی پہونچ بار رسول زمان تلک
لیتا ہے مونہہ کو چوم خدای جلیل بھی
وہ خلق وہ طریق تھا جسکی نہیں ہے حد
پڑھتا ہے جو درود محمد پہ ایک بار
ہے التجا یہ تجھسے خداوند ذوالجلال
ملجائیں مجھکو خضر تو ان سے بھی کہوں
ایک شعر بھی ادا ہو نعت رسول سے

پہونچیگا وہ ضرور ہی لیں لامکان تلک
آتا ہے جسکی نام محمد زبان تلک
خورشید سے تھے حضور کے خورد و کلان تلک
لیجاتے ہیں فرشتے اوسے لامکان تلک
پہنچادے تو سلام مرا شہ زمان تلک
لیچل مجھے تو مدینے شاہ شہان تلک
عمر میں تمام کر کے کبھی لکھے جان تلک

قدسی فلک پہ حیران ہون مدح رسول سے
ہین سیر کر رہا ہے فرشتے زمین پر

پیرو رسول رہویگا جو شخص رات دن
پیدا ہوئے رسول انوار سے ہے کہکشان

معراج مین رسول کے جانون تجھو تم
اسریٰ کی شب رسول نے ہم سیہ کارونکی

جنت مین جو مزے ہین نہ آوین بیان مین
جسکا سیاہ دل ہوا آنسو نہ آویگا
لکھ لیتے ہین فرشتے اوسی دم اوسے ضرور
محشر کے قرب ہو یہ زمانہ کا انقلاب

جو آج اوسکے محل بناتے ہین دوستو
کدورت کے دل کا بھید جو پوشیدہ رکھے تو
عالم کے غوث تھے وہ جناب محی الدین

پھر کیا ثنا مین لاؤنگا اپنی زبان تلک
پہونچاتے ہین وہ تحفہ رسول نشان تلک

لاریب وہ تو پہونچیگا باغ جنان تلک
وہ جبرئیل اپنی بہشت سے تھے سب انس و جان تلک
تھا نور ایک زمین سے لے آسمان تلک
بخشش کرائی حق سے تھا ممکن جہان تلک
انسان کا فہم پہونچے نہ ہرگز وہان تلک
لیجائے اوسکو گھر کوئی قرآن خوان تلک
جو بات کوئی لاوے سے اپنے دہان تلک
مسجد مین کوئی کھوے نہ ہرگز اذان تلک
کل اونکا رہویگا نہین کچھ بھی نشان تلک
تقصیر اگر رہو جو دکھن روشندلان تلک
لاریب اونکی پہونچ تھی بس لامکان تلک

یہ صدق زاری کرتا ہے فریاد الغیاث
پہونچے ہین اس کے جرم خدایا کہان تلک

اپنے کعبہ مین ہمین اب تو خدایا لے چل
عرض تجھ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام و سحر
تجھ پہ ظاہر ہے کہ سرمایہ نہین ہے کچھ بھی
بندے کو یونہین مدت سے پڑا ہون پھرتا
گھر سے ایک گوشہ فرقت سے پڑا ہون ناشاد
تری رحمت بڑی جب جا پہ برستی ہووے
عرض تجھ سے یہی کرتا ہون مین ہر شام سحر
شب و روز تمنا ہے دل کی یہ ہی

بیت اقدس مین ہمین جلد الٰہا لے چل
اب مدینے کے مکانون مین خدایا لے چل
مجھ سے احقر کو تو یثرب مین خدایا لے چل
اب مجھے طیبہ کی گلیون مین خدایا لے چل
خانۂ بیت مقدس مین خدایا لے چل
اون مزارون پہ شہیدونکے خدایا لے چل
اب مدینے کے مکانون مین خدایا لے چل
تو مجھے مشہد اقدس پہ خدایا لے چل

رات دن صدق یہی کہتا ہے رو رو تجھ سے
تو در طیبہ محمد پہ خدا یا لے چل ✤

تھے وہ حبیب شاہ رسول زبان بلال
گلزار کوچہ ہوتا تھا جاتے جہان بلال
کہتے تھے لوگ اونکو تو صدیق کا غلام
تھے واقعی وہ دنیا مین شاہ شہان بلال
رہتے تھے ہمرکابی مین حضرت رسول کے
جاتے تھے جہان رسول تھے جاتے وہان بلال
ایک چھوٹے سی تو تنگی ہی دل پہ صحابہ کے
مسجد مین جاکے کہتے تھے جس دم اذان بلال
صدمہ دلون پہ ہوتا صحابہ کبار کے
جب مصطفے کے سامنے کہتا اذان بلال
اک روز ایک صحابی نے سوچہ پر انہین کہا
کہتے غلط ہو آن سے اب تم اذان بلال
جو شخص اوسنے کرتا کوئی رنج سے کلام
خاموش رہتے اور نہ کرتے بیان بلال
ہوتا تھا حرف شین ادا اونکا سین سے
مشہور ہے جہان مین لکنت زبان بلال
تھا نقش انکے سینہ پہ یٰسٓ کا لکھا
بس سین کا تو شین سے دیتے نشان بلال
کیا بھا گئی یہ حق کو ادا اوس غریب کی
تڑکا نہ ہوتا کہتے نہ جب تک اذان بلال
مقبول تھے خدا کے حبیب تھے رسول کے
محبوب اونکی کیون نہ بھلا ہو اذان بلال
دیکھا نبی نے اونکو تو جنت مین پیشتر
فرمایا تجھہ پہ بھید تو نہین تھا گمان بلال
پہلے ہی مجھ سے آیا ہے تو تو بہشت مین
اسکا سبب تو مجھ سے ذرا کر بیان بلال
کی عرض ہاتھ باندھ کے ای آقا ای شہا
جس جا سے آپ جائینگے جائیگا وان بلال
شیدا ہے یہ تو آپ کا جنت سے ہے نہ کام
مثل نشان علم کے ہے پیچھے نشان بلال
کیا مرتبہ بلال تھا کیا اوسکی پہونچ تھی
لکھا اب نہین مین سکتا ہون کچھہ بیان بلال
کہتے عمر تھے ایک دن اپنے رفیقون سے
کرتا ہون تم سے آج مین وصف بیان بلال
سردار بیشک ہین نہین اس مین کچھہ کلام
سردار واقعی ہین ہماری میان بلال
ہے یہ یقین وہ جاویگا جنت مین اونکی ساتھ
مشہور ہو گیا ہے جو یان مدح خوان بلال

تو پائی گی خاک اونکا غلامان غلام ہے ✤
ای صدق تو کہان ہی بھلا وہ کہان بلال ✤

یہی دل میں رہتا ہے میرے مدام
پڑھوں نام تیرا رسول انام

ہو رحمت خدا کی تو تجھ پر دوام
حبیب خدا تجھ پہ پہونچے سلام

شب و روز ہے یہ مری التجا
دکھا دے مجھے اپنا تو یہ لقا

یہی اپنے دل کا ہے بس مدعا
شہ انبیا تجھ پہ پہونچے سلام

یہی عرض ہے تجھ سے شاہ زمن
ہمیشہ ترا نام رہ بر دہن

اٹھوں قبر سے یہ ہی کہتا سخن
امام اصفیا تجھ پہ پہونچے سلام

قیامت میں ہو جب بڑا اژدہام
وہاں پیاسی خلقت تو ہووی تمام

مجھے دیجو اوس وقت کوثر کا جام
رسول خدا تجھ پہ پہونچے سلام

بلالو مدینے میں اب صدق کو
پڑا ہند میں یہ ہے مجبور ہو

۱

در روضہ دیکھے جو آب ہو سو ہو
شہ دوسرا تجھ پہ پہونچے سلام

کیا کریں اب حال دل اظہار ہم
ہیں گنہ سے حالت بیمار ہم

کیا ہمارا نفس بد ہے حد ثنا
کرتے ہیں ہر بات میں تکرار ہم

یہ ہمارے نفس حاسد ہیں ضرور
کرتے ہیں آپس میں جو تکرار ہم

حاسدیں یہ نفس ہے بیشک غوی
اپنے نفریں کرتے ہیں دس بار ہم

گفتگو بے فائدہ کرتے فضول
سر پہ لیتے ہیں بلا دو چار ہم

سنگ سو منہ میں رکھتے تھے صدیق تو
وائے باتیں کرتے ہیں سو بار ہم

کچھ نہیں طاعت خدا کی ہم سے ہو
سے فی الحقیقت میں بڑے بدکار ہم

اے خدا غافل ہوئے ہیں تجھ سے سخت
کچھ نہیں کرتے ترا اذکار ہم

ہائے عقبے کی نہ سوجھی کچھ ہمیں
دنیوی کاموں میں ہیں عیار ہم

کار عقبے میں تو سے بیہوش ہیں
اور کاموں میں ہیں بس ہشیار ہم

دین و عقبے کی نہیں سوجھی ہمیں
کار دنیا میں ہیں بس طرار ہم

ہو خدا کی معرفت کیونکر کشود
سینہ میں رکھتے ہیں اپنا ... ہم

اے خدا تو بخشدے جرم و خطا
اے خدا عیبون کو تو پوشیدہ رکھہ
تو ہمین توفیق دے رب کریم
حکم بن تیرے نہ ذرّہ ہل سکے
راہبر ہو تو خداوند کریم
وعدہ حق ہے خداوند جلیل
ہو وہی مقبول درگاہ خدا
آسمان ہفتم پہ ہو جاوے گذر
کشف ہو جاوے ضرور ہمکو فنا
ای خدا تے مالکِ ربِّ جلیل
جاوینگے ایسے سفر مین حسرتا
اوس سفر کے واسطے اے دوستو
ہے سفر در پیش وہ سب سے بڑا
وہ سفر ہے قبر کا لاریب و شک

جو محبت دل مین ہو حضرت ہمین
پہر ہمین خدشہ نہین شیطان سے
کلمۂ طیب پڑہین جو روز و شب
ہائے دنیا مین پہنسے غافل رہے
دیکہیے نیکون کا نشہ کس طور ہو
ای خدا ایمان سے رکہیو ہمین
قبر و محشر کا نہین خطرہ ہمین
حق نہین رکہیگا ہمکو بے نصیب
تم یتیمون کی کرو خدمت ضرور

گنہ سے کرتے ہین بس اقرار ہم
جانتے تجھکو تو ہین ستار ہم
پست ہمت سے ہوئے لاچار ہم
کرتے ہین اس بات سے اقرار ہم
کچھہ ہدایت کے نہین مختار ہم
وعدۂ ایفا مین ہین مکار ہم
خالص للہ کرین جو کار ہم
توڑدین جو شرک سے زنار ہم
رہوین جو حق کے لیے بیدار ہم
نفس بد سے ہین بڑے بیزار ہم
لوٹ کر آوینگے نے زنہار ہم
ہین کمر باندہے کھڑے طیار ہم
کیا لکہین وہ حال اب ای یار ہم
کیا کہین اوس قبر کے اطوار ہم
دیکہہ لین جا قبر وہ گلزار ہم
بحر دنیا سے جو ہووین پار ہم
راہی دوزخ ہون نہ زنہار ہم
اب گنہ سے لے چلے انبار ہم
ہین نہین کچھہ متقی ابرار ہم
یہہ ہی کرتے ہین دعا ہر بار ہم
جانتے تجھکو تو ہین غفار ہم
کر یتیمون کا جو لیوین بار ہم
روز و شب کرتے ہین یہ گفتار ہم

فرض مطلق جان لو خدمت سے تیری — سیکھتے ہیں تم سے یہی ہر بار ہم
پھونکا کرو ونکلے اجی دوستو — رکھتے ہیں یہ ہی بلا اصرار ہم
یہ ہماری عقل ہے بدتر سمجھ — رکھتے ہیں اس کا سے اک عار ہم
ہم سے بہتر ہو نہیں دنیا کا شاہ — اوس نبی کے جاویں جو دربار ہم
سینہ پر کینہ ہمارا ہے کثیف — کیسے ہوں پھر داخل زوار ہم
ہائے قسمت نے نہ کی کچھ بھی مدد — لے چلے بس حسرت دیدار ہم
آہ آویں طیبہ میں کیسے حضور — پاس کچھ رکھتے نہیں دینار ہم
آتش دوزخ نہ دیکھینگے کبھی — ہوں مدینہ کے اگر زوار ہم
کیا کہیں اب شامت اعمال سے — لائق مجلس نہیں سرکار ہم
یا نبی ہے آرزو اب تو یہ ہی — دیکھ لیں روضہ ترا اک بار ہم
کچھ نہیں ہم پر گنہ باقی رہیں — دیکھ لیں جو وہ گل گلزار ہم ✤
آپ کے قدموں گریں ہے آرزو — قبر میں جو دیکھ لیں دیدار ہم
ہو اگر زیارت ہمیں دیدار کی ✤ — ہوویں قربان آپ پر سو بار ہم
یا نبی ہے آرزو لیل و نہار ✤ — رہویں الفت میں تری سرشار ہم
یا رسول اللہ بغیر از آپ کے ✤ — رکھتے ہیں کوئی نہیں سردار ہم
یا نبی اللہ خبر لیجے شتاب — بحر عصیاں میں پڑے منجدھار ہم
یا خلیل اللہ تمہارا آسرا ✤ — چھوڑ سکتے واللہ نہیں زنہار ہم
یا حبیب اللہ تمہارے ہجر میں — آتش دوری سے ہیں ناچار ہم
التجا ہے مرنے سے پہلے حضور — دیکھ لیویں ایک دفعہ دیدار ہم
طیبہ میں جاویں بھلا کیونکر خدا — محض مفلس ہیں نہیں زردار ہم
تجھ سے پوشیدہ نہیں ہے کچھ بھی حال — کیا بھلا سمجھ کریں اظہار ہم
جز تری امداد اے رب جلیل — [illegible] کی رفتار ہم
کیا مزا ہو لطف کیا ہو دوستو — [illegible] روضہ پہ جاویں زار ہم

وائے قسمت اپنی ایسی ہے کہاں ‏ اوس مدینہ کے جو ہوں زوار ہم
کار کرکے دوست روضہ پر گئے ‏ حیف ہے ایک رہگئے بیکار ہم
ہوتا ہے ذکر و بیان پیش نبی ‏ پڑھتے ہیں صلوات جو ہر بار ہم
عمر گذری شر بدی کرتے ہوئے ‏ نیکیوں سے ہیں بڑے نادار ہم
کچھہ نہیں نیکی ذرا ہمنے کری ‏ ہاتھہ خالی اب چلے دربار ہم
جاتی رہے سے ساری دنیا کی ہوس ‏ دیکھیں جا طیبہ کا جو گلزار ہم
ق
بولے حضرت جب ہوئے دندان شہید ‏ اے خدا ہیں امت غمخوار ہم
تو نہ انکا لوٹیو طبقہ خدا ‏ جانتے تجکو تو ہیں ستار ہم
لاوے شاید کوئی تو ایمان بشر ‏ اسلیئے کرتے دعا ہیں زار ہم
کیوں کریں ہم بد دعا انکے لیئے ‏ جانتے ہیں تجکو بڑا غفار ہم
ای خدا ای مالک ہر دو جہان ‏ التجا کرتے ہیں تجھہ سے زار ہم
اب ہمیں لے چل مدینہ میں خدا ‏ ہوویں اوس روضہ پہ جا زوار ہم
ڈھونڈھتے تھے پا یا اوسکو سینہ میں ‏ اب نہ جائینگے سوئے کہسار ہم

بس محبت سے سنو تم دوستو
پڑھتے ہیں اب صدق کے اشعار ہم

محمد صاحب جود و عطا ہیں ‏ محمد منبع حلم و حیا ہیں
محمد شافع روز جزا ہیں ‏ محمد ہادئ راہ ہدیٰ ہیں
محمد جن و انسان کے شہا ہیں ‏ محمد راز دار کبریا ہیں
محمد باعث کون و مکان ہیں ‏ محمد مالک ہر دو جہان ہیں
محمد پیشوائے مرسلین ہیں ‏ محمد شافع یوم الیقین ہیں
محمد سرور ہر دو سرا ہیں ‏ محمد معدن لطف و عطا ہیں
وہی سب خلق کے مشکل کشا ہیں ‏ وہی صدر علا شمس الضحیٰ ہیں
وہی بدر الدجیٰ نور الہدیٰ ہیں ‏ ولیوں کے وہی تو مقتدا ہیں

بلا شک مرتبہ اون کا ہی عالی ❊ بلا شک اونکے در پر جبرئیل سا ہین
خدا نے دی بڑی عزت ہی انکو ❊ انہیں رہنما شاہ و گدا ہین ❊
نہین رحلت ہوئی دنیا سے انکی ❊ وہ واسطے سے نہ اپنی کچھ جدا ہین
فضایل کرکے ہین عیسیٰ سے بڑھکر ❊ یہہ جانون وہ محمد مصطفیٰ ہین ❊
نہین دہشت ہمین دوزخ سے کچھ بھی ❊ شفاعت کو ہماری مصطفیٰ ہین
وہی مالک ہماری وہ ہی ہادی ❊ او نہین پہ ہم تو قربان و فدا ہین

نہ کر اے صدق تو محشر کا خطرہ
ترے حامی محمد مصطفیٰ ہین

محمد سے جو دل لگائے ہوئی ہین ❊ سمجھ لو وہ جنت مین جا ای ہوئی ہین
نہین انکو پروا ہے جنت کی صاحب ❊ مزا عشق احمد پائے ہوئی ہین
اگر دیکھو عبرت سے مردون کو لوگو ❊ یہہ جنگل مین بستی بسائی ہوئی ہین
سکتہ سے نہین اوٹھتا سر نہ جانا ❊ خدا واسطے سے سر ہم چھپائی ہوئی ہین
یہہ لڑکون سے کہتے اوسین ❊ نہ مارو ہمین ہم ستائے ہوئی ہین
ترے پتھرون سے تو ہرگز نہ مارو ❊ کہ ہم عشق کے زخم کھائی ہوئی ہین
یہہ جذبہ ہین کہتے بلال حبشی ❊ ترے عشق مین جی جلائی ہوئی ہین
بہت خستہ زخمی نہ ہمکو کرو تم ❊ بلا عشق اب ہم اوٹھائی ہوئی ہین
خدا ای لوگ اب تم کوئی بات بولو ❊ جگر عشق سے ہم جلائے ہوئی ہین
نہ دو رنج ہمکو کوئی صاحب اب تو ❊ بہت صدمے اب ہم اوٹھائی ہوئی ہین
صہیب یہہ ہی کہتے وطن چھوڑ اپنا ❊ سہارے محمد کے آئے ہوئی ہین ❊
در والا اب چھوڑ جاوین کہان کو ❊ قدم آنکھون سے ہم لگائی ہوئی ہین
نہین ہے وسیلہ بجز ذات احمد ❊ نظر آسرے پر لگائے ہوئی ہین
بلال آج ہے بس شام مین یہہ ہی کہتے ❊ ہم حال پریشان اب آئے ہوئی ہین
شب و روز کرتے تھے فریاد و زاری ❊ یہہ کہتے تھے دل ہم جلائی ہوئی ہین

رہو لو کوئی ہم سے اجی لو کو اب تو
محبت کے ہم زخم کھائے ہوئے ہین

حضوری مین رہتے ہین حضرت کے ہر دم
ہمین دل سے حضرت بھلائی ہوئی ہین

یہہ محرومی قسمت ہے اب تو ہماری
جو روضہ سے ہم یانپہ آئے ہوئے ہین

کہا خواب مین جا کے حضرت نے ایسا
تری خاطر ہم شام آئے ہوئے ہین

سنو شام مین اس طرح پر کہا تھا
ترے دل کے مطلب کو پائی ہوئی ہین

مدینہ دیا چھوڑ کیون ہے ہمارا ٭
ہمین تجکو دل سے بہلائے ہوئی ہین

چل اب قصد کر تو مدینہ کا جلدی ٭
ترے دل سے ہم دل لگائی ہوئی ہین

بلال آئے روضہ پہ یہہ عرض کرتے
ترے در پہ احمد اب آئے ہوئی ہین

نہین چھوٹیگا ہم سے یہہ در کبھی بھی
غلام آپ کے ہم کہائے ہوئی ہین

تیرے لیے ہم بہت ہین پریشان
نظر تیرے در پر لگائے ہوئی ہین

نظر آتا ہمکو نہین کچھ جہان مین
حضوری نظر مین سمائی ہوئی ہین

حضور اک نظر ڈالین ہم پر کرم کی ٭
کہ ہم زیست سے تنگ آئی ہوئی ہین

بہت خستہ ہو کر ہم حال پریشان ٭
ترے کوچہ مین اب تو آئے ہوئی ہین

وہی سمجھینگے خوب شعرون کا مطلب
جو دل عشق مین اب جلائی ہوئی ہین

مدینہ کے چلنے کی ہو کوئی صورت
یہی صدق تو ہم لگائے ہوئی ہین

یہین چھوڑ کر مدینہ کہ جاؤن کہان کہان
اس دل کی آگ کو مین بجھاؤن کہان کہان

اب آپ کے بغیر یہہ لگتا نہین ہی دل
اس غمزدہ کو لیکے مین جاؤن کہان کہان

بن آپ کے مدینہ مجھے تنگ ہے شہا
حیران ہون کہ شہر سے جاؤن کہان کہان

للہ اب دکھائے صورت ذرا حضور ٭
حیران ہون کہ در سے مین جاؤن کہان کہان

اب ہجر کے حضور مین روتا ہون زار زار ٭
صورت مین اپنی جا کے دکھاؤن کہان کہان

سینہ مین آگ وہ ہے کہ جسکی نہین ہے حد
دل غمزدہ یہہ جا کے جلاؤن کہان کہان

کس سے کہون جا کے نہین کوئی اب شفیق
احوال اپنے دل کا بتاؤن کہان کہان ٭

کہتا تھا مین حضور کے آگے اذان ہمیش | اب جا اذان مین اپنی سناؤن کہان کہان
جب آپ ہی نہووین تو کیا زیست کا مزا | اس بیقرار دلکو لگاؤن کہان کہان
حسرت سے پاس سے بہی کہتے اوس تہتے | میری خدا مین دیکھنے جاؤن کہان کہان
ہمدم نہین ہے کوئی نہ مونس غمگسار | مانند وحشیون کے مین جاؤن کہان کہان
مدت سے خاک چھانتا پھرتا ہون کو بہ کو | ای شاہ تجکو ڈہونڈنے جاؤن کہان کہان
اب شوق مین حضور کے کانٹا ہوا بدن | جی کی کہانی اپنی سناؤن کہان کہان
جنگل مین رویا کرتا ہون ای شاہ بحر و بر | اس دل کو اپنے جا کے رولاؤن کہان کہان
اب آپ کے سوای کہون کس سے راز دل | جاؤن کہان مین درد سناؤن کہان کہان
اس درد عشق اور فراق حضور سے | اب چھوڑ کر قرن کو مین جاؤن کہان کہان
آنکھون سے میری اشک کا طوفان بہتا ہے | طوفان لہو کا جا کے بہاؤن کہان کہان
لڑکے تو مجکو جانتے مجنون ہین حقیر | صورت مین اپنی جا کے دکہاؤن کہان کہان
گرچہ مین بستی مین مجہے کہتے ہین باولا | بستی سے جا کے شہر بساؤن کہان کہان
آتا نہین ہے چین مجہے گہر مین ایک دم | یا شاہ اب یہ دل مین لگاؤن کہان کہان
ای فخر دو جہان کے ای شاہ ذی کرم | در پہ مجہے بلاؤ مین جاؤن کہان کہان

کرتا ہے عرض صدیق کہ ای شاہ [illegible]
اب اپنے شعر جا کے سناؤن کہان کہان

وہان حق سے جو اپنا لگائے جاتے ہین | وہی تو دنیا سے عقبے کمائے جاتے ہین
اب آپ جاتے ہین ہمکو کڑہائے جاتے ہین | غم فراق مین اپنے رولائے جاتے ہین
انہین تو دنیا و عقبے سے ہے نہین کچہہ کام | شراب عشق جو حق سے پلائے جاتے ہین
جوانی جاتی رہی یاد حق نہ کی تو نے | وہ دن بوڑہاپے کے تیرے بہی آئے جاتے ہین
دنیا مین جو فقیر ہین یا جو کہ بادشاہ | وہ وہ زن مٹی مین آخر ملائے جاتے ہین
رہتے وطن مین یا کہ سفر مین ملک و شہر | مٹی جو ہیچ آگیا ہین وہ دبائے جاتے ہین

قریب نزع کے پہونچے ہے جب کوئی انسان
تو اوسکے جانون عمل سب سنائے جاتے ہین
جو راہ حق مین ہوئے قتل وہ نہین مردہ
طرح طرح کے وہ میوے کھلائے جاتے ہین
مدینہ بہشتی ہے ایسی کہ جو کوئی جاوے
وہان پہ بندونکے عصیان مٹائے جاتے ہین
عوض مین اوسکے جو پڑھتا ہے یان درود و نکو
درخت خلد مین اوسکو لگائے جاتے ہین

ذرا تو چاہیئے اے صدق فکر وان کی ضرور
جہان پہ جاکے یہہ صحرا بسائے جاتے ہین

اپنے گنہ سے روتا ہون زار و قطار مین
اب مجھ سا عاصی ہوگا نہ کوئی دیار مین
مطلع مین پڑھتا ہون شہ والا تبار مین
جب سے نبی بڑے ہین ہمارے وقار مین
رب چاہے سو کرے وہی مالک ہے اور حق
بیشک نہین ہے بندہ کے کچھہ اختیار مین
دنیا مین کوئی ہے نہین ایمان سے بڑا
ایمان جسکو ہے نہین جاوے وہ نار مین
آدم سے عیسے تک نبی رکھتے ہین سب وقر
ہین سب سے زیادہ احمد مرسل وقار مین
مداح ہین حضور کے بے گنتی بے شمار
رتبہ مرا الٰہ کیا ہے مین ہون کس شمار مین
کشتی گنہ کی پار لگا دیجے شہا
اب پھنس گئی ہے یہہ تو بڑی منجدار مین
لاریب ہونگے حشر مین یا خود وہ شقی
جانین جو کیفیت ہین مے رنگدار مین
جن لوگون نے ستانا ہے کنبہ رسول کا
جاینگے وہ تو سیدھے جہنم کے غار مین
خوشخو بشر ہی ایسے نہین پیدا ہوونگے
جیسی کہ اچھی خو تھی صحابہ کبار مین
ہونگے ذلیل خوار ہی وہ حشر مین بڑے
بیٹھے ہوئے جو رہتے ہین مے کے خمار مین

دن کون سا وہ ہوگا کہ ماتھے کو اپنے صدق
رگڑے یہہ جاکے خانۂ پروردگار مین ٭

جہان عقبیٰ مرا ایک ساعت سمجھدارونکی باتین ہین
ظرافت اور بناوٹ سے گنہگارونکی باتین ہین
خدا سے خوف کرنا یہ سمجھدارونکی باتین ہین
گنہ سے بیخطر رہنا سیہ کارونکی باتین ہین
لٹانا مال و نعمت کا تو نہ سمجھدارونکی باتین ہین
رضائے حق پہ رہنا بس سمجھدارونکی باتین ہین
[illegible] وہ تو وہ جنہین [illegible]
خوش آئین جسکو دنیا مین زنا [illegible] باتین ہین

کسیکو دنیا کی باتین کسیکو عقبی کا چرچا
نہین آسان انا الحق بننا سر قطرہ کا قلزم بنا ہین
وہ فردوس مین پہونچینگے وہ مرتے ہی بیشک
نہین ہوویگی محشر مین ذرا پرسش عمل انکے
بروز حشر ہوویگے وہ داخل خلد مین بیشک

نہین اب عشق ... گنہگار ہونگی باتین ہین
حقیقت ... سر دار ہونگی باتین ہین
رہا کرتین دہن ... اسرار ہونگی باتین ہین
نہین اب ... بیباک گفتار ہونگی باتین ہین
لگی رہتین ... گلزار ہونگی باتین ہین

نہین اب صدق خطرہ ہے نہین ہول قیامت سے
جنہین خوش اب نبی کے کفش برداروں کی باتین ہین *

شام سے آپ مدینہ مین بلاتے ہی نہین
خواب مین آتے نہین ہمکو بلاتے بھی نہین
شومی بخت ہے جو دل سے بھلایا ہے ہمین
ہجر مین آپ کے نکلے تھے مدینہ سے ہم
کیا کرین دل ہجر سے نالان ہے بہت
کیا کرین بیبس ہوئے لاچار سخت
ای رسول مدنی چھٹنے سے اب تنگ ہین ہم
خواب مین آن کے کہنے لگے حضرت نبی
آہ اس شام کو ہے آکے بسایا تمنے
کیون دیا چھوڑ مدینہ میرا تونے بلال *
ہاتھہ کو باندھ کے کہنے لگے تب یہ بلال
دل نہ تھا قابو مین ہمارا شہا
ای نبی آپ پہ قربان ہو سر جان و دل
دل تڑپتا تھا حضوری کی زیارت کے لئے
جذبہ عشق مین کہتے تھے اویس قرنی
عشق لکڑی کو تھا کیسا کہ وہ روتی تھی پکار

خواب مین اپنی زیارت تو کراتے ہی نہین
اب یہان شہر مدینہ دیار بلاتے ہی نہین
بخت ہوتا تو ہمین آپ بھلاتے ہی نہین
موہنہ ندامت سے کسیکو تو دکھاتے ہی نہین
ہم مدینہ سے کبھی شام مین آتے ہی نہین
دل ہم اس شام مین ہرگز تو لگاتے ہی نہین
ہجر مین زیست کی امید تو پاتے ہی نہین
کیا ترے واسطے ہم شام مین آتے ہی نہین
پھر سے اب شہر مدینہ کو بس آتے ہی نہین
ہم تری نظرون مین کیون اب تو سماتے ہی نہین
یا نبی قابو مین ہم دل کو تو پاتے ہی نہین
ہم مدینہ سے کسی شہر مین جاتے ہی نہین
کوچہ اس شام کے ہمکو تو خوش آتے ہی نہین
جذبہ عشق سے ہم سر کو اٹھاتے ہی نہین
جلتے ہین ہجر مین آپ ہمکو بلاتے ہی نہین
کیسے ہم لوگ ہین آنکھون کو رلاتے ہی نہین

چشم عبرت سے ذرا دیکھو تو مردے ہیں
بت پرستی سے یہ مشرک جو ہوئے ہین گمراہ
جابجا خوب ہین احمد کی رسالت کو بشیر
جس نے دیکھا ہے مدینہ کا وہ گلزار جنان
ہم سے لاکھون پڑے دنیا مین ہین مشتاق بشیر

ہو گئے قبر مین پھر لوٹ کے آتے بھی نہین
باز آتے نہین اور رب کو تو ڈراتے بھی نہین
حیف اوس قوم پہ ایمان جو لاتے بھی نہین
اوسکی نظرون مین یہ گل ہند سماتی بھی نہین
ہم نظر اونکی مین ہرگز تو سماتے بھی نہین

صدق شکوہ مجھے کرنا تو مناسب ہی نہین
کم نصیبی ہے کہ جو در پہ بلاتے بھی نہین

ہے دن قیامت کا کٹھن کانپے وان سارے بدن
جسکی لگی رب سے لگن اوسکو نہین کچھ حزن
مین ہون غلام پنجتن کہتا ہون نہین تم سے سخن
آتا ہے وہ شاہ زمن عالم مین ہوئے ہین چمن
جب آئے وہ پیدا ہوئے غنچے سبھی تو کہل گئے
احمد پہ بھیجو تم درود جو تم سے ہو راضی ودود
اوس چہرۂ زیبا کو گر مردہ بھی دیکھے اگر
ہوئی مبارک آپکے خوشبو ہے رشتے تھے سے
مردہ اگر سونگھے اوسے فی الفور زندہ ہوا وہ جٹھے
میرے نبی میرے نبی صورت دکھا اپنی ذری
گلشن مین جو جاوی قدم رکہا ہو نہین جنکی قسمت
زیارت کرین جو شہ زمان پہونچین وہی باغ جنان
میرے شہا میرے شہا لو جلد اب در پر بلا
ہے دل کا میرے مدعا ہے آرزو یا اب شہا
ای مالک ہر دو سرا ہے آرزو مین یہ گدا
میرے الٰہ میرے الٰہ مانگون ہون تجھسے دعا

اوس دن تو ای میری خدا بس دیجیو جا ای امن
پہولا ہے وہ سب اپنے فن آوی نہ خوش اسکو چمن
پہر الہ کہولو ہون آراستہ ہے انجمن
ہی گفت مین میرا سخن ہے پڑہنے سے شیرین دہن
تہے بلبلون سے پیچھے قمری بھی بس نعرہ زن
کرتے رہو حق کو سجود اس سے نہین بہتر چلن
بس قبر سے اوٹھکر چلے وہ پہاڑتا اپنا کفن
نوری تہین زلف عنبرین جیسے کہ سورج کی کرن
وہ زلف بوی عنبرین جس مین تہی بو مشک ختن
ہی تجہت مجکو بے بہی رہتا ہی اب مجکو حزن
جو دیکھہ پائین سے غنچے کرے الفور پہاڑین پیرہن
فردوس ہوا وکا مکان جاری ہو وان نہر لبن
مجلس مین دو اپنی شہا اس ہند مین جلتا ہی تن
وہ روز ہوگا کونسا جس دن کہ پہونچون مین عدن
وہ سال ہوگا کونسا دیکھو نہین یثرب کا چمن
سب بخش تو لک خطا حاضر ہو مین اب مرد ودن

ای میری مالک ای صمد لاریب ہی تو ہی احد
دنیا مین جو ہین سب سے بدکر دی مجہے اے تو حسن
جو کفر کرکے مر گئے سجین مین وہ تو گر گئے
ایمان جو لائے ہین یہان جنت مین ہے اونکا وطن

میرے خدا میرے خدا اب **صدق** کو روضہ دکہا
سب درد و غم اسکے اوٹہا جاتے رہین رنج و محن

شافع روز جزا بحر سخا یہہ ہی تو ہین
واسطے جنکے ہوا پیدا زمین و آسمان
دست بستہ کہتے تہے بوبکر تو یہہ ہی سخن
ادب سے اور کنایہ سے لگے کہنے عمر
بعد اسکے بولے عثمان جامع قرآن بہی
گفتگو کرنے لگے یہہ ہی تو بس حضرت علی
اور صحابی بہی زبان سے یہہ ہی تو کہنے لگے
پہر در و دیوار سے آنے لگی یہہ ہی صدا
پہر شجر سے پہر حجر سے یہہ ہی آواز تہی
فرش سے لیکر عرش تک یہہ ہی ندا ہوتی تہی
ہر گہڑی بوٹی سے آتی تہی صدا یہہ ہم چلی

مظہر خاص خدا خیر الوری یہہ ہی تو ہین
وہ محمد مصطفے صل علی یہہ ہی تو ہین
راحت شاہ و گدا جود و عطا یہہ ہی تو ہین
سرور ہر دو سرا بحر عطا یہہ ہی تو ہین
منبع لطف و کرم حلم و حیا یہہ ہی تو ہین
مصدر فیض اتم شمس الضحی یہہ ہی تو ہین
رفعت والا شان بدر الدجی یہہ ہی تو ہین
معدن بحر کرم لطف خدا یہہ ہی تو ہین
جان لو اسمی لقب صدر العلی یہہ ہی تو ہین
تکیہ گاہ بیکسان شان خدا یہہ ہی تو ہین
واقف راز خدا نور ہدی یہہ ہی تو ہین

صدق کیا لکہے غزل اب اونہون کی نعت مین
چشمہ فیض و کرم خاص خدا یہہ ہی تو ہین

ثنا اب عشق احمد سے جو ہم ایک جام لیتے ہین
نہ دیکہینگے کبہی وہ نار دوزخ کو
وہی کامل ہین عالم ہین وہی ہین نفس کش بیشک
خلاف اوستاد کے پہونچیگا استرل پر نہین کوئی
بیان کیسے ہین اون لوگوں کا ملایک عرش اعلی
نہین چہپنا کسی کے حق نہین صاحب ہوا کوئی

تو اول اسکے پینے سے خدا کا نام لیتے ہین
ادب سے جو محمد مصطفے کا نام لیتے ہین
کہینچے نفس سے جور خدا ہین کام لیتے ہین
اگر طالب کو لغزش ہو تو مرشد تہام لیتے ہین
برا ہے جو رسول دو سرا کا نام لیتے ہین
صحابہ کا تعصب سے یہہ صفوی نام لیتے ہین

جلایا گھر نہ زہرا کا نہ در توڑا یا عمر نے تھا
یہ سب الزام ہے ناحق اونہوں کا نام لیتے ہیں

شراب عشق احمد سے پئیں گے صدق وہ بیشک
جو اس بد نفس سے کوئی خدا کا نام لیتے ہیں

شہ عالم کی محفل جو کہ گھر اپنے کیے ہیں
مکان سونے کا رہنے کو وہ جنت میں بناتے ہیں

محبت خلوص سے جو مجلس کراتے ہیں
محل موتی زمرد وہ تو جنت میں بناتے ہیں

طیاری محفل اقدس میں کیا کیا خوب ہوتی ہے
زمیں چھڑکاؤ کرتے ہیں چھپر کھٹ بھی بچھاتے ہیں

لگے نہ سر کوشش کا بلا شک وہی پایا ہے
خدا کیواسطے شربت جو محفل میں پلاتے ہیں

نہ دیکھینگے نہ پھینکے کبھی نار جہنم وہ
خدا کے خوف سے آنسو جو ہر دم یاں بہاتے ہیں

برائے حق کیے جاتے ہیں جتنے کام دنیا میں
نہیں اسراف وہ ہرگز یہ عالم سب بتاتے ہیں

شمع روشن ہو عند اللہ نہیں اسکا گنہ ہرگز
جواز اوسکا محقق اور فقہا بھی بتاتے ہیں

درود پاک پڑھتا ہے جو اس محفل میں حضرت پر
عوض اوسکے شجر جنت میں اوسکو ایک لگاتے ہیں

ملایک آسمان سے محفل اقدس میں آ کر
برائے احمد مرسل وہ اپنے پر بچھاتے ہیں

جو اس محفل میں پڑھتے ہیں صلوات حضرت پہ جا ہو
وہی فردوس اعلیٰ میں مکان اپنے بناتے ہیں

جو خود آنکھوں سے گلزار مدینہ دیکھ آیا ہے
بھلا گل سے اب اوسکی نظر میں کب سماتے ہیں

جو پڑھتا ہے درود انکو فرشتے یاد ہو کر
بحکم حق گنہ اوسکے فرشتے سب مٹاتے ہیں

ورع تقویٰ جو کرتے ہیں بڑا ہی اجر ہے اسکا
یہ پایا ہیں محفل اقدس میں تم کو اب سناتے ہیں

نہ ہیں کچھ خبر اپنی نہ ہیں کوئی قاصد وہ
نکل اس بستی سے باہر جو صحرا جا بساتے ہیں

سمجھ لے صدق تو اونکو نہ دیکھیں نار دوزخ وہ
خلوص دل سے محفل میں جو زر اپنا لٹاتے ہیں

ادب سے محفل اقدس میں جو تشریف لاتے ہیں
ثواب اسکا حقیقت میں خدا سے وہ تو پاتے ہیں

ملایک ہی نہیں آتے فقط اس جا کی محفل میں
بلا شک خود رسول دو جہاں تشریف لاتے ہیں

بلا وقفہ بلا پرسش کے ہو جاتے ہیں وہ جنتی
طہارت سے ادب سے جو کہ اس محفل میں آتے ہیں

قدم آنکھوں میں اونکے لگا لیتا ہوں جلدی سے
مدینے کی زیارت کو جو انسان یاں سے جاتے ہیں

جھپٹ کے بوسہ لیتا ہوں میں اون ہاتھوں کا ای یارو
نہیں دیکھو کہ بد طالع ہیں دنیا میں کیسے ہیں
شجر و نجوم چمکینگے بلا شک وہ تو غیا نشین
نہیں حصہ سے بخشش میں ذرا یہ جان لو اوسکا
بہت لوگوں کو دیکھا ہے کہ خوش رنگوں میں اکثر

جو زیارت روضۂ انور سے کر کے یہاں آتی ہیں
وہی اچھے ہیں بہتر ہیں مدینہ جو کہ جاتے ہیں
نہیں جو خوف کرتے ہیں برا پامال کیا تی ہیں
جو شہر لیتے ہیں ہجرت اور تھے پھر وہ جاتی ہیں
نہیں پہلا دیر تک پہنچتے ہیں بلا شک وہ تو کہا تی ہیں

خلوص دل سے پڑھتے ہیں جو محفل صدق عند اللہ
یقین جانو ثواب اوسکا خدا سے وہ تو پاتے ہیں

تب ہجر انسے جلتے ہیں ہزاروں رنج سہتے ہیں
بچا لو یا نبی اللہ سفینہ بحر میں ہیں غم کے
نہیں ہم درد غم کس سے کہ سوا تمہارے ہو
بلا لو ہند سے شہر پیمبر مولا میری شفاعا
تڑپتے ہیں بغم مضطر کیا دو سہ لقا اپنا
نہیں سوجھی ہمیں چلنے کوئی طیبہ میں
کسی ڈھب سے ہمیں لیچل روضہ کے اوپر تو
جہاں ہم ہیں سنگوں جھیلیں کچھ مصیبت ہم
خدا کے وہی بندے اور اوسکے خاص ہیں پیارے

خیال احمد مرسل میں آنسو روز بہتے ہیں
بلا لو اب مدینہ میں کہ صدمہ روز سہتے ہیں
خبر لیلو کہ ہم حال پریشاں بہت رہتے ہیں
بڑی اب اضطرابی سے یہ سب احوال کہتے ہیں
پڑے ہیں عشق میں بیخود کسی سے کچھ کہتے ہیں
بغم فرقت نبی ہیں اشک طوفان روز بہتے ہیں
خداوندا یہ زاری سے تجھ سے یہ ہی کہتے ہیں
وہی اچھے ہیں بہتر ہیں کہ ایسا جو کہ سنتے ہیں
طریق احمد مرسل پہ قائم جو کہ رہتے ہیں

یہ سختی سوت ہیں سب ہے کہ اس سے بچ نہیں سکتے
اسی جا صدق سارے سرکشونکے زور ٹوٹتے ہیں

پڑے ہیں عشق احمد میں نہیں کچھ بھی سنبھلتے ہیں
بلاتے ہو نہیں ہمکو غم دوری سے جلتے ہیں
بھلا کیا ہو بیاں ہمسے کہ تیری یاد میں ہر دم
غم دوری سے جلتے ہیں نہیں تدبیر کچھ بنتی
تپ فرقت سے روتے ہیں کہیں اب حال ہم کس سے

کٹھن ہے سخت اب دن ہمارے کب بدلتے ہیں
کف افسوس ہم اپنے برابر روز ملتے ہیں
خبر لے ای مسیحا ہم پہنچے اجلے میں
شرار آہ سینہ سے ہمارے لب نکلتے ہیں
کلیجہ آتا ہے منہ کو

اونہین کے نور سے گلشن اونہین سے نور ہے عالم
یہ جو ہین احمد مرسل کے دیکھو ہے خوان اونکے
ثنا کرتا ہے اوسکی اللہ اکبر عرش پر اونکے
جو چاہو کشف ہو تم بھی تو دیکھو مرشد کامل
ذرا ارواح کے قصے کو پڑھکر دیکھ لو یارو

اونہین کے نور سے دنیا مین سارے گلشن کھلے ہین
یہ جو پڑھتے ہین گویا لعل و گوہر کیا گلے ہین
فضائل احمد مرسل زبان سے جب نکلے ہین
بتا دینے سے مرشد کے یہ ساری بھید کھلے ہین
جو اس دنیا مین آئے ہین بلاشک وہ بھلے ہین

نہین ہے صادق اب طاقت ذرا کچھ نعت لکھنے کی
مثال شمع سوزان استخوان تیرے پگھلتے ہین

ترے عشق و محبت مین جو جیتے ہین نہ مرتے ہین
نہین ثابت تو ان باقی ہستی ہین کیا پھر بھی تو دو
پڑے ہین بندہ مین حیران نہین طاقت نکلنے کی
بلاشک ہو گئے تم شافع قیامت ضرور اونکے
خداوندا مین بیکس ہون تو جلدی [illegible] ہین
دکھادے روضہ انور کہ جو جنت سے بہتر ہے
پینے ہم ہین برائی ہین گنہگار [illegible] ہم
نہین انسان کہو اونکو وہ ہین حیوان سے بدتر
وہی ہون نسبت سے کم ون ذرا [illegible] سمجھو تو

یہ دم اپنے بلاشک یون ہی دنیا مین گذرتے ہین
دکھادے سر لقا اپنا کہ جی سے اب گذرتے ہین
خبر لو یا نبی اللہ کہ فرقت سے تڑپتے ہین
تمہین کو ہادی و مولا جو شاہا بان سمجھتے ہین
دعا ہر نبی روز و شب تجھ ہی کو کرتے ہین
خداوندا ہمیشہ ہے یہی [illegible] عرض کرتے ہین
وہی بندے تو بہتر ہین خدا سے جو کہ ڈرتے ہین
برے ہین وہ نکمے ہین جو سر پاؤن پہ پڑتے ہین
سحر سے شام تک لیکر جو دم اپنے گذرتے ہین

یہی اب صادق کہتا ہے ملادے میرے رب اونسے
جو مل سرین مدینے اور کعبہ سے گذرتے ہین

نسبت خاص سے کلمہ جو بیٹھا یا دل مین
پہنچ ہے روبرو اوسکے تو چھپا انکی کل شے
روضہ پاک کا آنکھون سے نقشہ پھرتا
ای [illegible] اب تو [illegible] کہ [illegible] کھلا
کیون [illegible] کوئی [illegible] والد [illegible] اونکو

نور ایک عرش سے فرش اونکا آیا دل مین
جلوہ نور نبی جسکے ہے آباد ل مین
قبر پر نور مدینہ تو ہے چھپا یا دل مین
سفر طیبہ بہت دن سے آیا دل مین
ہے تصور رخ محبوب سما یا دل مین

جو مزا عشق محمد مین ہے آیا مجھکو
زلف مشکین کے تصور مین ہوا ہون شیدا
نام جسوقت لیا مین نے محمد یارو
نار دوزخ ہوئی دن حشر کے اوسپہ حرام
وہ گریگا نہ کبھی رتبہ سے اپنے ہرگز

وہ مزا مین نے کسی شے کا نہ پایا دلمین
سورہ واللیل کا ہے نقش سمایا دلمین
قند مصری سے مزا میٹھا تو پایا دلمین
جسکے ہے عشق محمد کا لگایا دلمین
جسکے ہے راز خدا خوب چھپایا دلمین

صدق کو یا ولا اور سنت جو چاہو سو کہو
اسکے اب عشق کا ہے روگ لگایا دلمین

ایک تہا جلوہ عیان نور خدا قندیل مین
فی الحقیقت عکس احمد تہا پڑا قندیل مین
قبہ نوری مین آویزان ہر ایک قندیل تہی
عرش اعلی پر اندہیرا سراسر ظلمت سے عیان
عرش پر حضرت نے دیکہا تہا جب ایک سما
کن کے کہنے سے کریم نے فضل سے اپنے
عرش پر قندیلین روشن دیکہہ حضرت نے کہا
عرش اعظم پر لٹکتی ہین قندیلین جابجا
کیا کرے تعریف کوئی قبہ و قندیل کی
سرخی و سبزی کا کیا ہووے بیان ای دوستو

نور وحدت نور احمد تہا بنا قندیل مین
نور افشان لعل و گوہر تہا جڑا قندیل مین
صاف ایک عالم نظر آتا صفا قندیل مین
واسطے زینت کے ہے بہتر ضیا قندیل مین
کلمہ طیب کی آتی تہی صدا قندیل مین
حق نے فرمایا ان کلمہ طیب لکہا قندیل مین
فی الحقیقت ہے یہہ قدرت کبریا قندیل مین
نوری ہین قندیلین اور نور خدا قندیل مین
گوہر و یاقوت احمر ہے لگا قندیل مین
ہے زمرد نور تن ہیرا جڑا قندیل مین

صدق سے کیا ہو سکے اوس نور تابان کا بیان
نہین منقش اوس نقشہ تہا لکہا قندیل مین

یا نبی حق سے ملا لے کیون نہین
یا نبی یثرب بلا لے کیون نہین
شربت دیدار کا تشنہ ہون مین
آپ کی الفت مین ہون بیقرار

چہرہ تابان دکہا نے کیون نہین
یا نبی روضہ دکہا نے کیون نہین
یا نبی سینہ سے لگا لے کیون نہین
زلف مشکین اب سنگہا نے کیون نہین

ہجر سے بیمار ہون رنجور ہون
درد دل میرا مٹاتے کیون نہین

عشق سوزانسے ہوا ہون لغرہ زن
آتش سینہ بجھاتے کیون نہین

آہ دل غفلت سے مردہ ہوگیا
یہہ دلِ مردہ جلاتے کیون نہین

کیا ہوئی مجھہ سے خطا میری حضور
غصہ و خفگی مٹاتے کیون نہین

حد سے گذرا ہے زیادہ اضطراب
چہرۂ زیبا دکہاتے کیون نہین

شوق مین یہہ آپ کے شیدا پڑا
چہرہ سے برقع اوٹہاتے کیون نہین

آگ سے سینہ ہوا مثلِ کباب
آتش ہجران بجھاتے کیون نہین

آپ چاہین جسکو بلوالین شہا
آہ روضہ پر بلاتے کیون نہین

کیا ہوئی تقصیر دو اسکی بتا
خواب مین جلوہ دکہاتے کیون نہین

مضطر و حیران پریشان پہرتا ہون
اپنی مجلس مین بٹہاتے کیون نہین

ہجر سے آشفتہ ہے عاشق کا دل
مہ لقا اپنا دکہاتے کیون نہین

آپ پر شیدا ہے یہہ شاہ امم
کچھہ علاج اسکا بتاتے کیون نہین

ہے غریب اب ہند مین بیکس پڑا
آپ طیبہ مین بلاتے کیون نہین

سوتا ہے یہہ نیند مین غافل پڑا
اسکو غفلت سے جگاتے کیون نہین

آرزو مدت سے ہے دل مین بڑی
یا نبی طیبہ دکہاتے کیون نہین

آپ چاہین جسکو دین حق سے ملا
اس محقر کو ملاتے کیون نہین

کس سبب سے آپ ہین مجھہ سے خفا
درد عصیان سے بچاتے کیون نہین

آپ ہین زندہ نہین ہے اسمین شک
پہر ہمین چہرہ دکہاتے کیون نہین

سنتے ہو احوال عاشق دوستو
اپنی آنکہون کو رولاتے کیون نہین

ذکر حضرت سے دفع ہوتا ہے رنج
ذکر کرکے غم مٹاتے کیون نہین

ذکر سے سینہ مین ہوتی ہے جلا
صیقل اس دل کو کراتے کیون نہین

ذکر حضرت سے گنہ ہوتے ہین حک
محفل سلطان کراتے کیون نہین

بہت سی دنیا کمائی دوستو
دولتِ عقبے کماتے کیون نہین

پہر نے ہوا ہی تباہی روز و شب
پیٹ گئے گنہ کی جو کہ بیماری نہیں
سنا ہے صلوات کا اسکا علاج
نفس غفلت سے پڑا رہتا ہے سست
یا اہل زر مانع ہے تمکو کون شغل

عشق حضرت سے لگاتے کیون نہین
پہر علاج اسکا کراتے کیون نہین
ورد و شغل اسکا کراتے کیون نہین
دل محمد سے لگاتے کیون نہین
روضۂ انور پہ جاتے کیون نہین

کیا عتاب اس پہ ہوا یا شہ امم
صدق کو در پہ بلاتے کیون نہین

نہین میلاد سلطان شہ عالم سناتا ہون
جو چاہو بہتری اپنی پڑہو صلوات تم ہر دم
سراپا گوش ہو جاؤ پڑہو صلوات کثرت سے
چلے آؤ چلے آؤ عزیز و عاشقو یارو
اگر ہے عشق حضرت سے تو بیٹہو با ادب ہوکر
کہا جبریل سے براق نے رو کے یہ جنت مین
سنا ہے نام جسدم سے رسول دوسرا مین نے
نکالا ہے مجھے سرطات جنت سے نہ خوش مجھکو
نہ کہا تیلی ہے مجھکو خواہش نہ چہنے کی نہ ہوس مجھکو
نہین دیکھا کبہی مین نے جمال فخر عالم کو
مجھے حسرت لگی رہتی ہے ہر صبح و مسا ہر ہی
کہا جبریل نے اوس سے تسلی کر کے او عاشق
مین پر عصیان سے ہون یارو [illegible] الٰہی مجھے
برا ہے نفس تو سرکش نہین مانے ہے کچھ کہنا
پڑا ہون مین جبرا ہون مین خدا وندا مرے مالک
لئے پہرتا ہے امارہ مجہے ہر سو بلی طرح مجکو

رہِ فردوس اعلیٰ فی الحقیقت مین جتاتا ہون
یہی تو راہ جنت ہے جو یارو اب بتاتا ہون
مین نعت مصطفیٰ محفل مین تمکو اب سناتا ہون
مین تمکو شغل میلاد صلواتین بلاتا ہون
بیان معراج تہوڑا سا مین تمکو یان سناتا ہون
غم فرقت محمد سے مین آنسو یان بہاتا ہون
او سینہ سے پریشان دل کبابین مین بناتا ہون
مین اپنے استخوان عشق محمد مین گلاتا ہون
غم دوری حضرت سے جگر مین اب جلاتا ہون
مین اپنی آنکھ سے طوفان لہو سا مین بہاتا ہون
سیلاب اشک سے روز و شب اپنی پاتا ہون
ذرا سی دیر مین لیئے مین تمکو یان آتا ہون
مین پڑہ کر شغل حضرت گنہ اپنے مٹاتا ہون
ارے کم بخت تمکو مین تو دوزخ سے بچاتا ہون
نہ ہووے گی [illegible] مین روز تیری کیا تا ہون
اسے آلودہ دنیا [illegible] مین تو پاتا ہون

بڑا حسرت سے روتا ہون کف افسوس مل ملکر
نہ تابین ہم کرو کوئی نہ ہرگز تم کرو بک بک
کبھی مین مژدہ رحمت کے پڑہتا شعر ہو بہائی
ذرا شعرونکے مطلب کو تو سمجہو دوستو یارو
ذرا تم غور کرلو عاشق حضرت محمد کے
پڑا ہون اور بد مین ہون مجھے کر لیجئے اپنا

عبث بک بک ہے دنیا مین اپنی جان کہپاتا ہون
کبھی تمکو سناتا ہون کبھی تمکو جتاتا ہون
کبھی نار جہنم سے مین تمکو بس ڈراتا ہون
کبھی تمکو ہنساتا ہون کبھی تو مین رولاتا ہون
در معنی رشتوں مین منضم مین اب مین لاتا ہون
مین است ہی مین تیرے یا محمد بس کہتا ہون

بلاؤ صدق کو حضرت مدینے مین بہت جلدی
یہہ حیران دل بڑی مشکل سے اس جا مین لگاتا ہون

میرے حامی میرے سید شافع ابرار ہین
ہو کہان مجھسے بہلا ابو بکر کی مدح و ثنا
کیا صفت کوئی کرے جسکا لقب فاروق ہے
وہ جلیس مصطفےٰ جسکا کہ ہے عثمان نام
کیا ثنا و منقبت ہووے علی کی دوستو
جو رکہین انسے محبت انکے چہرہ پہ ہو نور

میرے مولا میرے آقا سرور مختار ہین
وہ بلا شک جانشین احمد مختار ہین
وہ محب مصطفےٰ و قاتل کفار ہین
جان نثار مصطفےٰ اور کبری سردار ہین
وہ وصی مصطفےٰ و حیدر کرار ہین
جو رکہین بغض و عداوت وہ ذلیل و خوار ہین

کچھہ نہین ہے صدق تجکو خطرہ محشر ذرا
تیرے سرور تیرے رہبر سید ابرار ہین

خوشی سے احمد مرسل پہ تم درود پڑہو
ہر ایک وقت مین پڑہتے صلوات ہین ملائکہ
سنو جو احمد مرسل کے نام کو جس دم
خموش ہو تو غفلت سے جرم مین اس دم
بلا کے دنیا تو باقی ہے پڑہنے سے اسکے
وضو تو چاہیے ہر دم صلوات خوان کو
صلوات خوانی کرتے پاتے ہین صحت

خشوع دل سے محمد پہ تم درود پڑہو
بلا و رنج و مصیبت مین تم درود پڑہو
تو چاہیے کہ طہارت سے تم درود پڑہو
اب شوق دلسے پیمبر پہ تم درود پڑہو
ہر ایک بلا و مصیبت مین تم درود پڑہو
سنا کے محفل اقدس مین تم درود پڑہو
بخیر گذرنی محمد پہ تم درود پڑہو

یہہ عرض صدق کی مانو ضرور اے لوگو
ادب سے محفل اقدس مین تم درود پڑھا ہو

غم فراق نے تیرے جلا دیا مجھکو
رسول پھر خدا اپنا در دکھا مجھکو

تڑپتا ہے دل وحشی تو اے رسول عرب
خدا کے واسطے صورت کہین دکھا مجھکو

فراق ہجر نے ڈالا ہے بیطرح غم نے
رسول پھر حسن اپنے گھر بلا مجھکو

نگر گناہ پہ میرے نظر شہ عالم
خدا کے واسطے مجلس مین اب بٹھا مجھکو

یہی ہے عرض مری تجھسے یا نبی اللہ
تو لے مدینے مین جلدی سے اب بلا مجھکو

نہین قرار اب آتا کسی طرح اللہ
دکھا دے طیبہ اقدس کی تو فضا مجھکو

کبھی نہ آویگا ہرگز زبان پہ میری
ملا ہے عشق محمد مین جو مزا مجھکو

تڑپتا ہے دل نالان تو ہر گھڑی میرا
دکھا دے روضۂ انور کہین خدا مجھکو

مجھے ہے فخر شہنشاہ بحر و بر سے زیاد
نبی کے در کا جو کہوے کوئی گدا مجھکو

بلاتے کیون نہین حسرتسے مین تو جلتا ہون
بخشدے الٰہی تو بتادو میری خطا مجھکو

کسی طرح سے تو لیچل مدینہ مین جلدی
تو در بدر نہ پھرا اب کہین خدا مجھکو

مین رات دن یہی کرتا ہون عرض اے مالک
ہر ایک فتنۂ عالم سے تو بچا مجھکو

درود خوانی کی برکت سے اے دلا ہرگز
جہان کی کبھی آوے نہین بلا مجھکو

الٰہی ہے یہی تجھسے تو التجا میری
جہان کے تو غم و رنج سے چھوڑا مجھکو

اوٹھا کے ہند سے جلدی مدینہ کی جانب
خدا کے حکم سے لیچل تو اے صبا مجھکو

دعا ہے تجھسے یہی اب تو رات دن اللہ
دکھا دے جلد تو پھر روئے مصطفٰے مجھکو

یہہ عرض صدق کی مولا سے رات دن تجھسے
شراب عشق محمد سے پھر پلا مجھکو

بحر دنیا مین پھنسے کیا ہو کنارا لیلو
چھلکے مشرب مین محمد کا سہارا لیلو

ذکر کلمہ کا محبت سے عزیزو کرلے
قبر مین جا کے سمعیہ کا اجالا لیلو

چین عقبی مین بلاشک ہی اوڑاؤگے مزے
اپنے اوپر ذرا دنیا مین کسالا لیلو

نفس سرکش بڑا موذی اور ہے بہت شیطان
اک طریقے سے اگر مانو تو میں عرض کرو
زیر کرنی تو پھر اس کی بڑی ہے ترکیب
کہنا بہکا کے ہے ہر ہیچ پہ شیطان کم بخت
فقرا سے بھی لڑا کرتا ہے یہی ابلیس
نفس سے کہتا ہے رو رو کے یہی دل پر رحم
ستم و ظلم سے بچنے کا بدی کرنے کا ⁂
کیوں بھلا کرتے ہو تم واہی تباہی باتیں
چھوڑو غفلت میں کبھی یارو نہ ہرگز اک دم
جو تمہیں چاہئے جنت تو زبان سے اپنی
نہر رحمت سے اگر چاہو ہو پانی پینا
ہے تمنا کہ پڑھوں روضے پہ جا کر یہ بھی
کہتا تھا عاشق جانباز کہیں ایک یہود
یہ لگے کہنے فرشتو نے براہیم خلیل
بخشدو ننگا میں تمہیں بکریاں کہتے تھے بھی
مال پر قبضہ کرو اور کرو مجکو غلام

زیر کرنیکو تو اس سے کوئی کہنا اسکا نہ لو
بہلا لا اس سے کے لیئے کلمہ شروالا لے لو
نام اللہ وضو کرکے پیارا لے لو ⁂
لقمہ دنیا سے کوئی اب تو نوالا لے لو
پہنکو کمبل کو میاں اور دوشالا لے لو
لوٹا شرب سے نہ آوینگے پیالہ لے لو
نفس سے اپنے تو اقرار و نوشتہ لے لو
چہوڑو بدعت کو صحابہ کا طریقہ لے لو
ہاتھ میں پڑھنے کو تم قرآن و مالا لے لو
اک وظیفہ نام محمد کا پیارا لے لو
عشق احمد سے تو لبریز پیالہ لے لو
یا نبی تحفہ سلام اور تحیہ سے لے لو ⁂
صاحبو نام محمد کا خدارا لے لو
نام اک مرتبہ اللہ کا پیارا لے لو
نام اس پیارے کا اب اور دوبارہ لے لو
اسم اللہ کا اب اور سہ بارہ لے لو

دل میں خطرہ کبھی عصیان سے نہ لاؤ مطلق ⁂
صدق محشر میں محمد کا سہارا لے لو ⁂

دکھا دے روضۂ اقدس تو ای رب علا مجکو
میں تشنہ ہوں نبی الفت میں جان ہو تجھ پہ ای اللہ
پلا کر ایک جرعہ تم شراب عشق احمد سے
کسی جا خضر ملجائیں تو اس سے پوچھوں میں یہ ہی
[illegible]

شراب عشق احمد سے کوئی جرعہ پلا مجکو
مے الفت محمد سے تو ایک قطرہ پلا مجکو
فرشتو لے چلو طیبہ میں اب کیفی بنا مجکو
کہیں شہر مدینہ کا تو اب رستہ بتا مجکو
[illegible]

الٰہی کون دن وہ ہو جو دیکھوں روضۂ انور
خداوندا میں کہتا ہوں یہی شام و سحر تجھ سے
یہی میں عرض کرتا ہوں الٰہ العالمین تجھ سے
وسیلہ سرور عالم طفیل فاطمہ زہرا
نہیں تاب و توان باقی نہیں طاقت ہے کچھ باقی
یہی ہے التجا تجھ سے یہی ہے آرزو تجھ سے

یہی چٹیک لگی رہتی ہے ہر صبح و مسا مجھکو
ذرا تو صورت احمد سے اک جلوا دکھا مجھکو
شہ والا کی الفت میں ہمیشہ تو جلا مجھکو
خداوندا ہر اک آفت سے دنیا میں بچا مجھکو
دکھا دے صورت احمد تو ای میرے خدا مجھکو
شہ عالم کی محفل میں بٹھا دے کبریا مجھکو

دعا یہ صدق کرتا ہے بہت مدت سے رو رو کے
ملا دے احمد مرسل سے تو اے کبریا مجھکو

بلا لو اپنے طیبہ میں شہ ہر دوسرا مجھکو
پڑا مجبور رہتا ہوں بڑا مایوس رہتا ہوں
پڑا ہوں ہند میں ناشاد مدت سے شہ عالم
پڑا میں نیند میں سویا نہیں چونکا میں کچھ شاہا
پھروں بھٹکا میں دنیا میں نہیں سنبھلا ذرا اصلا
مجھے ہے آرزو یہ ہی کہ دنیا میں شہ والا
پڑا ہوں ہند میں مضطر بہت حیران پریشان میں
میں خادم ہی تمہارا ہوں میں امتی ہی تمہارا ہوں

دکھا دو جلوۂ زیبا محمد مصطفٰی مجھکو
دکھا دو صورت انور ذرا خیر الورٰی مجھکو
بلا لو ہند سے روضہ پہ تم بہر خدا مجھکو
جگا دو خواب غفلت سے ذرا بہر خدا مجھکو
دکھا دو رہ حقیقت تم محمد مصطفٰی مجھکو
دکھا دو طیبۂ اقدس سے کچھ تھوڑی فضا مجھکو
بلا لو اپنے طیبہ میں شہ ہر دوسرا مجھکو
بٹھا لو اپنی محفل میں تو ای میرے شہا مجھکو

یہی فریاد اپنے صدق اب تو سلطان مدینے سے ہے
دکھا دو چہرۂ انور محمد مصطفٰی مجھکو

خیال عشق گر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
خیالِ فکر دنیا ہو نہ خواہش ذرۂ عقبیٰ
یہی ہے آرزو تجھ سے خداوندا مرے مالک
خداوندا بہت دن سے یہی ہے مدعا دل کا
مجھے خواہش نہ گلشن کی نہ ہر گز غنچہ و گل ہو

تصور دل میں جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو
مراد دل اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
سفر عالم سے جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو
مقام زیست جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو
خیال باغ جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو

نہیں ہووے بیان قصہ نہیں کچھ بھی کلام کچھ / ہون میں ذکر جو ہو تو محمد کا مدینہ ہو
نہ جانا ہووے گلشن میں نہ جانا کوہ و صحرا میں / کہیں اپنا گذر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
مسافر ہون نہ ملکون میں پھرون حیران نہ شہر و قریہ / سفر میرا اگر ہو تو محمد کا مدینہ ہو
نہ بولون کچھہ فصاحت میں نہ بولون کچھ بلاغت میں / زبان سے کچھہ بیان ہو تو محمد کا مدینہ ہو
یہی مطلب ہے اے الله ہمارے دل میں اے الله / جو ہونا ہو سو ہو نا ہو محمد کا مدینہ ہو

دعا ہے صدق کی رو کر ہر اک لحظہ ہر اک لمحہ
خدایا جب تلک دم ہو محمد کا مدینہ ہو

عشق اب احمد مرسل کا ہے بالا مجھکو / اونکا اخلاق کرم دل سے ہے اعلی مجھکو
یا نبی پہونچئے فریاد کو للہ میرے / گردش افلاک نے چکر میں ہے ڈالا مجھکو
مدح حضرت کی جو میں دل سے پڑھونگا دن رات / قبر میں آئیگا ایک نور اجالا مجھکو
پڑھتا ہون نعت نبی اور فضائل اونکے / ڈھونڈھتی ہے آپکی اب رحمت مولا مجھکو
بحر عصیان میں گرا غوطے بہت سے کھائے / پر کسی دوست نے ہرگز نہ نکالا مجھکو
وای اے نفس شب و روز نہ کر تو بک بک / فکر ہر شئے سے ہے بہتر شہ والا مجھکو
نفس اماره نے ڈالا ہے گناہون میں مجھے / شکر ہے ہاتھ کسی نے نہ سنبھالا مجھکو

التجا صدق کی رو رو کے یہی ہے دن رات
اب دکھا صورت انور شہ والا مجھہ کو

نبی سا احمد مرسل جو یاور ہو تو ایسا ہو / نبیون میں دلا کوئی جو افسر ہو تو ایسا ہو
دعا کرتے تھے وہ حق سے مدد کرتے تھے امت کی / جو داور ہو تو ایسا ہو جو ناصر ہو تو ایسا ہو
نہیں آیا جہان میں کوئی ہمسر پیمبر تا عالم / جو رہبر ہو تو ایسا ہو پیمبر ہو تو ایسا ہو
عدالت میں وہ عادل تھے نہیں تھا ایسا کسری بھی / جو سلطان ہو تو ایسا ہو جو سرور ہو تو ایسا ہو
ہوئی تھی قید ایک ہرنی چھوڑایا اسکو صیادی سے / یہ بخشش رحمت عالم پیمبر ہو تو ایسا ہو
لگا سکتے وہ چھوڑایا پر بخشش میں یہ آسانی / سمجھو لو بحر عصیان میں شناور ہو تو ایسا ہو
قیامت میں خلایق سر کو لٹکائینگے جھک سے / شفیع خلق محشر میں پیمبر ہو تو ایسا ہو

نہین خطرہ قیامت مین نبی کی ہمنواست ہین
زہے قسمت یہہ ہے اپنی مقدر ہو تو ایسا ہو

کہے ہے صدق شعر و نکو نہین تعریف کی خواہش
سخندان ہو تو ایسا ہو جو شاعر ہو تو ایسا ہو

شاہ محشر محمد سے جو مسرور ہو تو ایسا ہو
سخاوت ختم ہے اونپر کہ گھر کچھ پر نہ رکھتے تھے
وہ ظاہر گفتگو کرتے وہ باطن سے بحق شاغل
نظر آتے تھے تارے دن مین اونکو جانثارو
شجاعت مین یہ شیر کبریا ہین ہر اک فن مین وہ جامع
اکیلے حملہ کرتے تھے نہین ڈرتے تھے کچھ مطلق
کری تدبیر کیا اوس شہ عالم نے غزوون مین
لگا پتھر جو ماتھے پہ نہ شکوہ کچھ کیا ہرگز ❖
سراپا نور حق ہین وہ رسول دوسرا جانون
یہی کہتے تھے فرقت مین بلال حبشی حسرت سے

خدا سے بخشوا نیکو پیمبر ہو تو ایسا ہو
سخی گر ہو تو ایسا ہو مخیر ہو تو ایسا ہو
جو باطن ہو تو ایسا ہو جو ظاہر ہو تو ایسا ہو
جو ناظر ہو تو ایسا ہو مبصر ہو تو ایسا ہو
جو کامل ہو تو ایسا ہو جو ماہر ہو تو ایسا ہو
دلاور ہو تو ایسا ہو بہادر ہو تو ایسا ہو
جو ماہر ہو تو ایسا ہو مدبر ہو تو ایسا ہو
جو صابر ہو تو ایسا ہو جو شاکر ہو تو ایسا ہو
در دریائے وحدت مین جو گوہر ہو تو ایسا ہو
تپ ہجرت سے جلتے ہین مقدر ہو تو ایسا ہو

ذرا تو دیکھ لے رتبہ بلال حبشی ہی ای صدق
نصیبہ ہو تو ایسا ہو مقدر ہو تو ایسا ہو ❖ ❖

آسمان پہ ندا ہے اللہ ❖
شور ہر جا بجا ہے اللہ ❖
نام ہر سمت یہہ ہی لیتے ہین
بحر و بر اور سارے عالم مین
خالی کوئی نہین چمن مین سے
نام لیوین زمین مین حشرات
خالی کوئی نہین چڑی بولی
ذکر کرتے چرند ہین سارے

اس زمین پہ صدا ہے اللہ
سبکو پڑھنا روا ہے اللہ
ہمکو کہنا روا ہے اللہ
ذکر ہر جا بجا ہے اللہ
کرے ہر گل صدا ہے اللہ
بحر و بر مین ندا ہے اللہ
نکلے سبکی صدا ہے اللہ
طائرون کی صدا ہے اللہ

وہ بہشتی بشر ہے بس لاریب ۔ جو کہ پڑھتا سدا ہے اللہ
اوس سے ہرگز مزا نہ چھوٹیگا ۔ پڑا جسکو مزا ہے اللہ
وہ تو دوزخ کبھی نہ دیکھیگا ۔ جسکی ہر دم صدا ہے اللہ
وہ نہ جاویگا نار مین ہرگز ۔ ذکر جسنے کیا ہے اللہ
مزے دنیا کے سب وہ بھولیگا ۔ مزا جسکو ملا ہے اللہ
اوسکو دنیا سے ہے نہین کچھہ کام ۔ جسکے دل مین بسا ہے اللہ
آتش اوسپر حرام دوزخ کی ۔ جسکے دل کو لگا ہے اللہ
وہ محمد رسول ہین بیشک ۔ جسپہ شیدا ہوا ہے اللہ

صدق ڈھونڈے ہے علاج کیا دل کا ✤
اوسکے دل کی دوا ہے اللہ ✤

پیشوائے امام بسم اللہ ۔ مقتدائے انام بسم اللہ
ہے خدا کا کلام بسم اللہ ۔ پڑھ تو دل سے مدام بسم اللہ
ہے یہہ آیت قرآن کی بیشک ۔ ورد کر تو دوام بسم اللہ
لایا ایمان جو کہ اسپہ ہے ۔ اوسپہ دوزخ حرام بسم اللہ
جنتی ہے بشر وہی لاریب ۔ پڑھتا ہے جو مدام بسم اللہ
طائرون اور وحشیون کی صدا ۔ ہے زبان پر کلام بسم اللہ

ورد کر صدق تو ہمیشہ اس کا ✤ ✤
پڑھتے ہین خاص و عام بسم اللہ ✤ ✤

اب دلا کہتا رسول اللہ ۔ پڑھ تو صل علے رسول اللہ
الصلوٰۃ علے نبی اللہ ۔ والسلام علے رسول اللہ
بیقراری ہے بہت سی مجھکو ۔ اپنی زیارت کرا حبیب اللہ
حد سے گذرا ہے درد و غم مجھہ پر ۔ اپنے در پر بلا خلیل اللہ
مجھے لگتا ہے پیارا کل شئے سے ۔ ترا ذکر و ثنا رسول اللہ

ہوئی ہین مدت سے مضطر بتیاں ‌ ‌ لو تو مجکو بلا رسول اللہ ٭
درد و غم مین پڑا ہون مین مضطر ٭ ‌ ‌ ہند سے لو بلا رسول اللہ
آپکے در پہ آپڑون اب تو ‌ ‌ یہی ہے التجا رسول اللہ
شربت وصل کا مین پیاسا ہون ‌ ‌ اب پلا دو ذرا رسول اللہ ٭
دل مین رہتا ہے میرے یہی شوق ‌ ‌ دیکہون اب سہ لقا رسول اللہ
گرچہ لایق نہین مین محفل کے ‌ ‌ امتی ہون ترا رسول اللہ ٭
صدقہ حسنین اور زہرا کا ٭ ‌ ‌ اپنی محفل دکہا رسول اللہ ٭
ہون جبتک کرون ثنا تیری ‌ ‌ حق سے ہے یہہ دعا رسول اللہ
اپنے مرنے سے ایک دم پہلے ‌ ‌ پڑہون کلمہ ترا رسول اللہ ٭

لو بلا صدق کو مدینہ مین ٭ ٭
آپ پر ہے فدا رسول اللہ ٭ ٭

روضۂ خیر بشر مجکو دکہا دی اللہ ‌ ‌ اپنے محبوب پیارے سے ملا دی اللہ
شربت دید کا مدت سے پیاسا ہون مین ‌ ‌ اب مجہے شربت دیدار پلا دی اللہ
طیبہ جانیکی سبیل آہ کوئی نکلی ٭ ‌ ‌ راہ اب چلنے مدینہ کی دکہا دی اللہ
التجا میری یہی تجہسے تو اب ہے وزات ‌ ‌ تو در طیبہ کسطرح دکہا دی اللہ
رات دن ہجر سے رہتا ہون بہت مین غمگین ‌ ‌ اب قدمبوسی تو حضرت کی کرا دی اللہ
آتش ہجر سے سینہ مرا جلتا ہے پڑا ‌ ‌ اب جگر سوزان تو جلدی سے بجہا دی اللہ
تیرے محبوب کی الفت مین پڑا ہون ناشاد ‌ ‌ زلف مشکین محمد کی سنگہا دی اللہ
جسکو چاہا تو نے دنیا مین پلایا اوسکو ‌ ‌ مجکو بہی جام جنان ایک پلا دی اللہ
ہین گنہ لاکہون مرے جسکی نہین ہے گنتی ‌ ‌ اپنے افضال و کرم سے تو مٹا دی اللہ
عشق احمد مین بہت دکہی ہوا ہون جیہین ‌ ‌ خواب مین اونکی زیارت تو کرا دی اللہ
ہند کے پہول بہت قسم کے سونگہے مین نے ‌ ‌ چمن طیبہ کی خوشبو تو سنگہا دی اللہ ٭
ہند کے بہت سے میوے تو کہلائے تو نے ‌ ‌ ثمر طیبہ تو اب مجکو کہلا دی اللہ ٭

شیر پی بہت سی قسموں کی کہلائی تو نے — پیالا شربت عشق محمد کی چکھا دے اللہ
خواب غفلت سے یہ دل میرا پڑا ہے مردہ — اس دل مردہ کو رحمت سے جلا دے اللہ
آہ غافل میں پڑا رہتا ہوں تجھ سے دن رات — پردہ غفلت کا مرے دل سے اوٹھا دے اللہ
بحر عصیاں میں سر آ کے پھنسا ہے بیڑا — تو میرے بیڑے کو اب پار لگا دے اللہ
بی تیرے فضل و کرم کو جو وحدت نہ ملے — نقش اب دل سے دوئی کا تو اوٹھا دے اللہ
جتنی راہیں ہیں غرض وہ تو سبھی ہیں ٹیڑھی — راہ سیدھی تو ہمیں شرع بتا دے اللہ
تنگی دنیا کی سمجھو لو کہ بری ہے یہ بلا — اس بلا سے تو اب ہم سب کو بچا دے اللہ

صدق امید میں رہتا ہے بہت دن سے پڑا
اس کو حضرت کی زیارت تو کرا دے اللہ

اپنے در پہ بلا نبی اللہ ⁂ — اپنا جلوہ دکھا نبی اللہ ⁂
پھر بو بکر اور پھر عمر — اپنی زیارت کرا نبی اللہ ⁂
پھر عثمان اور پھر علی — اپنی مجلس دکھا نبی اللہ
صدقہ حسنین اور زہرا کا — اب تو شربت پلا نبی اللہ
مبتلائے الم رہوں کب تک — درد و غم سے چھوڑا نبی اللہ
تنگ آیا ہوں ہجر سے میں تو — پردہ اپنا اوٹھا نبی اللہ ⁂
رنج و غم میں پڑا ہوں میں مضطر — درد و غم اب اوٹھا نبی اللہ
بیقراری رہے ہے مجکو بڑی — حق سے دو اب ملا نبی اللہ ⁂
نیند غفلت کی آئی ہے مجکو ⁂ — نیند سے دو جگا نبی اللہ ⁂
اب تو ہے اشتیاق حد سے بڑا — اپنا روضہ دکھا نبی اللہ ⁂
آتش عشق سے جلایا ہے ⁂ — آگ دو اب بجھا نبی اللہ
اسو کا ہے لگے ہیں پیارا — تیرا ذکر و ثنا نبی اللہ ⁂

شربت دید کا ہے پیاسا صدق
اس کو جلد سے بلا نبی اللہ ⁂ ⁂

سہارا ہے دو عالم مین تمہارا یا رسول اللہ
خبر لیجئے ذرا اس کی خدارا یا رسول اللہ

خدا نے اپنی رحمت سے کرم سے فضل سے اپنی
تمہاری شان مین قرآن اوتارا یا رسول اللہ

تمہارے نور کا روشن بہت پہلے سی آدم کے
چمکتا تہا اس عالم مین ستارا یا رسول اللہ

سوا تم سے کہین کس سے مصیبت اور آفت مین
سہارا ہے بڑا ہمکو تمہارا یا رسول اللہ

رہائی پا گیا وہ تو مصیبت اور زحمت سے
تمہارے نام کو جس نے پکارا یا رسول اللہ

حلاوت ہی نہین ملتی کسی شے مین ذرا مطلق
تمہارا نام کل شے سے ہے پیارا یا رسول اللہ

توقع ہے کہ ہم چہوٹین گناہون اور عذابون سے
جو محشر مین اشارا ہو تمہارا یا رسول اللہ

خبر لینا میری اوسدم بحقِ فاطمہ زہرا
میرا پل پر سے جس دم ہو گذارا یا رسول اللہ

یہی ہے آرزو میری یہی ہے التجا میری
کرون آکے مین روضہ کا نظارا یا رسول اللہ

ہوا ہون پست دنیا سے بہت حیران پریشان مین
نہین ہوتا کسی ڈھب سے گذارا یا رسول اللہ

پڑا ہون دردِ عصیان مین نہین کچہہ فکر عقبے کی
بچا لیجئے غم دنیا نے مارا یا رسول اللہ

درود مین پاک ہر روز کے پڑہون اوسوقت مین بہی
نظر آوے جو مجکو وان منارا یا رسول اللہ

سہلان میدان یثرب کے کہان اوصاف ہون مجہسے
فرشتون نے ہے پلکون سے بہارا یا رسول اللہ

نہین لائق حضوری کے کرم کیجے غریبی پر
زیارت سے مشرف ہون دوبارا یا رسول اللہ

رسائی اوس کی عرش سے ہو کر جا بجے غریبی نے
تمہارے در پہ ہاتہونکو پسارا یا رسول اللہ

نہ لائے جو کہ ایمان اور رسالت سے چہپایا ہو نہ
اونہین ہوگا قیامت مین خسارا یا رسول اللہ

خبر اب صدق کی لیجو مصیبت اور کلفت مین
پڑا ہے ہند مین یہہ تو بچارا یا رسول اللہ ؎

اسے شہ دین آپ ہین مختار مدینہ
وہ جلد دکہا مجکو تو دربار مدینہ ؎

اب شام و سحر مجکو یہی ورد لگا ہے
دیکہون مین کسی طرح سے گلزار مدینہ

سونگہے ہے تو بہت ہند کے گل غنچہ ہین مین نے
سونگہون مین کسی طور سے پہلوار مدینہ

ہین ہند مین اسبابِ سفر و سامان پڑا ہون
کب دیکہیے بلواتے ہین سردار مدینہ

نہ لندن مین سے روس مین یہہ طرز و طرح ہے
بہتر ہین بہی شہرون سے اطوار مدینہ

ہے فخر تو اوس در کے گداؤنکو سبھی پر | شاہون سے کہین اعلی ہین گداکار مدینہ
جو شخص کرے روضۂ اقدس پہ فقیری | کھل جاوینگے سب اوسپہ تو اسرار مدینہ
اب روی زمین پر تو نہین ایسا مکان ہے | ہے خلد سے آیا ہے یہہ گلزار مدینہ
وارد ہے حدیثون مین کہ ہون اسکے گنہ معاف | جاوی جو کوئی دیکھنے گلزار مدینہ

اے صدق دعا تیری شب و روز یہی ہے
دکھلائے تجھے مالک غفار مدینہ

ہے دل سے لگا میری تو اذکار مدینہ | دیکھون مین کسیطرح سے گلزار مدینہ
دلمین ہے کہ اوس وقت کرون سجدۂ خالق | جب آوین نظر دور سے اشجار مدینہ
تہلیل تو اوسدم ہو زبان پر میری جاری | جب چلتا ہوا دیکھون مین انہار مدینہ
مین جی سے نہین بھولتا اس ذکر کو ہرگز | ہر وقت لگا رہتا ہے اذکار مدینہ
پھلتے تو ثمر اور بھی شہرون مین ہین اچھے | افضل ہین سبھی جا سے اشجار مدینہ
پہل ہند مین اقسام کے چکھے تو ہین مین نے | کھلوائی خدا مجھکو تو اثمار مدینہ

اے صدق جو یثرب کی کریگا کوئی تعریف
سر دیگا خدا اوسکو تو اسرار مدینہ

آج وہ فخر رسل عالیجناب آنکو ہے | رحمت جن و بشر بیشک لقب آنکو ہے
بت پرستی چھوڑ دو کہتے ملک تھے ہر دم | مشرکون کے ملک مین اب انقلاب آنکو ہے
پیشتر آدم سے تہا جسکا کہ عالم مین ظہور | عالم پنہان سے اب وہ بیحجاب آنکو ہے
آتشین جو تہین زمین پر وہ خدائی دو کین | سب گئی باد خزان موسم شباب آنکو ہے
بلبلین کرتین چمن مین اور صحرا مین پرند | واقف راز خدا رحمت مآب آنکو ہے
جسکا چہرہ دیکھ کے ہوتا قمر شرمندہ تہا | عالم بالا سے اب وہ ماہتاب آنکو ہے
گلشن دنیا مین شہرت تہی یہی تو ہر گھڑی | جس سے تابان ہے چمن وہ آفتاب آنکو ہے
جسکے چہرہ کی صفائی سے گہر شرمندہ ہے | اب وہی عالی گہر کہولے نقاب آنکو ہے
شمس چھپتا تھے جو کہ رہتا عالم بینا مین تہا | اب اس عالم مین وہ ہی بی نقاب آنکو ہے

آسمانسے تھی زمین تک یہی شہرت ہر جگہ   جسکی سننے تھے خبر اب وہ شتاب آنیکو ہے
آسمانسے تھی ندا آگہ رہو تم اہل قریش   قحط سالی دور ہوگی اب سحاب آنیکو ہے
جسکے باعث ہوگئی مقبول توبہ بو البشر   وہ نبی محبوب آدم لاجواب آنیکو ہے
بت پرستوں سے یہی کہتا تھا شیطان بارہا   بھاگو یہین کہ اب مجھپر عذاب آنیکو ہے
پائی ہے خورشید نے جسکے سبب تابندگی   اب برائے روشنی وہ آفتاب آنیکو ہے
چھوڑ دو ظلم و ستم اب ڈرو حق سے ذرا   جان لو ای ظالمون روز حساب آنیکو ہے
کہتا تھا ابلیس ساری بت پرستونکو یہی   مجھ لعین پر آسمانسے اب عذاب آنیکو ہے
جا چھپونگا کوہ مین کہتا تھا شیطان اشقیا   کافرون کے شہر مین اب انقلاب آنیکو ہے
ایک صدائے غیب آتی تھی کہ تم ای مشرکو   بت پرستی چھوڑ دو اہل کتاب آنیکو ہے
تھی ندا دنیا سے ہون موقوف اب ساری عذاب   وہ امام الاصفیا رحمت مآب آنیکو ہے
جسکے آنیکی خبر دیتے تھے عیسی بھی پہلے   آج وہ اعلی لقب عظمت مآب آنیکو ہے
ظلمت کفر ضلالت ہوئیگی دنیا سے دور   جس سے ہے روشن جہان وہ آفتاب آنیکو ہے
دیتے تھے جسکی خبر آدم سے لیکے سب نبی   وہ امام الانبیا رفعت مآب آنیکو ہے
جسکے خوشبو سے چمن مین ہے گلونکو تازگی   جان لو دنیا مین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے
سارے عالم مین ہوئی مشہور تھی یہ ہی خبر   وہ سفیدائے انبیا عفت مآب آنیکو ہے
بت پرستونکی حقیقت ہوئیگی دنیا سے گم   بے الحقیقت جنت نشان وہ اب شتاب آنیکو ہے
ہے چمن مین جسکی خوشبو سے شرف گلہائے کو   عالم دنیا مین وہ ہی اب گلاب آنیکو ہے
واسطے حسن کے غزل کے صدق ہی یا الغفور   ہر ایک جانب سے یا پیر شیخ و شباب آنیکو ہے

صدق دل سے تم پڑھے جاؤ مسلمانون درود
آج وہ صدر العلے خیر المآب آنیکو ہے

محمد شان ہے شانِ خدا کی   نبی ہے جس سے خلقت انبیا کی
عجب قدرت ہے شانِ کبریا کی   کہ جسنے خاک کو عزت عطا کی
نہ پیدا ہوتی گر ذاتِ محمد   نہ پیدا ہوتی خلقت بھی خدا کی
خدا نے ہے شانِ انبیا کو   نبی ہے شان سب سے مصطفے کی

ہوئی موسیٰ و عیسیٰ کی عزت ہے بلاشک
ہے زیادہ سب سے حرمت مصطفیٰ کی

بڑی تعظیم احمد آسمان پہ
بندھی تھی ایک جا صف انبیا کی ⁂

فلک پہ جا عجائب سیر دیکھی
پڑھا شب نفل پیمبر نے خدا کی

گئے حضرت زمین سے آسمان پہ
نماز شکر اقصےٰ میں ادا کی ⁂

ملایک اور نبیوں نے خوشی سے
ندا واں پر ہر اک نے مرحبا کی ⁂

ادب سے حور و غلمان نے بھی جھک کر
صدائے مرحبا صل علیٰ کی ⁂

در جنت پہ جب حضرت تھے پہنچے
ادب سے اٹھ کے رضوان نے ثنا کی

در و دیوار جنت میں ہر اک جا
صدائے شور تھی صل علیٰ کی

ہر اک ڈالی پہ فردوس بریں میں
پرندوں نے بھی خوش ہو واں ثنا کی

خدا نے اپنی رحمت سے بلا کر
کلید دوزخ و جنت عطا کی ⁂

فلک سے ہو کے آئے دم کے دم میں
در زنجیر چوکھٹ میں ہلا کے

رسول پاک نے ہوتے ہی پیدا
برائے امت عاصی دعا کے

گئے تھے عرش اعلیٰ پر جو حضرت
وہاں بھی حق سے رو رو التجا کی

قسم نے دیکھا مرقد میں اُدھر سے
زبان ہلتی رسول دوسرا کی

پھر دیکھو امت عاصی پہ شفقت
خدا سے مرتے دم تک التجا کے

سبھی فتنوں میں یہ جانوں عزیزو
برائے ہم سیہ کاران دعا کے

شہ لولاک کی کوئے ثنا بھی
نہ میری اب زبان نے کچھ ادا کی

بلا او مجھے اب در پہ شاہا
نہ مٹی خوار ہو اب مجھ گدا کی

نہ دیکھا حیف میں نے تو مدینہ
مرے دل میں تمنا یہ رہا کی

مدینے کی بھی مٹی جا نہ دیکھی
یہ مشت خاک اپنی یاں اڑا کی

جمال پاک کو دیکھا ہے جب سے
مری نظروں میں صورت ہے ہرا کی

نہ آیا خواب میں بھی چین مجھ کو
مری آنکھوں سے ندی ایک بہا کی

خیال احمد مرسل میں نا گاہ ⁂
مری اک روز چمکی تو لگا کی ⁂

در روضہ پہ رونا ہے تمنا
دکہا دو اپنی صورت اہنو للہ
ترے دیدار کا پیاسا ہے عالم

بہلا یان ہین ہے زاریکی تو کہا کی
دوبارہ آرزو ہے اس لقا کی
حقیقت کیا بہلا ہے مجہہ گدا کی

نہین جانا ہوا اب صدق یثرب
یہہ حسرت دلکی دل ہی مین رہا کی

محمد روح ہے بیشک خدا کی
نہ آدمی عقل مین ہرگز کسی کے
کلام پاک مین لو جاکے دیکہو
بافضل سرور خیر البشر سے
بشر حیران ہوئے ہین جستجو مین
رسول پاک تو واقف ہین سب سے
صحابہ جو مکرم ہین نبی کے
شہ عالم کے آتے ہی زمین پر
چہل سالہ ہوئے جب آپ حضرت
یہودن نے ملاکر گوشت مین زہر
ندا کی گوشت نے مجہہ مین تو ہے زہر

نہ حق نے اوسکو اپنے سے جدا کی
بڑی عظمت ہے شان مصطفے کی
خدائے لم یزل نے بے ثنا کی
یہہ حرمت خاک کو حق نے عطا کی
نہ پائی کچھہ خبر تحت الثری سے
اونہین کو حق نے قدرت یہہ عطا کی
ہمیشہ اونپہ ہو رحمت خدا کی
خدا سے بخشش امت دعا کی
نبوت آپ کو حق نے عطا کی
بلا دعوت مین حضرت سے دغا کی
نہ کہانا تم پہ ہو رحمت خدا کی

[illegible]

نہ سمجہا راز حق تو صدق ہرگز
عبث یہہ عمر تو نے یون فنا کی

بجتا ہے پانچ وقت نقارا محمدی
آئے نبی ہزارون مین انجم کے مثل یا
مانند تارون کے تو چمکتے تہے انبیا
مذہب ہوئے ہین موسوی و عیسوی بہی
تہے مرتبہ مین بڑہ کے فرشتونسے وہ بشر

اوسکی صدا ہین نکلے ہے نعرا محمدی
روشن رہا ہے دنیا مین تارا محمدی
تہا فوقیت مین سب سے ستارا محمدی
یہہ دین ہمارا اچھا ہے پیارا محمدی
کرتے تہے جو ہمیشہ نظارا محمدی

تاریکی قبر سے تو اوسے خوف کچھہ نہین ق لینا ہے جو کہ نام ہمارا محمدؐ سے
جب قبر مین سوال نکیرین آ کر ین کہو سے محب کہ دین ہے ہمارا محمدی
سنکے جواب کہین فرشتے خوشی سے آیا ہے اسکے واسطے پیارا محمدی
جو کہ خلوص دل سے پڑہے ہین نماز کو بیشک ملیگا اونکو سہارا محمدی
کچھہ بہی نہین سمجھتے ہو عیسائیو ذرا سچا ہے دین سب سے ہمارا محمدی
لینگے اوسے نکال جہنم کی نار سے ہوویگا جسکے حق مین اشارا محمدی
تم چشم دل سے دیکھو ذرا بار دو عاشقو گلشن مین گل کہلا ہے ہزارا محمدی
غرقاب ہونے ہونگے جو عصیان کے بحر مین پکڑینگے وہ تو آ کے کنارا محمدی
ہے دلکی آرزو یہی مدت دراز سے یثرب مین جا کے دیکہون منارا محمدی

جو صدق دل سے کلمہ پڑہیگا کوئی بشر
رہویگا اوسکو پل پہ سہارا محمدؐ سے

مجھے اپنے در پر بلا لیجیے رخ زیبا اپنا دکھا دیجیے
نقاب اپنے مونہہ سے اوٹھا کر ذرا جمال جہان را دکھا دیجیے
مین مدت سے مشتاق ہون یا رسول ذرا مونہہ سے پردہ اوٹھا دیجیے
فراق محبت سے بیتاب ہون ذرا جلوہ اپنا دکھا دیجیے
بلا کر مدینہ مین میرے شہا شمیم معنبر سنگھا دیجیے
پیاسا ہون مین شربت دید کا شراب محبت پلا دیجیے
محبت کی اپنی ذرا یا رسول مجھے چاشنی کچھہ چکھا دیجیے
رکہون ہون تمنا محبت شہا مئے عشق الفت پلا دیجیے
برا ہون برا ہون برا ہون برا بہلا مجکو شاہا بنا دیجیے
ادہر کا رہا نہ ادہر کا رہا ٹھکانا مرا اب لگا دیجیے
پہنسا ہے سفینہ گنہ کا مرا سفینے کو پار اب لگا دیجیے
پہنسا بحر عصیان مین ہون شہا مجھے اب کنارے لگا دیجیے
اگرچہ برا ہون مین مسکین گدا مجھے اپنا شیدا بنا لیجیے

مین سویا ہون غفلت مین میری نبی ‏ مجھے نیند سے اب جگا دیجیے
مین رستون سے بہکا پہرون ہون یا نبی ‏ مجھے راہ جنت بتا دیجیے
سفارش میری حق سے کرکے شہا ‏ ولایت مجھے اب دلا دیجیے
دکہا کے مجھے شمع یا شہ امم ‏ جہنم سے مجھکو بچا دیجیے
مین بہٹکا چلا ہون نہین ہوش مجھے ‏ مجھے رستہ سیدہا دکھا دیجیے
بڑی آرزو ہے یہی میرے شاہ ‏ مجھے اپنی مجلس دکھا دیجیے
مین لایق نہین گرچہ محفل شہا ‏ کرم اپنا مجھپر ذرا کیجیے
مین پڑہتا پہرون ہون کہانی کتاب ‏ سبق عشق اپنا پڑہا دیجیے
کرم سے محبت سے اپنے ضرور ‏ گنہ میرے سارا چھپا دیجیے
ہوا ہون گرفتار رنج و بلا ‏ غم و رنج میرا مٹا دیجیے
بدی مین میری عمر گذری تمام ‏ مجھے نیکون مین اب ملا دیجیے
جو ہو فرد میرے گناہون کی شاہ ‏ منگاکر گنہ سب مٹا دیجیے
میری عرض کرکے خدا کے حضور ‏ نبیون مین مجکو لکہا دیجیے
یہی التجا ہے یہی آرزو ‏ شہا مجکو طیبہ بلا لیجیے
محبت سے چاہون سے یا شہ مدینہ ‏ مجھے ایک حجرہ بنا دیجیے
بحق بتول اے شہ دوسرا ‏ مجھے اپنی زیارت کرا دیجیے
بحق علی و بحق حسین ‏ مصیبت میری سب ہٹا دیجیے
بحق حسن اے رسول انام ‏ خدا سے مجھے اب ملا دیجیے

پڑا یہین صدق ناشاد ہے
شہا اسکو در پہ بلا لیجیے

کیا خلقت الکون اجلی ہے تسلیم تمہاری ‏ ہے صل علے عرش پہ تکریم تمہاری
آدم سے بہت پہلے تھی تقدیم تمہاری ‏ سب جن و بشر کرتے ہیں تعظیم تمہاری
نے اجرت کی عرض تھی نہ بڑائی سے غرض تھی ‏ تھی بہر اللہ خلق کو تفہیم تمہارے

رنج دنیا سے نہ گھبراؤ کبھی امت احمد — ہے جنت فردوس تو اقلیم تمہاری
ہے عرش پہ لکھی ید قدرت سے قلم سے — قرطاس پہ کیا نعت ہو تفہیم تمہاری
وہ مرتبہ ہے آپکا جسکا نہ بیان ہو — نبیوں نے کری عرش پہ تعظیم تمہاری
طفلی میں کبھی لکھتے نہ لیتے ہی سبق تھے — کرتا تھا خدا آپ ہی تعلیم تمہاری
نرمی سے بہت کرتے خلایق کو نصیحت — کل نبیوں سے تھی بڑھ کے تو تفہیم تمہاری
در فردوس لکھا نام تمہارا ہے برابر — حق کو تھی منظور ہے تکریم تمہاری
دن حشر کے جو نکلی اوٹھا کر پیچھے امت — ہو قند سے میٹھی بھی تسنیم تمہاری
آتے تھے تمہارے لیے فردوس کے میوے — ہوتی تھی بڑی غیب سے تنعیم تمہاری
ہو خلق جمع پیاس سے جب نہروں کے اوپر — ہو بہت سی وہ کوثر و تسنیم تمہاری

ای عاشقو دل صدق سے پڑھتے ہو صلوات
ہو احمد مرسل پہ تو تسلیم تمہارے

ترے ہجر نے سے رولایا مجھے — غم و رنج نے سے ستایا مجھے
جمال جہان را دکھا کر فدا — مئے عشق و الفت پلایا مجھے
جو کچھ یاد تھا وہ بھلا کر سبھی — سبق عشق اپنا پڑھایا مجھے
ترے ہجر سے اور تری دوری سے — نہ ایکدم ذرا چین آیا مجھے
ہوئے مجھ سے غافل میری آشنا — کوئی پوچھنے اب خدایا مجھے
نہ خط بھیجا اوسنے نہ قاصد کوئی — نہ مونھہ آ کے اپنا دکھایا مجھے
کروں کم نصیبی کا کیا میں گلا — نہیں در پہ اوسنے بلایا مجھے

یہی رات دن صدق کی ہے دعا
مدینے میں پہونچا خدایا مجھے

یا نبی یثرب بلا لیجئے مجھے — چہرۂ انور دکھا دیجئے مجھے
جلوۂ رخشان دکھا کر یا نبی — درد فرقت سے چھڑا دیجئے مجھے
نفس نے بے رہ کیا ہے مجکو حیف — راہ مولا اب دکھا دیجئے مجھے

یانبی سویا ہوں غافل حق سے میں — خواب غفلت سے جگا دیجئے مجھے
یانبی مشتاق ہوں حد سے بڑا — جلوۂ زیبا دکھا دیجئے مجھے
عرض میری یہہ ہے یا شاہ امم — مکر شیطان سے بچا لیجئے مجھے
بہر عثمان بہر ابو بکر و عمرؓ — یانبی حق سے ملا دیجئے مجھے
یانبی بہر علی بہر بتولؓ — روضۂ رضوان دکھا دیجئے مجھے
ہند میں ناشاد ہوں میں یانبی — روضۂ اقدس دکھا دیجئے مجھے
یانبی بہر حسن بہر حسینؑ — اپنی مجلس میں بٹھا لیجئے مجھے

صدق کی ہے رات دن یہہ آرزو
یانبی طیبہ دکھا دیجئے مجھے

رسول زمان آج پیدا ہوئے — شہ مرسلان آج پیدا ہوئے
فلک سے ندا آتی تھی یہہ چلیؓ — شہ انس و جان آج پیدا ہوئے
زمین پہ یہی سارے جن کہتے تھے — شہ انبیا آج پیدا ہوئے
یہی عرش پہ کہتے تھے قدسیان — شفیع زمان آج پیدا ہوئے
خلائق میں تھی سب جگہہ یہہ ندا — شفیع امم آج پیدا ہوئے
یہی کہتے صحرا میں وحش و طیور — امام اصفیا آج پیدا ہوئے
آسمان پہ یہی کہتے تھے عرشیان — وہ شمس الضحی آج پیدا ہوئے
زمین سے یہی ہوتی تھی ایک ندا — رسول امین آج پیدا ہوئے
یہی کہتی تھیں بحر میں مچھلیان — شہ بحر و بر آج پیدا ہوئے
یہی کہتا تھا ہر شجر یا کوہ پرؓ — شہ دین پناہ آج پیدا ہوئے
یہی چہچہاتے تھے حشرات ارض — نبی خدا آج پیدا ہوئے
یہی کہتی تھیں باغ میں بلبلیں — شہ دو جہان آج پیدا ہوئے
خوشی ہوتے تھے سب ملک جن پری — خاتم مرسلین آج پیدا ہوئے
یکہ زبان اونٹ کہتے تھے یہہ ہی سبھی — شہ جن بشر آج پیدا ہوئے

یہی کہتے تھے سب زمین و زمان — رسولِ عرب آج پیدا ہوئے
یہی کہتیں جنت میں تھیں حوریاں — خاتم مرسلین آج پیدا ہوئے
یہی چرچا تھا اور یہی ذکر تھا — پسر آمنہ آج پیدا ہوئے
یہی کہتے مکہ میں تھے سب بشر — قریشی لقب آج پیدا ہوئے
ندا ہوتی تھی کل زمین پر یہی — رحمت عالمین آج پیدا ہوئے

ندا صدق آتی تھی ہر سمت سے
امین خدا آج پیدا ہوئے

رستہ خدا کی رحمت ہو تم بتانیوالے
ہے عرض یہی تم سے بخشش کرانیوالے
رحمت بڑی تمہاری اللہ کے ہو پیارے
جو بھید ہیں خدا کے ظاہر ہوئے ہیں تم پہ
مخلوق کو بلایا حق کا پیام دیکر
توصیف تم سے ہو گی ہرگز نہیں تمہاری
محشر میں ہے سہارا ہم عاصیوں کا تم سے
جرم و گنہ میں بیحد ہم پھنس رہے ہیں ایسے
کیا جانتے تھے حق کو بیشک بتایا تمنے
سب کافروں کی دعوت تمنے کری بلایا
جو رہ نہیں بتاتے گمراہ ہوتا عالم
ہے دو جہاں میں ذریعہ بیشک بڑا تمہارا
غیر از صحابہ کوئی جو رہ نہیں بتاوین
ورنہ تو کہلاتے تو بانی آگنت اپنے
مشہور ہے جہاں میں کہنے کی کیا ہے حاجت

ہو تم ہی حق سے ہمکو بیشک ملانیوالے
اللہ سے ملا دو ہو تم ملانیوالے
اک دم میں عاصیوں کو بخشش کرانیوالے
دوزخ سے عاصیوں کو ہو تم ڈرانیوالے
جنت کا مومنوں کو مژدہ سنانیوالے
فردوس حق سے ہمکو ہو تم دلانے والے
ہو تم قسیم کوثر شربت پلانیوالے
حق کے رسول تم ہو بخشش کرانے والے
نیکی بدی بلا شک تم ہو جتانیوالے
حق کی طرف سے بیشک تم ہو بلانیوالے
راہ خدا میں ہمکو ہو تم لگانے والے
جرم و گنہ سے ہمکو ہو تم بچانے والے
بیشک کنوئیں میں ہمکو وہ ہیں گرانے والے
ہشیار ہو کہ جلد ہی برزخ میں جانیوالے
حکم خدا سے ہو تم مردے جلانیوالے

کلمہ جو اک دفعہ بھی دل صدق سے پڑھینگے
مژدہ ہے اونکو جنت جو ہو وین آنیوالے

مظہر خاص خدا خیر الوری پیدا ہوئے
خوبی و حسن ضیا نور ہدی پیدا ہوئے
واقف راز خدا صدق و صفا پیدا ہوئے
جان لو پیدا ہوئی جسکے سبب مخلوق سب
ہوگیا روشن جہان سارا اندہیرا اوڑ گیا
ہوگئے دریا وہ جاری جو کہ تھے مدت سے خشک
گیا بڑہا یا مرتبہ دوزخ کو ٹہنڈا کر دیا
تخت اوندہا ہو گرا دریا مین شیطان نابکار
اوس گھڑی مین ہوگیا موقوف مردون کے عذا
ہوگئی موقوف اوسدن کاہنون کی کاہنی

مصدر لطف و کرم فیض عطا پیدا ہوئے
راحت شاہ و گدا بحر سخا پیدا ہوئے
معدن جود و کرم حلم و حیا پیدا ہوئے
وہ امام اصفیا راہ ہدی پیدا ہوئے
جبکہ وہ نور خدا اصل علی پیدا ہوئے
جبکہ اس دنیا مین وہ آب بقا پیدا ہوئے
جبکہ اس عالم مین وہ بدر الدجی پیدا ہوئے
آمنہ بی بی کے جس دن مہ لقا پیدا ہوئے
جسگھڑی مین وہ محمد مصطفے پیدا ہوئے
کہ مین جس دن شہ ارض و سما پیدا ہوئے

رحمت باران ہوئی کثرت سے نازل دوستو
صدق جس دن شافع روز جزا پیدا ہوئے

سمجھ لو باغ جنت سے مدینہ ایک بستی ہے
ہمیشہ روضہ احمد پہ رحمت حق برستی ہے
جسے اب عشق احمد سے رہے دنیا مین مستی ہے
کسی صورت کبھی دست سے مدینہ پہونچ جاوینگے
سنون مین گوش دل سے جبکہ طیبہ جاوین مین انسان
جسے ہو خواب مین زیارت بیان اسکا نہو ہرگز
نہین دیکھیگا محشر مین کبھی وہ آتش دوزخ
نہین کر اب ذرا غفلت خدا کی یاد کرلے تو

ہر اک ساعت جناب حق سے رحمت بان برستی ہے
یہ ہر دم روح اپنی وان پہ چلنے کو ترستی ہے
حقیقت مین اوسکی خلد مین جانون کہ بستی ہے
یہ ناحق عمر اپنی یون ہی اس جا گذرتی ہے
تو مضطر ہوکے جان اپنی بھی اس ساعت برستی ہے
دل عاشق ہی جانے اوس پہ جو کچھ پہر گذرتی ہے
کہ جسکے دل مین نار عشق حضرت پان سلگتی ہے
یہ مشعل ہر شب یون مین عمر سے طرح پگہلتی ہے

بشر کو نار پہ جو خوف و خطر کے پیش آتے ہیں
تو اوسدم قلب میں یہ روح اندر ہی دہسکتی ہے

خدا کے ذکر سے دنیا میں ہم کیونکر کریں غفلت
ہمیں جانا ہے اوس جا پر نہیں جس جا پہ بستی ہے

جہاں عالم فرزعہ آخری ہے بو و تخم نیکی
جو شے بوؤ گے اس جا پر وہی اوس جا اگتی ہے

خدا کے ذکر سے ای دل نہ کر تو اک ذرا غفلت
بہلا تو چند روز جان اس دنیا میں ہستی ہے

نہیں ہو سکیگا وہ ولیوں کے رتبہ کو کبھی انسان
کہ طاعت حق سے جس انسان کو رہتی آہ سستی ہے

بتوں کو پوجنا بد ہے اسے پوجے ہیں سب کافر
جو کہنا نفس بد کا مانے تو یہ بھی بت پرستی ہے

رکھے ہے صدق دل کو تو تر و تازہ تو ہر ساعت
نہیں اس نفس کی بچہ سے کچھ ہوتی درستی ہے

جو سنتی میلاد سلطان ہی کیسی ہو ہکتی ہے
ذرا ایک غور سے دیکھو کہ رحمت یاں برستی ہے

طہارت سے وضو کرکے چلو محفل میں تم گہر سے
درودوں سے فرشتوں کی زبان بھی ہلتی رہتی ہے

بڑے تسبیح پڑھتے ہیں خدا کا ذکر کرتے ہیں
اوسکی یاد میں بلبل بڑی خوش ہو چہکتی ہے

بڑا خوش ہووے ہے اللہ بندہ اپنے سے اوسدم
وہ خم ہوتا رکوع میں ہے وہ گردن جب جہکتی ہے

کہ جن و بشر بھی ذکر رب کرتے ہیں دنیا میں
چمن گلشن میں حق کا نام لے پہلواری کہلتی ہے

خدا کا شکر ہر ساعت ہمیں کرنا ہی لازم ہے
کہ اوسکے شکر سے ہر روز نعمت ہمکو ملتی ہے

ب ہجر انسے مضطر ہوں نہیں کچھ ہوش ہے مجکو
طبیعت بیقراری سے نہ کچھ اپنی سنبہلتی ہے

یہ عالم ایک روش رہتا نہیں ہرگز ذرا سمجھو
کبھی گلشن میں جنگل ہے کبھی جنگل میں بستی ہے

مدینہ پاک میں اپنے بلالو صدق کو جلدی
نہیں اس ہند میں شاہا طبیعت اسکی لگتی ہے

لاؤ ہر جناب عالی
دکھاؤ چہرہ جناب عالی

شمیم زلف معنبرین کی
سنگھاؤ خوشبو جناب عالی

ہی مے شاربین تشنہ لب ہوں
پلاؤ شربت جناب عالی

نہیں ہو مرشد تمہیں ہو ہادی
ملاؤ حق سے جناب عالی

پڑا مین رہتا ہون ہجر غم مین
منگا کے دفتر سے فرد میری
رُخ مبارک سے جلد اپنے
مین نیند غفلت مین مبتلا ہون

دکھاؤ جلوہ جناب عالے
سناؤ عصیان جناب عالی
اوٹھاؤ برقع جناب عالی
جگاؤ مجکو جناب عالے

یہ صدق بھولا ہے راہ منزل
بتاؤ رستہ جناب عالے

برقع پڑا اوٹھادے چہرہ چھپانیوالے
سو شمس پر نقاب ڈالے کیون چھپتے چہرا اپنا
چہرہ دکھاؤ اپنا مین ہون بحال مضطر
کیا شبہ ہے تیرا کیا ہے رسائی تیری
حسرت سے اپنی بھر کر روتا ہے دل ہمارا
دنیا کا رہ نہ شاغل عقبے کا رہا طالب
افسردہ دل ہمارا مردہ پڑا ہے سنا ہا
رہتا ہے ہول قیامت پل سے پڑا ہے خطرہ

ہون بیقرار مضطر جلوہ دکھانیوالے
پردہ نہین اوٹھاتے دل ہو جلانیوالے
دل مردہ کو صورت ہو تم دکھانیوالے
ہین اب غلام تیرے مردے جلانیوالے
ہوتے ہین جب روانہ روضہ کے جانیوالے
رہ اشتیاق حق مین جنت کے جانیوالے
اس مردہ دلکو بیشک تم ہو جلانیوالے
عقبے کی فکر مین دل ہے ہو تم مٹانیوالے

ہے صدق یہ بیچارا اسکو بلاؤ حضرت
ہین آپ ہی تو بیشک در پر بلانے والے

رہ حق بندونکو احمد ہین بتانے والے
آپ کا مرتبہ ہے حق نے بنایا برتر
جلد ہو پہنچینگے وہی منزل مقصود ہین
روز محشر تو نہین یاس ہے خطرہ ہمکو
وہی لوٹینگے بجنت ماوا کے مزے

ظلمت کفر کو ہین وہ تو مٹانیوالے
نیک و بد سے مین ہمین آپ جتانیوالے
جو کہ نقارۂ حق یان ہین بجانیوالے
آپ کو مژدہ تو ہین بس آپ بلانیوالے
خواہش نفس کو جو ہین یان بجانیوالے

حشر میں اوٹھینگے بیخوف وہی تو انسان
نعرۂ حق میں جو دن رات لگانیوالے

کافروں سے بدر میں لڑتے تھے نبی اعظم
بشارت تم جلد ہی سے ہو جی کے جلانیوالے

لکھوئے میں بشر کون تھے نبی اکرم
آئے تھے دنیا میں تم ہمکو ستانیوالے

جیسا دنیا میں کیا ویسا ہی پایا تم نے
تم تھے تکذیب رسالت کے کرانیوالے

تم میرے کہنے پہ ایمان نہ لائے ہرگز
چہرہ تاریک ہیں تم جلد تھے آنیوالے

جلد پاوینگے وہی اپنی مرادیں دل کی
مولد سلطان جو ہیں گھر میں کرانیوالے

پاس آوین نہ کبھی اونکے بلائیں دنیا
جو کہ اس بزم کو ہیں دل سے کرانیوالے

ہوگی برکت تو اوسی گھر میں برابر یارو
ذکر حضرت کو جو ہر شب ہیں پڑہانیوالے

کچھ گناہوں سے نہیں صدق ہے دہشت ہمکو
آپ ہیں نار جہنم سے بچانے والے

حق سے ہمکو تو تمہیں ہیں ملانے والے
رہ ہدی خلق کو آپ ہی ہیں دکھانیوالے

آپ کے ذریعہ سے ایمان تو لائے ہم ہیں
آپ ہی مولا سے ہیں ہمکو ملانیوالے

آپکا دامان نہ چھوڑینگے کبھی بھی ہم تو
رہ خدا آپ ہی ہمکو ہیں جتانے والے

روح پہ اونکی درود ہووے خدا کا ہر دم
جو رہا سبکو ہیں محشر میں کرانے والے

چھوٹیگا ہمسے وسیلہ نہ کبھی بھی اونکا
باغ فردوس وہ ہیں ہمکو دلانے والے

پہنسگئی کشتی گنہ میں ہے نکالو حضرت
آپ ہی کشتی کے ہیں پار لگانیوالے

مردہ دلکو مرے یا نبی زندہ کردو
ہیں غلام آپ کے مردے تو جلانیوالے

جلد بر آئینگے مطلب بھی اونہوں کے سارے
جو کہ مولود شہ دین ہیں کرانے والے

دم بدم اوس پہ بھی نازل ہو خدا کی رحمت
جو مدینہ کی زیارت کے ہیں جانیوالے

اب پڑا نیند میں سوتا ہوں میں غافل حق سے
خواب غفلت سے ہیں بس آپ جگانیوالے

ہند سے جلد سفر کرکے چلا جا اے صدق
ساتھ ہی اونکے جو روضہ پہ ہیں جانیوالے

غزل بحر دیگر

ہیں قربان تیرے شعلہ لپکانیوالے — ہو راہِ خدا مجھکو دکھلانے والے
سر اجان و دل تم پہ ہووے فدا — خدا کی ہو وحدت کے بتلانیوالے
خدا کے ہو پیارے تمہیں اے محمدؐ — ہو دوزخ سے ہمکو رہا کرنیوالے
اطاعت محمدؐ تو ہمپر ہے لازم — وہ جنت میں ہمکو ہیں لیجانیوالے
غلام غلامان محمدؐ ہیں بیشک — موسیٰ عیسیٰ امت جلا دینے والے
اٹھارہ برس آسمان پر رہے تھے — وہ تھے آن کی آن میں آنیوالے
کرم ہم سبہ کا دنیہ ہے بہت سا — خدا سے ہیں امت کو بخشانیوالے
وہ نارِ جہنم میں جاوینگے بیشک — نبوت کے جو ہونگے جھٹلانیوالے
نبی آئے دنیا میں سب حق کے بھیجے — محمدؐ کی عظمت کے جتلانے والے
تیرا ستا ہوں بیشک بہت دن سے میں تو — تو لیچل مدینہ میں لیجانے والے
میں کہتا ہوں اوسکو مدینہ جو جاوے — تیری جان پہ رحمت ہو اے جانیوالے
وہ ہر حرف پر درجہ پاوینگے بیشک — جو فرقان حق دل سے ہیں پڑھنیوالے
وہی چین سے قبر میں سووینگے وہ — تہجد جو یاں میں ادا کرنیوالے
ہوئے ہیں اس عمل سے بلاشک ہی غافل — میں اونہیں ہوں داخل جو ہیں کہنے والے
وہ جاوینگے فردوس بیشک ہی سیدھے — جو ہیں اب خدا راہ پر جانے والے
اوس ہول قیامت سے کانپیں اولوالعزم — تسلی وہاں احمد ہوں دینے والے
وہ ایک پل میں راہ طے کریں پل صراط — محمدؐ کی جو راہ میں جانیوالے
قدم بھی نہ رکھینگے جنت میں ہرگز — گنہگار امت کے بخشانیوالے
نہیں اوسکو خواہش ہے فردوس ہرگز — محمدؐ سے جو عشق میں رکھنے والے
نہ جاوینگے تنہا وہ خلد بریں میں — ہیں امت وہ سارا ساتھ اپنے لیجانیوالے
خدا [illegible] جنت کے سے ہیں — وہ ہیں آب کوثر پلا دینے والے
ہے نام و نشاں قرآن میں آیا محمدؐ — وہ ہیں سبکو پیچھے [illegible] لانیوالے

صحابہ بلا شک محبت نبی ہیں — ہیں راہِ شریعت وہ بتلانیوالے
کروں کیا بیں تعریف حسنین یارو — وہ ہی ہیں حقیقت کے جتلانیوالے
وہ لختِ جگر ہیں محمدؐ کے دونوں — وہی عاصیوں کے ہیں بخشانیوالے

خدا اونپہ بھیجے سلام اور صلوٰۃ
دلِ صدقؔ وہ ہیں جلا دینے والے

فلک سے ندا تھی کہ اے جانیوالے — تو اے جانیوالے تو اے جانیوالے
صلوٰۃ وسلام ہووے تجھ پہ پیارا — ہو معراج سے لوٹ کے جانیوالے
ندا پردہ وحدت سے آتی یہی تھے — میری تجھ پہ رحمت ہوا ی جانیوالے
ترا کہنا مجکو بدل سے قبول — ہیں راضی ہوں تجھ سے مرے جانیوالے
تو گھبرائیو میرے پیارے نہ ہرگز — ہیں بخشونگا امت گواہی جانیوالے
ہیں راضی کرونگا تجھے روز محشر — ہیں افضل ہے تجھ پہ اے جانیوالے
صدا عرش سے یہہ ہی آتی تھی ہردم — ہو رحمت خدا تجھ پہ ای جانیوالے

ملائک کھڑے صدقؔ کہتے تھے یہہ ہی
تری جان پہ رحمت ہو اے جانیوالے

اگر تو خواب غفلت سے ذرا چونکے تو بہتر ہے — محمدؐ کے تصور میں دلا رہوی تو بہتر ہے
کیا پھرتا ہے غفلت دلِ ناداں ہر ساعت — سفر اب تو مدینہ میں ترا ہووے تو بہتر ہے
پھنسا رہتا ہے دنیا میں عبث شام و سحر ہردم — مدینہ کی تمنا میں تو اب رہو تو بہتر ہے
کہتا ہے کہ دنیا عبث بک بک کے جان اپنی — اب اپنی جان برای آخرت کھووے تو بہتر ہے
عبث سوتا ہے غفلت سے تو اتنک بھی نہیں چونکا — ہمیشہ جاگ تیری ذکر میں رہوی تو بہتر ہے
بلا غم سے کرتا ہے عبث تو رات دن گریہ — خیال احمد مرسل میں تو رووے تو بہتر ہے
عبث دنیا میں کرتا ہے تو زاری اسقدر اے دل — تصور میں ذرا حضرت کے تو رووے تو بہتر ہے
بھلا کرتا مصیبت میں ہے کیوں تو اسقدر اب غم — غم دوری محمدؐ میں اگر ہووے تو بہتر ہے

پڑا ہے صدق عصیان میں نہیں کچھ ہوش ہے یارب
اب اسکے حال پر رحم و کرم ہووے تو بہتر ہے

نقش رسول سینہ میں اپنے جمائینگے
دل عشق میں حضور کے بیشک لگائینگے

دلمیں یہی ہے انکو مدینہ کو جائینگے
وان جائے تو دل کے مطالب بر آئینگے

مشتاق ہیں لو لگی ہے ہمیں اب تو دم بدم
کس روز آپ ہمکو مدینہ بلائینگے

جبتک لگی ہے دلمیں یہ مدت دراز ہے
کب جاکے شعر روضہ پہ اپنے سنائینگے

تھا شوق پر تو امت موسیٰ میں جا بجا
احمد نبی تو امت عیسیٰ جلائینگے

ہوں پیاس سے تو مضطر و حیران وہاں بشر
تشنوں کو آپ ساقی کوثر پلائینگے

لازم ہے ہم پہ پیروی حضرت رسول کی
اللہ سے رسول تو ہمکو ملائینگے

واجب ہے اونپہ پڑھنا صلوٰۃ و سلام کا
حق سے رسول پاک تو جنت دلائینگے

جنت کو راہی ہوینگے وہ مرد بیحساب
ایمان کو اپنے جو کہ ہیں کامل بنائینگے

ایمان جو کہ لائے ہیں حضرت رسول پر
بی خطرہ پل صراط سے وہ خلد جائینگے

جاوینگے وہ بہشت ماوی میں بالضرور
جو یاں خدا کے خوف سے آنسو بہائینگے

جنت میں موتی ہووینگے وہ اشک بالیقین
ذکر نبی میں روکے جو آنسو بہائینگے

آسان ہونگے قبر میں تو منکرین کے جواب
صورت جب اپنی آکے پیمبر دکھائینگے

مانینگے نفس کا نہیں کہنا جو ذرا
بے کھٹکے وہ تو سیدھے ہی جنت میں جائینگے

پہونچینگے وہ ضرور ہی فردوس میں بشر
جو دل سے اپنے دنیا کی خواہش مٹائینگے

بعد از وفات کے بلال اسقدر برنگ
اب چھوڑ کے مدینہ کو جنگل بسائینگے

کوچہ میں ملک شام کے تھے بلال تھے
جی عشق میں رسول کے اب ہم جلائینگے

الفت میں آپ کے تو بہت سوختہ ہوئے
باقی جو استخوان میں بدن میں گھلائینگے

دہشت نہیں ہے صدق کو عصیان سے ذرا
دوزخ سے اسکو احمد مرسل بچائینگے

یہ عشق اب لگا ہے مدینہ میں جاینگے
دیکھیں یہہ لو لگی ہے کہ کعبہ میں جاینگے
راہ خدا میں جو کہ اب ایذا اوٹھاینگے
محفلمیں شعر پڑھکے ابھی ہم سناینگے
باقی رہیگا کوئی بھی امت میں نار سے
بیچ پڑیگا جو کہ جناب رسول کی
ای رب اس آرزو میں ہوں ہجر رسول کے
ایمان لایا جو کہ رسالت مآب پر
جسنے پڑہا ہے کلمہ طیب کو ایک بار
دلمیں رہیگا ذرہ بھی الفت رسول کے
رہتی ہے آرزو یہ شب و روز دلمیں
کہنا پڑیگی وان تو خلق ولیہ بھی عیسی کا

ستی وہ بانکی آنکھوں اپنے لگاینگے
وان جا لیے ہے ہمارے مطالب برائینگے
وہ قبر میں [illegible] پاینگے
ہم رو رہینگے گناہ بہی اپنے سناینگے
پھر دعا زبان جو پیغمبر ہلاینگے
اوسکی زبان قند سے میٹھی کرائینگے
دن کون سا وہ ہوگا جو در پر بلاینگے
اوسکو کبھی نہ آتش دوزخ دکھاینگے
روز جزا رسول ہی اوسکو چھڑاینگے
بیشک عذاب قبر تو اس سے ہٹاینگے
دن کون سا وہ ہوگا کہ طیبہ میں جاینگے
حضرت ہر ایک طرح کی نعمت کھلاینگے

ارمان ہو رہا ہے بہت مدت دراز سے
کس روز آپ صدق کو طیبہ بلاینگے

منہ اپنا خواب میں جو پیمبر دکھاینگے
جو کچھ گنہ کیے ہیں وہ بیشک جلاینگے
لاریب اسکا اجر خدا سے وہ پاینگے
اس آرزو میں رہتے ہیں ہم رات دن سبہی
تصدیق کی جنہوں نے نہیں ہے رسول کی
عرق آینگا تو مردہ کو دہشت سے قبر میں
تصدیق کرنیوالے تو جاوینگے بہشت میں

پہونچیں نہ اپنے دلمیں کبھی ہم سماینگے
زیارت جو کرکے روضۂ انور پہ جاینگے
پھر خدا جو عصر کو اپنے دباینگے
کس روز یا الہی خدا شہر کعبہ میں جاینگے
لاریب وہ تو سیدھے جہنم میں جاینگے
ہیبت سے جب فرشتے وہان آ دباینگے
تکذیب کرنیوالے سزا اوسکی پاینگے

وہ جنت ہوگی انکو نکیرین قبر مین
نام نبی جو سینہ مین اپنے لکھینگے

عاقل غم کی ہیں وہی لوگ ہین بڑے
دنیا سے نا ٹہرا اوٹہا جو وہ آخر کو کما جائینگے

دنیا مین جو بشر ہین محبان اہلبیت
دل سے وہ غم حسین نہ ہرگز بھلا سکینگے

اے صدق دی جنہون نے ایذا حسین کو
محشر مین کیا خدا کو وہ صورت دکھائینگے

ایک عمر عبث نفس کی ان ہی تونے گنوائی
طاعت نہ کبھی حق کی ذرا تونے بجائی

کیا عشق نے سینہ مین ترے آگ لگائی
صورت نہ کبھی تونے ذرا یار دکھائی

غافل رہا تو حق سے ہر ایک سانس مین اے نفس
خفت بڑی دنیا مین عبث تونے اٹھائی

دل سینہ مین ہر وقت یہی کرتا ندا ہے
لازم ہے تجھے کرنی تو عقبی کی صفائی

عقبی کی صفائی تو تجھے چاہیے دن رات
دن چند ہے دنیا مین بھلائی و برائی

فردوس مین پہونچیگا وہ مرتے ہی بلاشک
جس شخص نے تکلیف ہے دنیا مین اٹھائی

اس عمر دو روزہ پر تجھے چاہیے عبرت
جو روح گئی جسم سے پھر لوٹ نہ آئی

اب چاہیے شاہی نہ تجھے کچھ بھی حکومت
بہتر ہے تجھے سب سے مدینہ کی گدائی

کیون تیرے چلین راستہ اور سب کے پیر نا ہم
حضرت نے جہان راہ تو ہے سیدھی بتائی

حورون کا تصور ہے نہ جنت کی ہوس ہے
ہے صورت احمد تو مرے دل مین سمائی

اب صدق کو للہ مدینہ مین بلا شاہ
اس ہند مین رہکر بڑی تکلیف اوٹھائی

یہی اب تو تجھ سے دعا ہے الہی
الہی الہی اے ... اے ...

تو اب ہم کو شیطان راندہ گئے ہے
پناہ دے پناہ دے پناہ دے الہی

پڑے ہین ہم عصیان مین غلطان و پیچان
امان دے امان دے امان دے الہی

غم و رنج اب ہم سے دنیا کے سارے
ہٹا دے ہٹا دے ہٹا دے الہی

یہ بیمار دل جو گنہ سے پڑا ہے
شفا دے شفا دے شفا دے الہی

ہمیں خواب میں اب محمدؐ کی صورت
دکھادے دکھادے دکھادے الٰہی

کرم سے مدینہ کی زیارت تو ہمکو
کرادے کرادے کرادے الٰہی

مدینہ کے پھولوں سے کپڑے ہمارے
بسادے بسادے بسادے الٰہی

ذرا سی ہمیں چاشنی عشق حضرت
چکھادے چکھادے چکھادے الٰہی

عذاب لحد اور دوزخ سے ہمکو
بچادے بچادے بچادے الٰہی

ہیں بندے نرے ہم تو محتاج بیشک
غنادے غنادے غنادے الٰہی

رہ صدق ابرار جلدی سے ہمکو
بتادے بتادے بتادے الٰہی

دنیا میں کوئی مجھکو نہ تسخیر چاہیے
عشق رسول میں مجھے زنجیر چاہیے

ایمان جو نہ لایا رسالت آپ پر
فتوی اوسی کے واسطے تکفیر چاہیے

خاک مدینہ آنکھوں میں اور کہہ رہی خدا
مجھکو کسی طرح نہیں اکسیر چاہیے

ہے آرزو کہ طیبہ میں جاروبی ہو نصیب
ای رب نہ مجھکو ملک نہ جاگیر چاہیے

رحلت نہیں رسول کی بیشک حیات ہیں
یہ جان لو کہ آنکھوں میں تنویر چاہیے

ظلمت کا پردہ آنکھوں پہ لاریب ہے پڑا
بس دیکھنے رسول میں تبصیر چاہیے

بی وقری ہے نہ سے ذرا شعر شاعرو
نعت رسول پڑھنے کی توقیر چاہیے

دنیا کی مجھکو دولت و ثروت سے نہ کام
خاک بقیع کی مجھے اکسیر چاہیے

گو میں برا ہوں یا میں بھلا ای کبیر خدا
محشر میں مجھکو صورت شبیر چاہیے

لکھنے تھی تجھے ای خدا رقعتی دے جو مجھے
ہمراہ اوسکے پیارے نہ کچھ سیر چاہیے

بی فائدہ تو سیر کو جاتا ہے شہر میں
یثرب میں چلنے کی تجھے تدبیر چاہیے

عشق رسول میں تجھے بیشک جنون ہوا
گردن میں طوق پاؤں میں زنجیر چاہیے

نفس اپنے سے جنون ہوا کھتے بلال تھے
ای نفس تیری واسطے زنجیر چاہیے

بندہ میں عشق کے یہی کہتے اویس تھے
ای دل تجھے ضرور ہی زنجیر چاہیے

اقبال کو کچھ نہ چاہیے دنیا سے ای خدا
ہاں اسکو چاہیے در شبیر چاہیے

جو مدح خوانی کرتی ہین حضرت رسول کی | لازم ہے اونکے واسطے تحسین قبر چاہیے

افسانہ اور کہانی نہ پڑھ صدق تو کبھی
پڑھنی قرآن کی تجھے تفسیر چاہیے

مطلع مین کہتا ہون اوسے تحریر چاہیے | انسان کو فضول نہ تقریر چاہیے

آگے قضا کے کچھہ نہ سپر تیر چاہیے | تدبیر یاد کرکے نہ تقریر چاہیے

تدبیر کے ہمیشہ سے چلتے ہین یار دو ہر | ہر کام مین تو انسان کو تقدیر چاہیے

حکم خدا سے یون ہی کھڑا ہے یہ آسمان | اسکو کبھی ستون نہ شہتیر چاہیے

اللہ ہی کے بنائے ہین سب سال و ماہ و دن | ہر کار نیک و بد مین نہ تدبیر چاہیے

اسکو کچھہ شر و خیر سے کرتا ہے بس خدا | انسان کو اپنی کبھی بھی تقصیر چاہیے

جو کچھہ خدا نے لکھہ دیا وہ ہوکے رہویگا | چون و چرا کی ہمکو نہ تقریر چاہیے

یہ جان لو کہ ہے رگ گردن سے وہ قریب | لیکن ان انکھون سے ورا تبصیر چاہیے

انسان سب سے اعلی ہین اشرف ہین دوستو | انسان کی کبھی نہین تحقیر چاہیے

جو کار بد ہون اونکی کمی بالضرور ہے | نیکی جو کیجے ہو اوسے توقیر چاہیے

یاد خدا فقیری مین بیشک ضرور ہے | یہ کفنی گیروی نہ ملاگیر چاہیے

قبضہ مین آتا ہے نہین یہ نفس مرشدا | اسکے دبانے کو ہمین تسخیر چاہیے

جاگے ہے تو تو کھیل تماشون مین رات بھر | اے نفس تجکو بھی شب تقدیر چاہیے

اے نفس کام جو کرے سہر خدا ہی کر | تجکو نہ کار خیر مین تشہیر چاہیے

جو ہو بنا وہ ہووے خدا ہی کے واسطے | پھر پا نہ دنیا مین تعمیر چاہیے

ہر کار دنیوی مین تامل ضرور ہے | توبہ کے واسطے نہین تاخیر چاہیے

آوین نہ راہ راست پر ہرگز یہ دوستو | بددینون سے کبھی نہین تقریر چاہیے

توبہ بھی قبول ہو جبتک کہ سانس ہو | ابلیس تجکو کچھہ شر و بہ چاہیے

تقدیر سے نہ جاویگی ہرگز کوئی بھی شی | لیکن ہر ایک امر مین تدبیر چاہیے

نفرت ہیں تو سمجھو عشق ہی ای خدا — دنیا کی ہمکو کچہہ نہیں توقیر چاہیے
وقت سحر دعا کا اثر بالضرور ہے — بشناک ہیں نہیں نالہ شبگیر چاہیے
فقرا کو طشت و چمچہ سے کچہہ نہیں غرض — فقرا کو دیگ و دیگچہ کفگیر چاہیے
عالم میں جو کہ صوفی و زاہد ہیں پارسا — لابد انہیں کو نشہ افیم چاہیے
ای مشفقا تو شعر نہ لکہہ عاشقانہ کل — ہان نعت میں ضروری تحریر چاہیے

لکھنے میں شعر دن کی شب تکثیر ہو چکی
اے صدق اب کلام میں تصغیر چاہیے

ہوگا بشر کہیں نہیں حضرت سے زیادہ کوئی — مجھسے بیمار ہو بیگانہ باندہ کوئی
جز مے الفت حضرت نہ پیالی مجھکو — خنجر زنی ہیں نہ رنگین نہ سادہ کوئی
کنبلی باندہ کے چلیے تو نہ ہو کوئی — ہے ترے پاس نہ فرغل نہ لبادہ کوئی
او کہتے ہیں عشق ہیں سینہ سے ناری ہر دم — لا دو کچہہ صندل ہیں شربت یہ برادہ کوئی
طالب دید ہوں بیمار پڑا ہوں مشتاق — ای مدنی دیکھیے اب مجھکو خانہ کوئی
ای رسول عربی ہے یہ خانہ بسان — اب تو صحت کا بلاوہ بہیجیے جوشاندہ کوئی
استخوان چوڑ ہوئی کہدی تو پیغام اپنا — قافلہ جانیکو ہو بیگا آمادہ کوئی
ای خداوند جہان تیری بغیر از توفیق — کیا کریگا بھلا شربت کا ارادہ کوئی

صدق تو بہیج سلام اپنا رسول عربی پر
جاتا ہو بیگا مدینے میں پیادہ کوئی

ہائی قسمت کیوں نہ لکھی حسرت و ارمان سے — کی نہ زیارت آپ کی ہم پہر چلے حرمان سے
کہتے تھے آوینگے پیدا نہیں در بتا حسرتا — آئے تھے ہم دیکھنے اس جائی پر ارمان سے
کیا کریں ہم درد حسرت آہ کلفت بیشمار — آہ فرقت آہ ہجرت بیچا حرمان سے
ہائی دنیا کیا کریں ہو دی ہی نہ جب صبر تھا — ہے نظر آدے ہے صحرا ہمکو آسمان سے

ظاہر اوس میں دیکھو گے پیغمبر کو تم — ایک ندا آتی تھی اوسمیں ہم پہ پیہم آسمان سے
ہیں ابا بکر و عمر عثمان حبیب مصطفےٰ — آئیتیں دیکھو ذرا آ کے میان قرآن سے
وہ ولی حق وصی مصطفےٰ شیر خدا زوج بتول — ہے امیر المؤمنین اونکا لقب یزدان سے
بچ نہیں سکتا کبھی کوئی بغیر امداد رب — یہ حقیقت میں ہے باہر میری فہم امکان سے
قبر میں آوے عمل شکل مجسم بیٹھکے بیشک بالیقین — کہتے ہیں تحسین جب سنتی ہے حضرت انسان سے
کہوتی کہ ہوں تیرا عمل تو جان لے مجکو فنا — ہیں فرشتہ ہوں نہوں ہرگز کوئی حیوان سے

صدق سمجھو عشق کے بیمار کیسے تھے اویس
مرتبہ اعلیٰ تھا اونکا حضرت سبحان سے

دل زبان کو کچھ تو کہنا چاہیئے اذکار سے — کیا شکایت کرے ہو گردش ادبار سے
لا الہ کا ذکر کرتے ہیں سبھی تو جانور سے — یہ بھی آتی ہے صدا ہر وقت بس گلزار سے
مت پھنسو تم ذرہ بھر بھی مثل مگس و شہد کے — فی الحقیقت ہیچ ہے دنیا جیفہ مردار سے
ہوش رکھ اور گوش کر رکھ کچھ نہ دنیا سے غرض — پھر تجلی تجھ پہ ہو وے حضرت غفار سے
از برائے احمد مرسل شہنشاہ عرب — اے میرے رب اے میرے حق دے بچا آزار سے
یا الٰہ العالمین تجھ سے دعا ہے روز و شب — دن قیامت کے اوٹھوں میں زمرۂ ابرار سے
اے شفیع عاصیان اے رحمۃ للعلمین — میں ہوں شرمندہ عمل سے اور بد کردار سے
اے دستگیر بیکساں اے صاحب غربا نواز — ہو عنایت تجھ پہ تو للہ اب تیری سرکار سے
اے معدن جود و کرم اے سید والا ہمم — ہو حضوری اب عطا مجکو تیری دربار سے
قبر میں پرسش اگر ہو یہ کہوں میں در جواب — مجھ سے مت پوچھو کہ ہوں امت شہ ابرار سے

صدق ہے بیکس پڑا ہو ہند سے جلدی بلا
رات دن ہے التجا تجھ احمد مختار سے

محمد نے جو رہ بتائی نہ ہوتی — کسی طرح ہمکو رہائی نہ ہوتی
اگر پیدا ہوتی نہ ذات محمد — خدا کی قسم ہر شے ابھی نہ ہوتی
نہیں پیدا ہوتے جو حضرت ہمارے — کسی کی خدا تک رسائی نہ ہوتی

قیامت میں احمد جو ہوتے نہ حامی
کبھی بھی کسی کی رہائی نہ ہوتی

بلاشک ہی ہو جاتے ہم سارے گمراہ
جو رہ سیدھی ہمکو بتائی نہ ہوتی

پھنسے قید میں گمرہی ساری خلائق
بھلائی برائی جتائی نہ ہوتے

نہیں نار دوزخ سے کوئی بھی بچتا
شب اسریٰ بخشش کرائی نہ ہوتی

جو حضرت کی تکذیب بوجہل کرتا
کسی طرح اوسکی بھلائی نہ ہوتی

جو ابلیس سرکو نہ حق سے پھراتا
کبھی اوسنے خواری اوٹھائی نہ ہوتی

جو نمرود و قارون رہ حق پہ چلتے
کبھی بھی پھر اونکی ہنسائی نہ ہوتی

جو شداد دعوا خدائی نہ کرتا
کوئی خواری اوسنے اوٹھائی نہ ہوتی

نہیں غرق فرعون ہوتا کبھی بھی
خودی جو کہ دل میں سمائی نہ ہوتی

نہ کھینچے بلال حبشی نام احمد کو
کشش دل میں احمد جو آئی نہ ہوتی

مرض بڑھتا جاتا بلاشک ہی زیادہ
اگر درد کی کچھ دوائے نہ ہوتے

نہیں کھینچتا سنگ آہن کو ہرگز
جگر میں جو الفت سمائی نہ ہوتے

عمر چھوڑ کر بت پرستی نہ آتے
محبت جو حضرت سمائی نہ ہوتی

نہیں پیدا ہوتی یہہ مخلوق ساری
مقدم جو رحمت خدائی نہ ہوتے

کوئی پالنا کرتا اپنے نہ بچے
جو خلقت پہ شفقت یہ آئی نہ ہوتی

نہیں لکھتا اسے صدق تو کوئی مصرع
مدد حق سے جو تجھہ پہ آئی نہ ہوتے

خیال احمد مرسل میں جسکا دل لگا ہے
سمجھ لو فتنہ محشر سے اوسکو کچھ نہ کھٹکا ہے

چلے جو سنت احمد پہ پہنچیگا وہ جنت میں
چلے جو راہ شیطان پر حقیقت میں وہ بھٹکا ہے

ذرا قارون کے قصہ کو تو عبرت سے نظر کر لو
اوسے اوندھا نصیبہ نے کہاں پہ جا کے پٹکا ہے

جو ایکدم بھی نہیں غافل ہی ذکر حق سے دنیا میں
یہ جانو تم قیامت میں اوسے خطرہ نہ جھٹکا ہے

نہ محشر کا اوسے خطرہ نہ دہشت قبر کی ہرگز
رسول دوسرا کا عشق جس دل میں گڑکا ہے

اوسے دنیا کی کچھ پروا نہ عقبیٰ کی او خواہش
فلک نے کوچہ وحدت میں لاکے جسکو پٹکا ہے

اور یہ مطلب نہ جنت سے نہ حور و قصر سے غرض کچھ ہمین
پھر کیا حامی ہو میری شافع یوم محشر مین شہ عالم
خبر مجھے ذرا آکر رسول دو جہان میری
وہ مسوئی ہوگا جنت یہ اسے ہم جہان لوٹتا کہ
بچا لے ای خدا وندا بہت ہون مضطر و حیران
شب تابان مین یک شب مین کہا تنہا ایک صحابی نے
وہ ہوگا نور سے معمور سینہ جا لون یا رو ہم

جسے اب عشق احمد نے زمین پر لاکے پٹکا ہے
مجھے ہول قیامت سے ڈر نہین کچھ کہ کھٹکا ہے
پھر سے سینہ سے زخم آکے لگے مین ابتو اٹکا ہے
غم عشق محمد مین جو آنسو سبکے ٹپکا ہے
غم دنیا نے آکے اب زمین پہ مجکو پٹکا ہے
شیخ الورے پہ حضرت کے عجب ایک نور چمکا ہے
کہ جسمین شیرہ عشق محمد آکے ٹپکا ہے

نہ طاقت صدق پڑھنے کی نہ قدرت دلکو لکھنے کی
محبت مین رسول دوسرا کے دل تو اٹکا ہے

ایک دن جاویگا بندے تو خدا کے سامنے
جو کتا ہوسے نہین بچیگا اس دنیا مین تو
نامہ اعمال تیری جب پڑھے جاوین فنا
نفسی کی پیشی مین نکلا ایک ذرا کچھ بہی خلل
چہرہ الورے پہ آکے سیر کرتا آفتاب
جو محبت مین خدا دلکو کہان آرام و چین

یون تو ہر لحظہ ہے ہر دم کبریا کے سامنے
نے الحقیقت ہوگا نادم رب علا کی سامنے
شرم آوی اوس جگہ خیر الوریٰ کے سامنے
ہو وین اوس دم نیچی آنکھین مرتضیٰ کے سامنے
نہی فقر کی کیا حقیقت مہ لقا کے سامنے
رہتے ہین دنیا مین ہر دم وہ بلا کے سامنے

جسنے [illegible] پڑھ لیا [illegible] صدق ولی [illegible]
[illegible] مصطفیٰ کے سامنے

جمع ہو وینگے اک دن سب خدا کے سامنے
خوف سے ڈرتا تو رہ ہرگز نہ کر تو کچھ گناہ
ہاتھ اعرابی کے کاٹے گر پڑی تلوار تھی
ہین وہی خیر القرون اعلیٰ مراتب کے ولی
سوختہ دل کیا دیکھا بھلا کیا ابن ملجم سا شقی
جو حکومت کر کے دنیا مین کرے ظلم و ستم

سرخرو ہونگے مسلمان مصطفیٰ کے سامنے
جان لے ایکدن تو ہوگا بس خدا کے سامنے
تاب لاتا تھا وہ کب خیر الوریٰ کے سامنے
لائے ایمان جو کہ حضرت مصطفیٰ کے سامنے
روز محشر وہ وہی مصطفیٰ کے سامنے
کچھ نہین سے کمتا ہے رتبہ وہ گدا کے سامنے

قاتلان مرتضیٰ ہو وینگے شرمندہ تیری | ہونگے جس دن وہ حبیب کبریا کے سامنے

شیفتگی سے صدق آنکھون سے لگا لیجو قدم
ہووی جس دن تو [illegible] مصطفیٰ کے سامنے

لکھا نعت [illegible] | ایسا [illegible] تو ہے

تیری عشق مین ایسا شیدا ہوا ہون | نہ تاب و توان ہے نہ تن مین لہو ہے
زبان سے رہے جاری ہردم ہی اللہ | تر و تازہ رہتا اسی سے گلو ہے
جہانکی طرف جو نظر ڈالتا ہون | جدہر دیکھتا ہون ادہر تو ہی تو ہے
فراق محبت مین بیخود پڑا ہون | نہ کہانا نہ پینا نہ کچھہ گفتگو ہے
کسی طرح دیکھون مدینہ کو جا کر | یہی فکر ہے اور یہی جستجو ہے
بلالو مدینہ مین جلدی سے شاہا | تیرے در کو دیکھون یہی آرزو ہے
گئی جو گذر عمر آدمی نہ ہرگز | کبھی بھی نہین لوٹتی آب جو ہے
نبی حق کے رکھتے ہین اعلیٰ مراتب | ولے رتبہ احمد ہی سب سے علو ہے
تو لیچل مدینہ کو ای میرے مالک | یہی التجا ہے یہی آرزو ہے
گنہ [illegible] رب سے شاد ہین فرشتے | جو میر خدا جا کے ون کرتا وضو ہے

[illegible] کو [illegible] اپنی [illegible]
قدم سے [illegible] دیکھون یہی آرزو ہے

نعت لکھون مین تیری سرور دین تھوڑی سی | مجہہ پہ بھی ہو اے رہبر دین تھوڑی سی
جن و انسان جو بنا لیکے قلم کو لکہین | ہے مدح آپکی وہ خسرو دین تھوڑی سی
خلد مین ہوئیگا وہ شخص [illegible] جاؤن [illegible] | جب شفقت ہو شہنشاہ امین تھوڑی سی
نا بدون [illegible] کو بھی بخشین [illegible] | ہووی بخشش جو کہین مظہر دین تھوڑی سی
[illegible] ہو منہہ سے | ہو شجاعت جو بیان خسرو دین تھوڑی سی
بیگ کر وہ دل سے رسالت کا کریگا اقرار | اوسکو دینگے جگہہ رہبر دین تھوڑی سی
ہو عطا ذرہ برابر جو محبت اپنی | بہشت ہی مجکو وہ ہے مظہر دین تھوڑی سی

آپ کے روضۂ انور کی جو مٹی ملجائے
لطف کیا ہووی بھلا اور مزہ کیا ہووے
ایک گوشہ مین پڑون جا کے کہین مین چھپکا
یہ وصیت ہے کہ ملدینا کفن مین میرے
نفس پر اپنے کریگا وہ تو بیشک ہی جہاد
دل دکھاویگا نہ چینٹی کا کبھی وہ مطلق ❊
مرتے دم تک نہ کبھی میدہ کی روٹی کھائی ❊
سیر ہو کر نہ کبھی آپ نے کہانا کہایا

رگڑون مین آنکھہ ہے اپی رغبت وین تہوڑ لیسی
روضۂ پاک پہ رگڑون مین جبین تہوڑ لیسی
جائی یثرب مین جو ملجائی زمین تہوڑ لیسی
خاک روضہ کی جو ملجائی کہین تہوڑ لیسی
جس بشر مین ہو اگر الفت دین تہوڑ لیسی
ہووی ادس شخص مین جو شفقت دین تہوڑ لیسی
تہی غذا آپ کی بس نان جوین تہوڑ ہی سی
کہانا کہایا بہی تو بس نان جوین تہوڑ لیسی

بہکتا پہرتا ہے دنیا مین جو یہہ صدق بڑا
دو محبت اسے اے سرور دین تہوڑی سی

آج وہ شمس الضحے صل علی آنپکو ہے
آسمان سے ہی ندا ہوویگا اب فضل خدا
خشک سالی دور ہوگی تہی فلک سے یہہ ندا
جسکے آنکی خبر مدت سے دیتے تھے رسل
سنکے تھے جنات ہو جاؤ مسلمان کا فرو
حکم تہا موقوف ہو جاوین عذاب قبر سب
تہی جہانکے سب چرندون اور پرندون مین خبر
کرتے تھے نعرہ یہی کوہ و شجر جن و ملک
کہڑکیان فردوس کہولو تہا یہی خوانکو حکم
تہا زبانون پر فرشتون کی یہہ پیسا کلام

یا الٰہ ہر دو سرا صل علی آنپکو ہے
آج وہ نور ہدی صل علی آنپکو ہے
آج وہ بحر سخا صل علی آنپکو ہے
آج وہ بدر الدجے صل علی آنپکو ہے
آج وہ خیر الورے صل علی آنپکو ہے
آج وہ فخر سخا صل علی آنپکو ہے
آج فخر انبیا صل علی آنپکو ہے
آج وہ صدر علی صل علی آنپکو ہے
وہ حبیب مصطفے صل علی آنپکو ہے
وہ محمد مصطفے صل علی آنپکو ہے

صدق دل سے تم مسلمانون پڑہو ہر دم درود
شافع روز جزا صل علی آنپکو ہے

ولہ

مری دلمین لگی ایک گل جھڑی سے — لکھوں مین نعت احمد جو بڑی ہے
نہووے گی ثنا کچھہ بھی کسی سے — ثناء احمد مرسل بڑی ہے
نہین انسان فقط ذاکر ہین حق کے — اوسی کے ذکر مین بوٹی جڑی ہے
ق
بتادے اے خداوندا تو اوس سے — قیامت ایک مصیبت جو کڑی ہے
نہین ہے انتہا تیرے کرم کی — تری رحمت تو سب سے ہی بڑی ہے
نہین مانونگا مین جائے بغیر اب — اگر قسمت مدینہ سے لڑی ہے
خدا سے آہ تجکو کیون ہے غفلت — اجل سر پر ترے ہر دم کھڑی ہے
چلا جا تو کسی باعث سے طیبہ — یہی تو بات دلمین اب اڑی ہے
صحابہ کا نہ مانے جو کہنا — خدا کی مار ہے اوس پر پڑی ہے
جہنم کی پناہ مانگو خدا سے — بلا شک اوسمین آگی تو سڑی ہے
وہ دوزخ مین چلے جاوینگے لاریب — محبت مال جنکو یان بڑی ہے
رسول حق کا جو منکر ہوا ہے — اوسی کے واسطے آتش کڑی ہے
جو سیدھے جاوینگے جنت مین بیشک — محبت جنکو حضرت سے بڑی ہے
پڑی ہے سب کو نیکی کسی کو — ہمین تو فکر یثرب ہی پڑی ہے
مصائب دنیوی کچھہ بھی نہین ہین — مصیبت قبر سب سے ہی کڑی ہے
نہین لکھہ سکتا تھا مین ایک مصرع — مرے اوپر تو رحمت حق پڑی ہے
خداوندا دکھا دے تو مدینہ — دعا تجھہ سے یہی اب ہر گھڑی ہے

اب ہو جا صدق تو اوس پر سے قربان
سر جسپر خاک یثرب کچھہ پڑی ہے

نکلینگے سر سے تو ارمان بڑی مشکل سے — جاؤنگا روضۂ سلطان بڑی مشکل سے
دیکھہ سکتے ہین مجھے حضرت کے بہت سخت ہین شیطان — لائے کفار ہین ایمان بڑی مشکل سے
جیتے جی [illegible] تو آسان نہین — ہوئے ہین کامل عرفان بڑی مشکل سے
ورد کرنے مجھے دیتا نہین ابلیس لعین — پڑھتا ہون سورۂ فرقان بڑی مشکل سے

نفس امارہ کی مشکل ہی ذرا سہل نہیں
زیر پہ ہوتا ہے یہہ شیطان بڑی مشکل سے

پہنچکر ورد غم و رنج و الم منزل راہ
جا دین شب مین انسان بڑی مشکل سے

حفظ کرلینا تو ہر ایک شخص کا ہے کام نہیں
یاد ہوتا ہے یہہ قرآن بڑی مشکل سے

وہ قرآن کا حفاظ کو ہے سخت و شدید
منزلین ہوتی ہین آسان بڑی مشکل سے

جو کہ پڑھتے نہین حفاظ مین منزل اپنی
پڑھتے ہین پہر تو وہ قرآن بڑی مشکل سے

کھیلتے رہتے ہین بہ شوق جو اکثر لڑکے
یاد کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل سے

کاہلی سے جو پڑہا کرتے ہین اکثر انسان
ختم کرتے ہین وہ قرآن بڑی مشکل سے

شغل مین رہتے ہین دنیا کے جو ہر دم انسان
اونکو یاد آتا ہے قرآن بڑی مشکل سے

رات دن فکر معیشت مین پڑا رہتا ہون
اب تو پڑہتا ہون مین قرآن بڑی مشکل سے

نفس شیطان لیئے پہرتا ہے خواہش سے مجھے
مانیگا تیرا یہہ فرمان بڑی مشکل سے

ہے زبان میری تو آلودہ گنا ہون سے بڑی
نام لیتا ہون مین سبحان بڑی مشکل سے

ق

کہا ہے کتنا جوانی مین کرو اسکا حساب
لگے گی اسکی تو میزان بڑی مشکل سے

بہول جاوینگے گناہونکو گنہگار شقے
اونکو یاد آوینگے عصیان بڑی مشکل سے

دست و پا بولینگے جب بہی تو نہو وینگے مقر
جاویگا اونکا تو نسیان بڑی مشکل سے

آپکو سمجھے مسلمان ہین مسلمان در گور
ہوتے انسان ہین مسلمان بڑی مشکل سے

نفس فرعون نہین مانیگا ہرگز کہنا
زیر ہو ویگا یہہ ہامان بڑی مشکل سے

رزق دنیا مین تو سب پاتے ہین بی رنج پدید
روزی پاتے ہین یہہ انسان بڑی مشکل سے

اسم اعظم تو ہر ایک شخص پہ دشوار ہے صدق
سیکھتے ہین اسکو تو انسان بڑی مشکل سے

چار پایون پہ نہین چاہیئے کرنی سختی
سیدھے ہوتے ہین یہ حیوان بڑی مشکل سے

کاہلی صدق نہ کر اور کرے جا محنت
ختم ہو ویگا یہہ دیوان بڑی مشکل سے

کہتا خدا ہون تجھہ سے روضہ نبی دکھاوہ
شیدائی مدینہ جلدی مجھے بنا دے

ہے آرزو یہ میری ہے یہ تمنا میری
ہے اشتیاق کب سے جانے ہے تو مولا
مل جائے خضر مجھکو یہ ہی کہوں میں اوس سے
ہے التجا میری ہے یہ دعا ہی میری
ای مالک کریمی ای خالق رحیمی
ہے یہ دعا ہماری بارِ الٰہ تجھ سے

وہ سبز گنبد اپنا مولا مجھے دکھا دے
اپنے کرم فضل سے زیارت مجھے کرا دے
راہِ مدینہ آسان کوئی مجھے بتا دے
پردہ دوئی کا میری ای رب کبیر اوٹھا دے
جو ہوں بلا میں دنیا سب ہم سے تو ہٹا دے
عصیان ہماری بدتر جو ہو وہیں تو مٹا دے

کرتا ہے عرض تجھ سے رو رو کے صدق عاجز
زیارت نبی کی اسکو تو اے خدا کرا دے

ہم عاشق ہیں جمال مصطفیٰ کے
وہ کل مخلوق سے بہتر ہیں افضل
بھلا ہو وے بیان کیا اونکا رتبہ
خدا عاشق ہے اونکا اور شیدا
یہ جانوں مرتبہ اونکا ہے عالی
ہمیں اچھا نہیں لگتا ہے کچھ بھی
نہیں کھٹکا ہمیں روزِ قیامت
ہمیں ہے پل سے ہرگز کچھ نہ دہشت
ہمیں اعمال بد سے ہے نہ خطرہ
ہمیں ہے قبر کی کچھ بھی نہ ہیبت
پڑھو صلوات حضرت پر جو کثرت
تری الفت میں یا میری شہنشاہ
شب اسریٰ محبت سے کرم سے
تری عادت کا قرآن ہے گواہ شاہ
گئے رفرف پہ حضرت آگے بڑھ کر

شہنشاہ وہ ہیں سب شاہ و گدا کے
نبی عاشق وہ ہیں خدا کے
حقیقت میں محب ہیں وہ خدا کے
وہ عاشق ہیں بلا شک کبریا کے
رسولِ آخری وہ ہیں خدا کے
فدا ہیں ہم تو روحی مصطفیٰ کے
کہ ہم ہیں امتی خیر الوریٰ کے
کہ شافع آپ ہیں روزِ جزا کے
مطیع ہیں ہم جناب مصطفیٰ کے
کہ پیرو ہم تو ہیں خیر الوریٰ کے
سنو میلاد سلطان دل لگا کے
مریں گے استخوان اپنے گلا کے
بڑھایا مرتبہ حق نے بلا کے
ترے اخلاق میں صدق و صفا کے
رکے روح الامین سدرہ پہ جا کے

خدا سے کہہ کے شب مین بلا شاہ
بلاشک آپ ہین عالم مین زندہ
تجھی سے ملتجی ہون میرے اللہ
لگاتا ہون سے تا فقرا تلک بس
گذارہ کر تو اب فرزند و زن سے
ازل مین تھے بڑے خوشحال ہم تو
گدا سے لیکے ایک دن تا شہنشاہ

کہ ہین محتاج ہم تیری دعا کے
بھی کہتا ہون سب مین غل مچا کے
مرد ون حضرت کو شعر اپنے سنا کے
سبھی محتاج ہین رب علا کے
بسر کر عمر ہستی سب ہٹا کے
پریشان حال ہین اب یان پہ آ کے
چلے جاوینگے کوچہ مین فنا کے

چلا جا صدق طیبہ مین بحسن شوق
چٹائی ایک دن تو بھی دبا کے

رسول دو جہان خیر الوری کی آج محفل ہے
سراپا گوش ہو جاؤ پڑھو صلوات کثرت سے
چلے آؤ چلے آؤ ادب سے اے محبو تم
تو چکھے بھی یک لحظہ درود کی ذرا صاحب
پڑھو صلوات کثرت سے نہو غافل بھی ایک لحظہ
مرض سکین جو بدت سے شفا پائین بلاشک وہ
لگاؤ عطر کیوڑہ و پڑھو صلوات تم دل سے
پھیلا ہوں پھر باتین نہ دنیا کی کرو ہرگز
خوشی سے آؤ اس جا پر سنو میلاد تم دل سے
رکھو سر گنبد اخضر سے جہان تک تم سے ممکن ہو
گلاب پاش سے چھڑکاؤ کرو سارے لوگون پر

حبیب کبریا صل علی کی آج محفل ہے
حبیب حق محمد مصطفی کی آج محفل ہے
رسول دوسرا بحر سخا کی آج محفل ہے
شفیع عاصیان روز جزا کی آج محفل ہے
شہ عالم جناب مصطفی کی آج محفل ہے
طبیب درد مندان نور ہدی کی آج محفل ہے
یہ جانون مقتدای انبیا کی آج محفل ہے
شہ ہر دو سرا احمد علی کی آج محفل ہے
کریم با سخا حلم و حیا کی آج محفل ہے
نبی پیشوا بدر الدجی کی آج محفل ہے
خوشی ہو صاحب کہف الوری کی آج محفل ہے

پڑھے جا صدق صلواتین بہ کثرت اور بیجد تو
شہ عالی نسب شمس الضحی کی آج محفل ہے

شہ جن و بشر ہر دو سرا کی آج آمد ہے
وضو سے آؤ محفلین پڑھو صلوات تجدید ہم
ملو جو شبو ہین کپڑو نسی طہارت سے جلی و
برائی عاصیان رحمت او تری آسما سے
کرو جہر کا او انکو نسیم محبت اور الفت ہین

ولہ

محمد مصطفیٰ صل علیٰ کی آج آمد ہے
یہ جانون شافع روز جزا کی آج آمد ہے
شہ عالم جناب مصطفیٰ کی آج آمد ہے
عزیزو با صفا نور ضیا کی آج آمد ہے
شہ جن و ملک ارض و سما کی آج آمد ہے

پڑھو تم صدق دل سے اب درود انکو محبو تم
محمد مصطفیٰ بدر الدجیٰ کی آج آمد ہے

بیان ہو لود سلطان شہ ابرار ہوتا ہے
ادب سے آو محفلین پڑھو صلوات تم ہر دم
فلک سے محفل اقدس مین آتے مین ملک بیشک
یہ وہ محفل ہے سکنہ مین ملک جب جا مین شامل
محبو تم سمجھ لینا یہہ ہے دار شفا محفل
اب آو عاشقو بیٹھو مودب اور قرینہ سے
اب اس محفلین صافی دل سے آو تم مسلمانون
بی طہارت محفل عالی مین آنا ہے نہین جایز
جو سن کے نام حضرت اور پڑھے پہر درود اوپر
سنے جو نام احمد اور پڑھے صلوات بہی اون پر
اوسی جا پر ہوتے ہین ملایک بہی جمع سارے
وہ بی کہشکے ہی جنت مین چلا جاویگا سیدہی راہ
چلا جاویگا بی پرسش وہی نار جہنم مین
حبیب کبریا کے جو باعزت سے قدم چومی
شترون و سکان سو پی و جنت کی
فلک پہ لکہے تھے غلمان کہ یا نبی کہہ ہی سارے

شہ عالم کا اس جا پر سبہی اذکار ہوتا ہے
بیان اسد اکم ولادت سید ابرار ہوتا ہے
گذر اس جا رسول احمد مختار ہوتا ہے
ظہور ذات اقدس سب یہان اظہار ہوتا ہے
یہان آکے وہ صحت پائے جو بیمار ہوتا ہے
ور اسکن لو محبت سے بیان بار ہوتا ہے
بیان ذکر رسول سرور مختار ہوتا ہے
ہر ایک ساعت مسلمانون وضو درکار ہوتا ہے
یقین جانون کہ دنیا مین اوسے ادبار ہوتا ہے
اوسی بندہ کے اوپر بس خدا کا پیار ہوتا ہے
کہ جس جا پر بیان حضرت بی غفار ہوتا ہے
محمد کی رسالت کا جسے اقرار ہوتا ہے
رسالت اور نبوت سے جسے انکار ہوتا ہے
بیان سنکر محبون کا جگر افگار ہوتا ہے
حضوری کے تو آنے سے چمن گلزار ہوتا ہے
رسول دوسرا کا اس جگہہ دربار ہوتا ہے

جو بے پروا ہو خلقت سے فقیری میں کرے گذران
حضوری سرور عالم مراتب اوسکے زیادہ ہوں

ہمیشہ عشق احمد میں وہی سرشار ہوتا ہے
خلافت سے صحابہ کے جیسے اقرار ہوتا ہے

درود میں صدق دل سے کم پڑھے جو تیز رو ایسا
جو الٹا زیر جناب سے ادا ہوتا ہے

شمع عالم کی محفل سے اب آئی جسکا جی چاہے [illegible]
جو یہی محفل اقدس میں آئی جسکا جی چاہے
لکھا جاتا ہے انکو بیچ جو محفل شمار آتا ہے
بنیگا ایک مکان جنت میں لکھا ہے کتابوں میں
درود اکبار پڑھے سے لگے ایک نخل جنت میں
بلائی دنیا بھاگے ہے جو محفل شہر آدی ہے
درود میں پاک محفلیں ہمیشہ پڑھے کثرت سے
کرا دے جو کہ محفل شمر گنہ اوسکے بخشیں سارے
ملیگا دن قیامت کے عوض اوسکا یقین جانو
نہیں جھگڑا ہے محفل کو حشر سے واعظ ذرا مطلق
بنے فردوس میں موتی بلا شک آنسو رونے کے
نہیں ہے قید محفل کے کرانیکی کوئی مطلق

مراتب آکے اپنے یاں بڑہائی جسکا جی چاہے
مقصد اپنا اپنا آ کے پائے جسکا جی چاہے
وہ ابراروں میں نام اپنا لکھائی جسکا جی چاہے
رسول پاک کی مجلس کرائے جسکا جی چاہے
شجر اپنے وہ جنت میں لگائی جسکا جی چاہے
بلا دنیا اپنے اوپر سے ہٹائے جسکا جی چاہے
محبت اپنی حضرت سے بڑہائے جسکا جی چاہے
اب اپنے جرم و عصیاں سب مٹائی جسکا جی چاہے
اب اس محفل میں زر اپنا لٹائی جسکا جی چاہے
ہے سب حاجی اب احمد میں ڈرائی جسکا جی چاہے
اب آنکھیں بزم اقدس میں رولائی جسکا جی چاہے
ہر ایک دن میں محفل میں کرائی جسکا جی چاہے

پڑھے سے صدق محفل کی فضیلت میں غزل اپنی
اب اپنا عشق حضرت سے لگائے جسکا جی چاہے

محمد کا ثنا پڑھ کر سنائی جسکا جی چاہے
درود میں پاک اہل بزم اس محفل میں پڑھتے ہیں
جو اس محفل میں شامل ہوں بخشیں اوسکے گنہ سارے
جو آئے محفل اقدس میں ہو جاتی ہے روشن دل
خدا کے فرشتوں سے [illegible]

محبت دل میں حضرت کی بٹھائی جسکا جی چاہے
وضو سے اور طہارت سے اب آئے جسکا جی چاہے
گنہ اپنے اور عصیاں مٹائے جسکا جی چاہے
اب خالص ہو کے حق سے لو لگائی جسکا جی چاہے
اوسی دفتر میں نام اپنا لکھائے جسکا جی چاہے

پہر ہے میلاد سلطان پیمبر حق کہیا پیکا
فرشتے سنتے آئے ہین پیمبر کی ثنا یارو
ثنا ء احمد مرسل کا سنتا عین ایمان ہے
ثنا ء احمد مرسل پڑہی جاتی ہے جہان جابو
فرشتے پڑہتے ہین الکر درود پاک حضرت پر
نہین ہے قید اس محفل کے کرنیکی فقط لوگو
اوٹہائے ہین بہے دنیا اگر سیم و زر انسان
ملیگا حشر مین اوسکو بلاشک آب کوثر بہی
بہلاوے ہے یہ محفل غم الم عالم کے کل بیشک
ہ ملتے ہین جو آئے جہدا ہوجاہین گنہ اوسکے
ملے محشر مین اوسکو سلسبیل آب بہی جنت
پہر جاہے جہٹہ جانیکی ادب ہے بس خموش ای دل

یہان اب شان احمد پڑہ سنائے جسکا جی چاہے
ثنائے احمد مرسل پڑہائے جسکا جی چاہے
اب آخرت کو وہ دنیا سے کمائے جسکا جی چاہے
وہ اگر آخرت اپنی بنائے جسکا جی چاہے
ملائک صلواتین گہر پڑہائے جسکا جی چاہے
ہر ایک دین سر ایک بار ہین کرائے جسکا جی چاہے
اوٹہا کر مال و دولت یہان دکہائے جسکا جی چاہے
خدا کی راہ مین شربت پلائے جسکا جی چاہے
غم و رنج اپنا دنیا سے بہلائے جسکا جی چاہے
یہہ فرمایا ہے حضرت نے اب آئے جسکا جی چاہے
وہ بہر حق یہان پانی پلائے جسکا جی چاہے
ادب اپنے آپہی کو بٹہائے جسکا جی چاہے

غزل پڑہنا ادب سے صدق سے بہر نیاز اس دم
ادب سے بزم مین سن نے اب آئے جسکا جی چاہے

محفل اقدس مین صافی دل سے آنا چاہیے
اس جگہہ ہوتی ہے رحمت حق تعالی کی نزول
بات کرنے سے ہے محفلین نہین کچہہ فایدہ
دشمنونکو و نہ محفلین کبہی ہرگز چاہیے
گہر بلا کر محفل اقدس مین موافق حیثیت
شامیانہ ایک پہولونکا لگادی قنا
ایک چہپر کہٹ ہی لگا کر محفل میلاد مین
ہو تبرک بہی بہت سا اور ہو کچہہ اہتمام
کرکے چہڑکاؤ بہی محفلین گلاب پاش سے

دردو غم اب سارے دنیا کے بہلانا چاہیے
ہر بشر اب بہر رحمت یہان پہ آنا چاہیے
عشق حضرت مین اب آنکہین بہی رولانا چاہیے
بس محبون کو ہی محفلین بلانا چاہیے
بس خدا کی راہ مین شربت پلانا چاہیے
فرش مخمل کا ہر اک جا پر بچہانا چاہیے
نعت اور سیر احمد مرسل پڑہانا چاہیے
ایک چوکی پہر مدح خوان بچہانا چاہیے
مدح خوان اوسوقت مجلسمین بلانا چاہیے

جمع کرکے ساری اسبابکو یارو دوستو
ہوویگا پڑہنا ہر ایک لحظہ درود اس شاہ پہ
آتی ہے رحمت اوترکے آسمان سے آن مین
پہرتا ہے چارون طرف یہ دل ہمارا واہیات
اب درودین پاک پڑہ کے محفل میلاد مین
بے ادب اس محفل عالی کا بنکر دوستو
انکساری سے بلاکر عاشقان صوفیان

جب خبر محفل سنو تم بس مجوعطرے
شادی غم مین خوشی مین رنج مین اور درد مین
ہے نہین کچہہ قید اس محفل کرانے کی کوئی
اب کراکے محفل میلاد یارو دوستو ❊

اس تبرک سے محفل اقدس کرانا چاہیے
کر طہارت محفل اقدس مین آنا چاہیے
فی الحقیقت ہیگی رحمت حق کا آنا چاہیے
اسکو الفت بیچ پیغمبر کے لگانا چاہیے
ایک شجر جنت مین ہمکو بہی لگانا چاہیے
بے ادب اس جا محفل مین نہ آنا چاہیے
عطر اس محفل مین ہر یک کے لگانا چاہیے
واسطے محفل کے کپڑے ہی بسانا چاہیے
محفل اقدس ہمیشہ ہی بڑہانا چاہیے
جب بہی ہوسکے جب ہی کرانا چاہیے
اپنے گہر مہمان پیغمبر بلانا چاہیے

شکر تو نے پڑہ لیے محفل کی طیاری مین چند
صدق تجکو ایک غزل دیگر سنانا چاہیے

کس شاہ کی آمد ہے یہ اب جلوہ گری کیون ہے
ہمکو بتلا دے ہوتا ہے بیان یان کسکا
کیا وجہہ اسکی ہے کیا اسکا سبب کیا باعث
آج تاریخ ہے معراج رسول عربی کیا
کیا ہوئی مجہہ پہ عنایت شہ والا جانون
آج کیا دہوم ہے کیا شور ہے کیا بات جانے
کون آتا ہے زمین بہی کہتے تہے فلک پہ
چرچا تو یہی کرتے تہے آپس مین ملایک
غلمان بہی صفین باندہے ہوئے کرتے تہے چرچا
کہتے تہے تعجب سے کمر باندہے ہوئے غلمان

پہیلا ہوا ہر سمت مین نور قمری کیون ہے
افلاک سے اسوقت مین رحمت اتری کیون ہے
اب زمین پہ ہے پہیلا عرش تلک جلوہ گری کیون ہے
بی بی چرخ سے رحمت اتری کیون ہے
اس رات نصیبے ہے دمبری کری کیون ہے
اک بدلی سی ایک نوری عالم مین گری کیون ہے
شور و غل کسکا ہے یہ جلوہ گری کیون ہے
اس رات اقرباء مین ہر جا نظری کیون ہے
پوشاک ہر ایک حور کی اس رات ہری کیون ہے
اس وقت مینا ہر چیز فرشتے سے بہری کیون ہے

کہتا تہا یہہ یا خسرو نبی یا الکہ و ریدو نرخ
رضوان انکو ترک دیکہہ کے آتا تہا تعجب
حاملیم ہی باندہے کہہ کہڑے تہے اوس رات
جیسے بیت دیکہہ ستارے ہی بولے
چرخ اول کے ملایک تو ہی کہتے تہے باہم
کہتے تہے ہی قدسی ابہین سبہی مل مل
ابہین اچہے سے ہی کہتے تہے قدسی
چرخ دوم پہ ترک دیکہہ کے آدم بولے
یہہ ہی کہتے تہے اچہے سے بحال خوش
دیکہہ کر کہتے تہے ادریس سبہلو کو وہان یہ
چرخ سوم سے کسی جا پہ یوسف بولے
چرخ چوتہے پہ تو گویا ہوئی یہہ حضرت عیسے
طبق پنجم سے کسی جا پہ سلیمان بولے
کہتے براق تہے ابہین براق نبوی کو
کیون شوخی مچاتا ہی ذرا آہستہ ہم
کہتے پہرتے ہے کسی جا سے خلیل و اسمعی
طبق چہٹوین پہ ہی کہتے تہے حضرت یونس
چرخ ہفتم پہ ہی کہتے تہے موسی یا ہارون
در سدرہ پہ گئے جبریل پکاری اوس جا
خضر و الیاس نے دیکہی جو کسی مین سبیل
آئی جبریل جو در پر تو یہہ گویا ہوئی حضرت
وقت چلنے کے یہہ فرماتے تہے شاہ لولاک
دست بستہ ہوئی جبریل ادب سے یہہ کہا

افسردہ سی اس رات مین نار سقر ہی کیون ہے
یاقوت کے پردے مین لگی بفت زری کیون ہے
زینت بڑی اس وقت مین حورون نے کری کیون ہے
تار زرین سے اطلس مین کری بخیہ گری کیون ہے
جبریل کمر باندہے پہ نامہ بری کیون ہے
عرش اعظم سے یہہ جبریل پہ فرمان بری کیون ہے
باندہے ہوئی صف نیکونکی اس جا کہڑی کیون ہے
شہر فردوس کٹورہ مین ہر ایک جا دہری کیون ہے
زنجبیل اب گلاسو مین قرینہ سے بہری کیون ہے
پہ گیلی کوزہ مین اب برف سی قند و شکری کیون ہے
آج بکہرا ہوا ہر چرخ پہ نور قمری کیون ہے
کوثر کے آفورہ مین طہور اسی بہری کیون ہے
سنورا ہوا براق ہر ایک شکل پہ پری کیون ہے
اس طرح سے رفتار مین لو لبک دہری کیون ہے
یہہ گرمی شدت بہری اب دلین مہری کیون ہے
اس رات ہر ایک قیدی جہنم سے بری کیون ہے
اس شب مین ہر ایک جا صفائی سی کری کیون ہے
دہوم یہہ مچکی ہے یہہ جلوہ گری کیون ہے
نور ہی نور ہے یہہ کون جلوہ گر ہی کیون ہے
کہنے لگے یہہ تخت زمرد پہ دہری کیون ہے
میکال نے اسوقت یہہ تکلیف کری کیون ہے
اس وقت مین براق نے یہہ شوخی کری کیون ہے
یا شاہ امم چلئے گا اب دیر کری کیون ہے

جلوہ یار بھی وحدت سے پکارا اوس دم
عرض کرنے لگی کرسی بھی بصد عجز و نیاز

ای فخر امم آؤ چلے دیر کری کیون ہے
بادشاہ ہو تو بیٹھے اب دیر کری کیون ہے

سن کے تو پاک آئے فلک سے ہین او تر کے
بتلا دے بھلا صدق یہہ اب جلوہ گری کیون ہے

لقد پیری گردش دنیا سے یہہ ہی کیون ہے
ایک مدت سے بشر نالان تھے گلشن مین خزان تھی
تھا پھیلا ہوا تھا جہان مین سو کہیں بدی تھی
بلبل بھی کہتی تھی ہر ایک شاخ شجر پر
بتخانون مین جاکر تو بھی کھنچے شیاطین
اک جا جمع ہو کے بھی کہتے تھے کاہن
کہتا تھا بھی سرو تعجب سے تو ہر بار
پہنے ہوئے ایک طوق بھی کہتا تھا شیطان
روز میلاد ہے سلطان شہ ہر دو سرا

دل نے مرے اس رات مین فریاد کری کیون ہے
اب پھولے ہوئے نخل مین مرجائی تری کیون ہے
ایک نور کی گہٹا بدلی سی عالم مین کہری کیون ہے
گلشن مین چلی اب یہہ نسیم سحری کیون ہے
ہر طرح کی ابلیس کو یون دردسری کیون ہے
بے حال پریشان ہوا اور بد بری کیون ہے
یہہ چاک قبا غنچون نے گلشن مین کری کیون ہے
اس روز تجھے قید مین نارستری کیون ہے
یون فرش سے اب عرش تلک جلوہ گری کیون ہے

اے صدق تو کیون ہوتا ہے حیران پریشان
ان شعرون کے لکھنے مین تجھے دردسری کیون ہے

حضور اقدس مین ای صبا تو بہت ادب سے سلام کہنا
دلا جو جاوی مدینہ کو بھی تو اس سے عقدہ بیان کیجو
یقین ہے پاویگا وہ تو جنت نہ خطرہ رہویگا اسکو دوزخ
جو یاد حضرت طیبہ جاوی ہے تجھے یہہ ہی تو عرض میری
پڑا ہون حسرت کے غم مین بیحد نہین ہے طاقت نہین ہے یارا
پڑھیگا کلمہ جو ایکدفعہ بھی کہا تھا حضرت نے حق مین اسکے
پڑھیگا کلمہ جو ایک دفعہ بھی مقام ہوگا بہشت اوسکو
اگر تو جاوی نسیم شرب پیام دی ہے یہہ صدق تجکو

یہہ میری ہجرت یہہ میری فرقت یہہ میری کلفت تمام کہنا
زبان سے اپنی حضور والا تو سارا شوق و کلام کہنا
جو عمر اپنی مین ایکدفعہ بھی درود پڑھکر سلام کہنا
رسول اکرم کے روضہ اوپر تو اوسنے میرا پیام کہنا
اگر تو جاوی نسیم اوڑکر تو اوسنے یہہ ہی کلام کہنا
منادی کرکے یہہ مژدہ جنت بلال جاکر عوام کہنا
بلال حبشی ہے بر لے جنت یہ کلمہ جا کے عوام کہنا
تو دوست بہشت سلام اسکا حضور اقدس تمام کہنا

بڑا ہے ہجران میں صدق عاجز بلالو اب تو مدینہ اسکو
حضور عالی میں بادصر تو جاکے مطلب تمام کہدے

جو مال اپنا خوشی دلسے نبی کی رہ میں تمام کردے
خدا ہی برحق اوسکے اوپر ہمیشہ دوزخ حرام کردے

جو بیٹھے گوشہ میں ایک جگہہ پہ چھپا اپنی بزرگی رکھے
تو حق تعالے ضرور اوسکا تمام خلقت میں نام کردے

رسول حق نے کہا ہے بیشک کہ حق سے مانگو دعا تو ہمیں
کرم سے اپنے وہ بعد مردن ہمارا جنت مقام کردے

بہت سی نیکی ملیگی تجکو عظیم ہوگا ثواب بیحد
جو پہر اللہ خوشی دلسے کسیکا جاکے تو کام کردے

جو کہا دلم کرم جو ہوگے کرم خدا کا بیشک دلی ہو وہی
جو اپنے تہوڑا سا بہر خلقت وہ نیند اپنی حرام کردے

شرح حاجت کسیکی اوسکو نہ ہو بیٹے پرالیکی اوسکو
جو یاد مولا میں اشارہ ہو کہ صبح اپنی سے شام کردے

پہر ہی تو کہو سے ہے صدق ہر شب خدا سے اپنے بصد زاری
تو پورا حاصل ضرور مطلب بحق احمد تمام کردے

زبان پر جب محمد مصطفے کا نام آتا ہے
سراسر ہی و شکر سے بھی زیادہ دلکو بھاتا ہے

کسی صورت کسی ڈہب سے مدینہ میں چلا جاؤں
خداوندا یہی اب دلمیں میرے شوق آتا ہے

گنہ اوسکے تو جہڑتے ہیں مثال خشک پت جہڑ کے
محبت اور الفت سے مدینہ جو کہ جاتا ہے

اوسے لذت نہ کہانے اور پینے میں ہے مطلق
خدا جسکو شراب عشق احمد کچہہ پلاتا ہے

نہ کچہہ اچھا لگے گلشن نہ کچہہ اچھا لگے گل بن
رسول دوسرا کا عشق جس دل میں کہ آتا ہے

گنہ اوسکے نہ ہوں ایک ذرہ اوسکے اوپر کچہہ
مشرف ہو جو مکہ سے مدینہ پہر جو جاتا ہے

پڑہے صلوات حضرت پر جو الفت اور محبت سے
خدا ہی فضل سے اپنے گنہ اوسکے مٹاتا ہے

بچاوے ہے خدا اوسکو ہر ایک آفت مصیبت سے
جو محفل سرور عالم محبت سے کراتا ہے

یہی چیٹک لگی رہتی ہے ہر دم صدق مضطر کو
خدا اب دیکھیے اسکو مدینہ کب دکہاتا ہے

خدا کا عشق جس دلمیں کہ عظمت سے سماتا ہے
وہ دل دنیا و مافیہا کو سارا بہول جاتا ہے

جو ہے وصف صفت ہوی وہ ہے اللہ کا یکتا ہے
اوسے ہر لحظہ ہر لحجہ خدا ہی یاد آتا ہے

وہی خالق ہے خلقت کا وہی مالک ہے عقبے کا
وہی عزت بہی دیتا ہے وہی ذلت بہی دیتا ہے

جسے چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری دے
جسے چاہے گھٹاتا ہے جسے چاہے بڑھاتا ہے

وہی ابرار ہو ویگا وہی صدیق ہو ویگا
جو ذکر رب سے انسان آپ اپنا سب گھٹاتا ہے

جو بندہ رو کے شرماوے گنہ سے جان لو یارو
خدا اوسکو محبت سے طرف اپنے بلاتا ہے

بچھے گرتا ہے سو کر لے نہو تو ایک دم غافل
گیا جو باغ دنیا سے نہیں وہ لوٹ آتا ہے

خداوندا بچا مجھکو یہی فریاد ہے تجھ سے
یہی ظالم نفس مجھکو ہر ایک لحظہ ستاتا ہے

نہیں وہ چھینتا روزی گنہ کرنے سے بندہ کے
وہ اپنے فضل و رحمت سے اسے روزی کھلاتا ہے

ورو دیہ بات کہوی جو کہ انسان جان لو اسکو
نہیں کہتا سخن وہ آنچ با نہیں لگاتا ہے

وہ دنیاوی مصیبت میں نہیں رہتا نہیں رہتا
خدا سے اور حضرت سے جو دل اپنا لگاتا ہے

سمجھ لینا ضرور اس بات کو یارو محبو تم
حساب ہو ویگا انسان جو کرتا اور کہتا ہے

عوض وہ پائی عقبی میں بہت زیادہ بہشت یارو
جو پھر آخرت دنیا میں اپنا زر لٹاتا ہے

اوسے خطرہ نہ مرنے سے نہ قیامت سے ذرا مطلق
جو یاد حق میں ہر دم بندہ اپنا دل لگاتا ہے

میرا مالک میرا مولا میرا سید میرا رحمن
کبھی مجھکو رلاتا ہے کبھی مجھکو ہنساتا ہے

وہ جنت چاہی دیکھے نہ دیکھے وہ کبھی دوزخ
بشر جو خوف حق سے اشک اپنی یاں بہاتا ہے

سزا وہ پائی عقبی میں نہیں اس با نہیں کچھ بھی
ریاضت میں مشقت میں بدن جو یاں کھپاتا ہے

تجھے ای صدق ہے دہشت نہیں کچھ قبر سے مطلق
تیرے دل کو شہ ہر دوسرا کا ذکر بھاتا ہے

جناب سرور عالم حبیب کبریا ٹھہرے
رسالت اور نبوت میں وہ ختم الانبیا ٹھہرے

نہیں گرمی قیامت سے نہیں دہشت نہیں ڈر ہے
ہمارے واسطے امن و امان خیر الوری ٹھہرے

ہم امت کو نہیں خطرہ ہے کچھ ہول قیامت سے
ہماری حامی و شافع محمد مصطفے ٹھہرے

تڑاپتے ہے وہ عالی سطح تیرے میں کل طاہر
تیری دیوار کے سایہ تلے آ کر ہما ٹھہرے

تڑاپتے ہے وہ ہر کہ ستادہ ہوتی جو دنیا کا
بلا شک وہ تیرے کوچہ کا ادنی سا گدا ٹھہرے

کیا شکوہ نہ کچھ حق سے جو زندان ہو گئے زخمی
بلا شک آپ ایسے میں کہ تابع ہی رضا ٹھہرے

مرض سے کیوں نہ صحت ہم سبھی گناہگار امت ہو
ترا کوچہ ہمارے واسطے دار الشفا ٹھہرے

رسول دوسرا کا نام جو لیوی وضو کرکے محبت سے
نہ اوس جا پہ نہ اوس گہر میں کبھی کوئی بلا ٹھہرے

نہیں ہونگا فرشتو نکا نہیں اوس جا گذر ہرگز
جہاں سگ او جہیں جاکر جناب مصطفےٰ ٹھہرے

بہشت ہونگی نہیں خواہش کہ امت ہم محمد ہوں
زہے قسمت کہ ہم امت جناب مصطفےٰ ٹھہرے

سہ اچھا ہے (بہلا) ہوکر تو جاوے صدق جنت میں
نہ کر اس بات کی پروا جو دنیا میں (برا) ٹھہرے

تمامی خلق سے افضل وہ ختم الانبیا ٹھہرے
رسولوں میں بہی وہ بدر الدجیٰ شمس الضحیٰ ٹھہرے

شفیع خلق موسیٰ اور نہ عیسیٰ انبیا ٹھہرے
شفیع عاصیان محشر جناب مصطفےٰ ٹھہرے

زمین سے عرش پر جاکر جناب مصطفےٰ ٹھہرے
مراتب بڑھ گئے ایسے کہ محبوب خدا ٹھہرے

حسینوں میں گنے جاتے ہیں بیشک یوسف مصری
حسین ایسے محمد تھے کہ آئینہ خدا ٹھہرے

نہیں ہے پیاس کا خطرہ ہمیں روز قیامت میں
ہمارے ساقی کوثر۔ جناب مرتضیٰ ٹھہرے

بہلا اب کیا ہمیں کا خدشہ بہلا اب کیا بلی و مشقت
ہماری پشت پر حامی شہ ہر دوسرا ٹھہرے

انہیں کا نور ہے اول انہیں کا نور ہے آخر
رسولوں میں ہوئی ایسے کہ کل کے پیشوا ٹھہرے

نہ ہو زاہد کبھی انسان کہانا اچھے کہانے سے
وہی صوفی ہے عالم میں کہ اوسکی جو غذا ٹھہرے

بڑا ہی ناز ہے ہمکو بڑا ہی فخر ہے ہمکو
کہ خاص الخاص ہم امت جناب مصطفےٰ ٹھہرے

مراتب میں صحابہ کے محبت انسے رکہو تم
ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سب کے مقتدا ٹھہرے

محبت میں رسول حق کے یہ کثر گیا کیا مرتبہ انکا
کہ بوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ سب کے پیشوا ٹھہرے

تھے یہ عالم بوحنیفہ و شافعی و مالکی و حنبلی
یہہ فقیہہ و مجتہد بیشک ہماری مقتدا ٹھہرے

جناب غوث کو رتبہ دیا حق نے طفیل سرور عالم
گروہ ہادی طریقت میں ہماری رہنما ٹھہرے

نہ کہہ تو صدق کچہہ دہشت ذرا ہول قیامت سے
ترے حامی ترے آقا علی مرتضیٰ ٹھہرے

خدا اب مدینہ دکہا دے مجھے
محمد کی زیارت کرا دے مجھے

سمائی ہے نظروں میں صورت محمد
خدا اب تو جلدی دکہا دے مجھے

فنا کر دے اب عشق احمد میں خالق
اسی عشق میں اب فنا دے مجھے

ہوا ہون مین مشتاق زیارت کا بیحد · دکھادے دکھادے دکھادے مجھے
ترا کوچہ وحدت کہان ڈہونڈہون یارب · توہی کوچہ اپنا بتادے مجھے
مرون پہلے اس سے کہ ہووی زیارت · نبی کا تو جلوہ دکھادے مجھے
تو صدقہ محمد کا اے میری خالق · عذاب لحد سے بچادے مجھے
مین سوتا ہون غفلت مین ہردم الہی · تو احمد کا صدقہ جگادے مجھے
یہی عرض ہے تجھسے میری خداوند · ق · تو وحدت کا پردہ اوٹھادے مجھے
ترا بندہ ہون مین گنہگار بیشک · تو راہ حقیقت دکھادے مجھے
پڑا رہتا ہون رنج دنیا مین بیحد · غم دنیا سے اب چھوڑادے مجھے
بڑا خدشہ رہتا ہے ہول قیامت · غم عقبی اب تو بھولادے مجھے
سفر ہند سے تو کرا کے خداوند · مدینے مین کچھہ دن بسادے مجھے
جو ملجائے خضر اوس سے یہی کہون مین · تو یثرب کا رستہ بتادے مجھے
محمد محمد ہی بولون خدایا · یہی شغل اب تو بتادے مجھے
مری سانس سے نکلے ہردم محمد · اسی ورد پر حق لگادے مجھے
خدایا بحق علی اور صحابا بدری · تو نیکون سے اپنے ملادے مجھے

دعا صدق کی ہے یہی اب خدایا
لقائے تو حضرت دکھادے مجھے

ساغر الفت پلایا یار نے · مجکو شیدائی بنایا یار نے
اک نظر دکھلا جمال دل فریب · عشق مین اپنے پہنسایا یار نے
آپ پردے مین ہے بیٹھا ماہ رو · دل سے ہمکو ہے بھولایا یار نے
عشق نے مجکو کیا صورت ہلال · درد مین اپنے گھولایا یار نے
اک جھلک اپنی دکھا کے بیر ملا · ہمکو دیوانہ بنایا یار نے
جبکہ پوچھا اوسکا تنہا مین نے پتا · لامکان پر کہہ بتایا یار نے

تہ زمین پر بھی نہین ملتا نشان — بے نشان پر گھر بسایا یار نے
پھرتا ہون اشکو مین پھر جا دربدر — در سے اپنے ہے ہنکایا یار نے
دربدر مارا پڑا پھرتا ہون مین — جی سے اپنے ہے بھلایا یار نے
دیکھتا ہے وہ تو ہمکو ہر گھڑی — ہم سے ملکر آپ ہے چھپایا یار نے
قید کرکے اپنی الفت مین بڑا — ہمکو سودائی بنایا یار نے
کر کے شیدا اپنے اوپر ملا — عشق سوزان سے جلایا یار نے
پوچھتا ہون اوسکو مین تو کو بکو — مجھسے اپنے کو چھپایا یار نے
دل مرا لیجا کے کوسون تک اوڑا — عشق کا رستہ بتایا یار نے
کیا کہون کچھ کہہ نہین سکتا ہون مین — ہجر کا کوچہ جھنکایا یار نے
اب چھوڑا کر اپنی الفت مین وطن — بے وطن ہمکو کرایا یار نے
جلوہ اپنا دکھلا کے غایب ہوگیا — بحر الفت مین ڈوبایا یار نے
اب تو وہ ہوگیا ہے اعتنا — ہمکو پھندہ مین پھنسایا یار نے
ڈھونڈتا ہون اوسکو مین تو چارسو — سینہ مین خانہ بنایا یار نے
جستجو تا حق کو ہے بے فایدہ — دلمین تو مجھسے بنایا یار نے
دیکھتا ہون صورت اسکی ہر گھڑی — سینہ کو شیشہ بنایا یار نے
ڈالکر اپک عکس سینہ پر مرے — آئینہ اپنا بنایا یار نے
اب سبق اپنے تصور کا دیا — جو پڑا تھا وہ بھلایا یار نے
تھا پڑا غفلت سے مین تو نیند مین — سوتے سے مجھکو جگایا یار نے
خواب مین دکھلا جمال مہ لقا — رات دن ہمکو رلایا یار نے
چھوڑ دنیا مرے تو زیست مین — اپنا رستہ پھر بتایا یار نے
آپ تنہا بس نکل گھر سے غریب — بستی سے جنگل بسایا یار نے
ہم نہ بیٹھے مین مصیبت درد مین — صدمہ فرقت دکھایا یار نے
گھر مین رہ کر چند سال و چند ماہ — بیحد ہمکو ہے کڑھایا یار نے

[illegible]

واسطے لکھنے کے حال دلفگار
صدق کو شاعر بنایا یار نے

[illegible]

محمد اور سے بہتر احمد کو کیا تو اسی فنا جانے
نہ اسکو انبیا جانے نہ اسکو اولیا جانے
ثنائے احمد مرسل نہین جانے بشر بیشک
محمد صورت حق ہے کوئی رمز اسکی کیا سمجھے
جو ہر دم ذکر مین رہوی تو نور حق سما جاوے
وہی سمجھیگا مطلب کو جو ہوویگا فنا فی اللہ
نہین طاقت ہے بندہ کی جو اپنی عقل دوڑاوے
زیادہ عشق احمد ہے کہ جسکی چاشنی دل سے
وہی پاویگا زیارت کو جو ہوگا واصل مولا
گنہ کی ہو جو بیماری نبی کو جانے وہ ہادی
محمد زندہ ہین بیشک نصیب انکو ہے کیا مردہ سے
سنے جو نام احمد کا زبان سے سر جھکے صلی
تر و تازہ ہین جو انسان انہین کو فیض دیوین
صحابہ جتنے ہین عالی علی فخر اکے ہین والی
محمد کے جو پیارے ہین علی کے وہ ہی جانی ہین
ثنا حسنین پیارونکی ادا تجھسے نہ ہوویگی

محمد کو خدا جانے خدا کو مصطفی جانے
اگر جانے وہ ذات حق محمد مصطفی جانے
ثنا جسکی خدا جانے تو انسان اسکی کیا جانے
نہین جو راز سے واقف وہ سر حق کو کیا جانے
جو دل مردہ ہے غفلت مین وہ راز حق کو کیا جانے
احد سے میم احمد کو نہ کوئی بھی جدا جانے
محمد واصل حق ہے کوئی جانے تو کیا جانے
نہین جو فقر سے آگاہ وہ اسکا کیا مزا جانے
نہ آوین خواب مین جنکے وہ اپنی بس خطا جانے
کرے زیارت وہ زاری سے اپنی دوا جانے
نہ آوین گر نظر تجکو تو اپنی بس خطا جانے
بخیلی سے نہ کہوی جو تو اپنے کو گرا جانے
جو سر جھکائے ہین وحدت بشر اونکو گدا جانے
محبت فرض ہے انکی انہین کو مقتدا جانے
وہی سردار جنت ہین انہین کو پیشوا جانے
خدا کی انپہ ہو رحمت انہین کو رہنما جانے

یہی ہے صدق کا مطلب کہ اسکو نیک کر یارب
نہین اس بات کی پروا کہ گر کوئی برا جانے

آج گلشن مین عجب باد بہاری آگئی
عشق احمد سے اب جس دل مین خماری آگئی

کس تزک سے ماہ انور کی سواری آگئی
قبر پر اوسکے قیامت مین سواری آگئی

کھڑے تھے غلمان آپسمین کمر باندھے ہو
حورین کہتی تھین پیغمبر کی سواری آئیگی

سبز مخمل کا بچھاو اب منقش فرش تم
آج جنت مین پیغمبر کی سواری آئیگی

کہتے تھے غلمان جسکی دہوم ہے سنتے تھے سدا
جنت ماوی مین اب اُسکی سواری آئیگی

وہ نبی جن سے شفاعت چاہینگے سارے نبی
بھلے ہی فردوس مین اونکی سواری آئیگی

شوق مین غلبہ سے کہتے تھے ہماری اوس
چونک اوٹھیگا جب پیغمبر کی سواری آئیگی

کیا تزک ہوویگا اور ہوویگا کیا کچھ احتشام
دن قیامت جب پیغمبر کی سواری آئیگی

رگڑ لو ای صدیق تو آنکہون سے پا بیشک ضرور
جبکہ میدان حشر مین شہ کی سواری آئیگی

ای خدا ہم سے نہین نعمت شماری آئیگی
ہان گنہ سے اپنے ہمکو شرمساری آئیگی

جیسے کہ حدیث ہے احصا و احسنتا
یان جو روتے ہین نہین وان اونپہ زاری آئیگی

جو بسر کرتے ہین دنیا مین نمازون کو قضا
روز محشر ایک بڑی اونکی تو خواری آئیگی

یاد کرکے حشر تو آنکہین رلاؤ ابھی تم
دن قیامت ایک مصیبت سب پہ بہاری آئیگی

ظلم کرتے ہین جو دنیا مین گروہ اشقیا
بے تامل حشر مین خوب اونکو زاری آئیگی

تو ہی دے توفیق ہمکو ای خداوند کریم
تیرے بندونکی پہ کچھ خدمتگذاری آئیگی

جانے والے تو چلے جاتے ہین یثرب مین ہمیش
باری ای خالق خدا کس دن ہماری آئیگی

کون سا وہ زمانہ ہے جو چلین طیبہ مین ہم
ای فلک کب دیکھئے عشق ہماری آئیگی

محفل میلاد سلطان کا کرو تم اہتمام
محفل اقدس مین حضرت کی سواری آئیگی

ہم کریں چرچا کہ محفلین گلاب پاش سے
پھر خوشبو اب یہان عود قماری آئیگی

تھے شب اسری ملک کہتے یہ جنت مین کھڑی
منتظر تھے جسکے ہم اونکی سواری آئیگی

کہتے تھے یہ قدسیان حور و غلمان کے گروہ
باری باری عرض باری ہماری آئیگی

سر جھکائے بیٹھی تھی جنت کے ایک گوشہ مین حور
دل مین کہتی تھی پیغمبر کی سواری آئیگی

ساتھ ہی اونکا ہوگا وہ بلال حبشی بھی
دیکھ لونگی اوسکو مین جب وہ سواری آئیگی

پارکابی میں ضرور ہوویگا وہ حبشی مرا
عشق نے کیا غمزدہ سا کردیا ہے ناتوان
چھیڑتی تھیں حوریاں ایسیں اوس غمگین کو
سکھنے سے آتی نہیں ہے دیکھئے وہ سہ لقا
چھیڑو تم اسکو نہ ہرگز حوریو بس چھوڑ دو
شرم کے مارے نہیں آتی ہے سبکے سامنے
کہتی تھیں حوریں سنا کر یہہ بلال حبش کو
ای بلال حبش ایک دن وہ مخاطب اس سے کچھہ
آک جھروکے سے نظر کر اس بلال حبشی کو
سامنے آکر کیا حضرت سے یہ اوسنے سوال
ای رسول حق بلال حبش کالا ہے بڑا
تب یہہ فرمایا رسول دوسرا نے جان حور
جنتی سیاہی ہے بلال حبش پر وہ نور ہو

دیکھئے یہہ دیکھا اوسکو غم کی ماری آئیگی
واقعی اب دیکھئے یہہ جان نثاری آئیگی
کہتی تھیں بولو نہ اس سے خود بچاری آئیگی
آپ ہی سے آپ یہہ وہ غم کی ماری آئیگی
آج اسکو دیکھئے وہ حق کی پیاری آئیگی
آپ ہی سے آپ یہہ خود جان نثاری آئیگی
چھوڑ دو اسکو آپ ہی وہ شوق ماری آئیگی
آپ کی خدمت میں ایک دن یہہ بچاری آئیگی
رنگ مکھڑا دیکھہ بولی مجھہ یہہ خواری آئیگی
دن قیامت زوج یہہ دکھیا بچاری آئیگی
مجھکو سب حوریں اس سے شرمساری آئیگی
دن قیامت حوریوں پر نور باری آئیگی
وہ ہی تل ہو کے سب پر نور باری آئیگی

خواب میں اوسنے یہ جا دیکھی سواری صدق جان
جس بشر کو عشق حضرت میں خماری آئیگی

طاقت وکے خدا مجھکو بھی کچھہ کہنے سخن کی
جو یاد میں سوا کے شب و روز ہو مشغول
سو سینہ کھلے سے ایک نور نکلتا تھا ہمیشہ
بلوالیوں مجھے آپ در روضہ پہ شاہا
ہستی مجھے بھی حق سے دعا میری شب روز
جو شخص کی محبت میں ہیں والہ و شیدا
کہ طیبہ میں جا سفر ہوئیگا ہم سے

محنت تو اٹھا مجھہ سے بھی رنج و محن کی
پروا ہے مجھے نہیں فردوس چمن کی
یہہ خوبی و تاثیر تھی حضرت کے دہن کی
دل کو ہے میرے یہہ اس نہیں رنج و محن کی
زیارت مجھے ہوا نہیں اب شاہ زمن کی
حاجت نہیں ہرگز اونہیں دنیا میں کفن کی
گردش لگی رہتی ہے بڑی چرخ کہن کی

ہین ہند مین ناچار پڑا رہتا ہون سولا
زیارت ہو مجھے اب تو مدینہ کے چمن کی

اب لیجے بلا مجھکو مدینہ مین مری شاہ
اس ہند مین آتی نہین صورت مجھے امن کی

بو جو کہ نکلتی تھی پسینہ مین نبی کے
ایسی بھلا خوشبو تھی کہان مشک ختن کی

بستر سے مہک جاتے تھے سب کوچہ و بازار
جسوقت کہ بو اوڑتی تھی حضرت کے بدن کی

جو شور کہ چاہ ہوتا وہ ہو جاتا تھا شیرین
تاثیر بڑی یہ بھی تھی حضرت کے دہن کی

اس ہند مین دیکھی ہے خزان بہت سی تو مجھے
اب دیکھہ فضا جا کے مدینہ کے چمن کی

آنکھین میری ہو جائین مجلا و مصفا
پڑ جائے کہین گرد جو یثرب کے چمن کی

دنیا مین سبھی مرحلے آسان ہین بیشک
ہے قبر کی منزل تو بڑی راہ کٹھن کی

رہویگی پناہ سب کو لوا احمد کے نیچے
محشر مین کہین ہوگی نہین جا امن کی

خواہش ہے نہین جسکو یہان شیر و شکر کی
فردوس مین ہے اوسکے لیے نہر لبن کی

ای صدق نہ رہ حق سے تو ایک لحظہ بھی غافل
تجکو نہین اب چاہیے کچھہ فکر سخن کی

جسے حق نے شراب عشق احمد کچھہ پلائی ہے
اوسے دنیا کی پروا ہے نہ جنت اوسکو بھائی ہے

اوسی پر ٹوٹکر رحمت خدا جلدی سے آئی ہے
کہ جسنے محفل میلاد دنیا مین کرائی ہے

محبت جسکے دلمین کچھہ رسول حق سمائی ہے
اوسے شاہی سے بہتر ہے مدینہ کی گدائی ہے

اوسے مطلب نہ حور و نہ غلمان سے غرض اوسکو
خماری جسکے دلمین عشق احمد کچھہ سمائی ہے

وہ بہشت چلے جاوینگے جنت مین خوشی کرکے
جنہون نے محفل میلاد دنیا مین کرائی ہے

وہ بے کھٹکے چلے جاوینگے پل پر سے تو ایکدم مین
خدا کی راہ مین دولت جنہون نے کچھہ اٹھائی ہے

نہین ہستی تھی دنیا کی نہ تھی بستی کہین کوئی
محمد کے تصدق سے یہ بستی سب بسائی ہے

نہین ہوتی کبھی دنیا نہ ہوتا کوئی آدم
برائی احمد مرسل یہ دنیا کل بنائی ہے

بچایا سب کو ظلمت سے کہ بہری تھی یہ دنیا سب
ضلالت ساری دنیا کی یہ حضرت نے مٹائی ہے

بلا اجرت بلا کربت بلا لالچ بلا مکر و فن
محمد نے رہ حق ساری عالم مین جتائی ہے

بلا مطلب بلا مقصد بلا حاصل بلا حاجت
پڑھے صلوات جو دل سے ہے رحمت او سپہ حق بیشک
اطاعت جو کہ دنیا مین کرے ہے احمد مرسل
چلے جو راہ پڑہی پر گرے وہ چاہ دوزخ مین
اوسے دہشت نہ پل سے ہے نہ سختی قبر و محشر سے
نہین ممکن کہ لکھے شان احمد مین غزل کوئی
رہا تو موت سے غافل نہین کی یاد حق تو نے

ق

رسول دو جہان نے راہ سیدہی بتائی ہے
درود دین جو نہین پڑہتا تو اوسکو مہر بُرائی ہے
قیامت مین اوسی بندہ کی دوزخ سے رہائی ہے
چلے جو راہ سیدہی مین جو احمد نے بتائی ہے
چلا جاوے وہ جنت مین خدا نے جو بنائی ہے
خدا نے اونکی اعلی شان سب سے بس بنائی ہے
کلام فحش اور بد پرہیزی تجکو تو آئی ہے

پڑھے جا صدق دل سے تو سلام ہر دم درود ہر دم
محبت تیرے دل مین جو محمد کچہہ سمائی ہے

کرتا ہے یہ نفس تجکو ہے حیران کبھی کبھی
اس موذی کی دغا سے تو ہمکو خدا بچائے
رتبہ ہے اونکا عالی جو ہر روز پڑھتے ہین
ہٹکے گی ایک بلا نہین دنیا کی اونکے پاس
ہرگز نہ دیکھینگے وہ بلا اس جہان مین
پیشہ سے کام کو بہی نہ سمجھے کوئی حقیر
دنیا ہی دون مین جابر و ظالم کے ہاتھہ سے
عالم کی سیر کرتے تھے دم مین شہ امم
حکمت مین چرب پر تو ہماری رسول تھے

دیتا ہے وسوسے تجھے شیطان کبھی کبھی
پہرتا ہے دہوکے دیتا ہے یہ شیطان کبھی کبھی
کم ہی یہ سنت پڑھتے ہین قرآن کبھی کبھی
پڑھ لیتے ہین جو سورۂ رحمن کبھی کبھی
پڑھ لیتے ہین جو سورۂ انسان کبھی کبھی
پیشہ کا کام کرتے تھے لقمان کبھی کبھی
ہوتے ہین آدمی بہی پریشان کبھی کبھی
جاتے تھے تخت پر تو سلیمان کبھی کبھی
حکمت سے کام کرتے تھے لقمان کبھی کبھی

ظاہر مین دیکھا ہے نہین اب صدق تو نے یار
دیکھا ہے خواب مین رخ تابان کبھی کبھی

نیکی جو کرے اوس سے بھلائی نہین جاتی

جو بد ہے کبھی اوس سے برائی نہین جاتی

عزت جو گئی پھر کے وہ آئی نہیں جاتی — وہ کار نہ کر جس سے برائی نہیں جاتی
یہ گردش افلاک جو اب پھرتی ہے سر پر — اس چرخ ستمگر سے برائی نہیں جاتی
ظالم کوئی دنیا میں جو ہی تو یہ مرتے ہیں — جنت کبھی اوسکو تو جھنکائی نہیں جاتی
کیوں پھیر لیا تو نے نصیحت ہے سُننہ کو — ایسی تو کوئی بات سنائی نہیں جاتی
جان اپنی فدا جو کہ محمدؐ پہ کرے ہے — دوزخ کبھی اوسکو تو دکھائی نہیں جاتی
یہ چاہتا تھا بوجہل نے ہو جاوے مسلمان — تدبیر سے تقدیر مٹائی نہیں جاتے
سمجھے تھے نبی پوچھیو کیا روح کا تم حال — ہر شخص کو یہ بات بتائی نہیں جاتی
جو کلمہ توحید کو اب ورد کرے ہے — آگ اوسپہ جہنم کی تو آئی نہیں جاتی
اس زیست دو روزہ میں تو اب خیر کو کر لے — جو عمر گئی لوٹ کے آئی نہیں جاتے
فردوس مکان اوسکا ہے جو سختی اٹھاوے — جنت کہیں اب مفت لٹائی نہیں جاتی
غافل تو پڑا موت سے بے خرم و شادان — جب آئی قضا پھر تو ہٹائی نہیں جاتی
نازل ہو مصیبت تو وہ خود آ کے رہیگی — اولٹی کوئی تقدیر ہٹائی نہیں جاتی
بچے بھی جو ہوا مستی میں سرشار بڑا ہے — فردوس بریں اوسکو دکھائی نہیں جاتی
وہ کار نہ کر جس سے کہ ہو تیری گنہائی — موتی کی طرح آب پھر آئی نہیں جاتی
یہ عشق وہ لو ہے کہ نہیں جسکی اب حد ہے — جس دل میں لگی پھر تو دبائی نہیں جاتی
کرنے میں کوئی خیر تو یہ مانع ہے شیطان — ابلیس سے اور ہم سے لڑائی نہیں جاتی

یارب تو ابھی صدق کو دکھلا دے مدینہ
اب ہند کی تکلیف اوٹھائی نہیں جاتی

دنیا کما کے دنیا کے زردار لے چلے — ہم دلمیں شوق احمد مختار لے چلے
نیکی جہاں میں کر کے تو ابرار لے چلے — نامہ سیاہ کر کے گنہگار لے چلے
دوزخ سے بے غرض جنت کا کچھ خیال — ہم درد اور فراق تو اب یار لے چلے
کعبہ میں جا کے نیکی کوئی شخص کر چلا — دنیا سے ہم گناہ کا انبار لے چلے

ایمان جو نہ لائے رسالت مآب پر
وہ اب گنہ کے بوجھ تو کفار لے چلے

فردوس میں وہ جائینگے مرتے ہی بالیقین
جو دل میں ذکر سید ابرار لے چلے

رہتا ہے دم بدم شہ ابرار کا خیال
صبح و مسا تو ہم بھی اذکار لے چلے

دنیا سے بے خبر گئے بہت جلد بے بشر
ساتھ اپنے ہم گناہ کا انبار لے چلے

کوئی خیال حور میں کوئی قصور میں
ہم دل میں انس حامی مختار لے چلے

کوئی ہماری فعل نہ کام تھے پہ لے چلا
اپنے عمل ہم آپ ہی غمخوار لے چلے

ہے یہ دعا ہماری خداوند پاک سے
کعبہ میں اپنے ہمکو تو اکبار لے چلے

دن کون سا وہ ہوگا کہ تقدیر ہمکو صدق
اس ہند سے مدینہ کے دربار لے چلے

اس جیفۂ دنیوی کو خریدار لے چلے
عقبیٰ کما کے دین کے دیندار لے چلے

کچھ گلشن جنان کی نہ پروا ہے ہمیں
ہم دل سے حب شافع مختار لے چلے

دنیا سے کوئی عدل تو سہرا لے چلا
حیف آہ ظلم کرکے ستمگار لے چلے

دنیا سے کوئی عقبیٰ کما کرکے لے چلا
ہم ساتھ اپنے دنیا کا انبار لے چلے

کوئی خوشی سے پھرتے ہیں دنیا میں شادماں
کوئی غمی و رنج کا طومار لے چلے

آبادی سے غرض ہے نہ جنگل سے ہمکو کام
ہم درد عشق یار سے کہسار لے چلے

کوئی پڑا ہے رنج میں کوئی خوشی میں ہے
ہم جی میں اپنے خواہش دلدار لے چلے

کوئی تو کار خیر میں مصروف رہ چلا
بوجھ اپنے سر پہ رکھکے گنہگار لے چلے

افسوس ہمنے دیکھا نہ وہ مہ لقا کبھی
اب دل میں آہ حسرت دیدار لے چلے

کوئی خیال یار میں کوئی وصال شوق
ورد زبان تو ہم بھی اشعار لے چلے

ہمکو ستاتا رہا یہ نفس بد خبیث
ساتھ اپنے روز کی بھی تکرار لے چلے

ہم دنیا سے نہ لے چلے کچھ بوٹ باندھ کر
اے صدق بس گناہ کا انبار لے چلے

ہمارے حامی محمدؐ ہیں دو جہاں کے لیے
بغیر گنتی فضایل رسول حق کے ہیں
پڑیگا دنیا میں جو کہ حبیب حق کی ثنا
رہے پناہ میں ہووی نہ کچھ ضرر اسکا
کوئی ہے دنیا کا طالب کوئی ہے عقبی کا
نماز روزہ کرے ہے جو تو ریا کے ساتھ

نہیں ہے خطرہ ہمیں کچھ گناہ سے مطلق
نہیں ہے پیاس کچھ وحشت ذرا ہم اسکو
بشر ہویگا رحمت سے کوئی بھی محروم
رسل تو باندہے کھڑے ہونگے صف قیامت میں
درود پڑھنے سے لگتے ہیں نخل جنت میں
جو اچھے لوگ ہیں کرتے ہیں کار عقبی کے
حدیث آئی ہے جو کہ نماز پڑھتے ہیں
یقین ہے دنیا میں ہوچکے نہ کچھ بلا انکو
مادر پدر سے زیادہ بھی الفت رسول ہم سمجھو
کوئی بچا نہیں رہویگا یاں مصیبت سے

ہمیں پناہ تو اصلا نہیں ہے شیطان سے
بدی میں رہتا ہے ای نفس جو تو مصروف
قرآن سن کے بہے او سے دکھیں روتا جو
قرآن بند نہ رکھو جزو جزدان میں
بلند ہووبگی گردن تو حشر میں اوسکی
گروہ بیہودہ بک بک کے ہم دہن گندہ
بروز حشر صفت کیا ہو بیٹھنے والوں کی

ہمیں یہ کافی ہے نام اونکا حرز جان کے لیے
بڑا اسا چاہیے دفتر ہمیں بیان کے لیے
تو قند آئیگا محشر میں اوس زبان کے لیے
جو ذکر احمد مرسل کرے امان کے لیے
ہمیں تو کافی اب احمد ہیں اپنی جان کے لیے
نہ ہیں یہاں کے لیے ہے نہ ہے وہاں کے لیے

ہیں پھر یہاں حضور ہی تو کل جہان کے لیے
ایک نہ اس جگہ ہووہی شہ شہان کے لیے
آئے رسول حق سے ہیں رحمت جہان کے لیے
وان تخت ایک ہویگا شاہ زمان کے لیے
ای عاشقو لگاؤ شجر اب وہان کے لیے
نہ کام اپنا ہوا کوئی اب وہان کے لیے
اونکے تو ماتھے ہوونگے ہمیں نشان کے لیے
جو نام لیوہیں محمدؐ ہیں حرز جان کے لیے
عشق اب رسول فرض ہے پیر و جوان کے لیے
بشر تو آئے ہیں دنیا میں امتحان کے لیے
ذکر اب رسول ہمکو ہے چاہیے امان کے لیے
کچھ کار خیر چاہیے کرنا وہان کے لیے
منہ سے یہ روحی ہوئے ہیں نہ کچھ زبان کے لیے
مدام پڑھنے کی تاکید ہے قرآن کے لیے
رہے کمر کو جو باندھے ہے یاں اذان کے لیے
ذکر خدا ہے کافی حلاوت زبان کے لیے
وان اک محل ہو موتی کا قرآن خوان کے لیے

پڑہو نمازون کو اب صدق دل سے یارو تم
حق سے نہ یہہ معاف ہے پیر و جوان کے لیے

فراق احمد مرسل مین دلکو بیقراری ہے
رہا کرتی ہے جسکو عشق احمد مین خماری ہے
کرے کس کس طرح انکی نعمتون کا شکر اب بندہ
جسے ایا فرا عقبے کا وہ ہی خوب جانے ہے
بچاوے تو خداوندا عذاب قبر سے مجھکو
گذر ہوویگا پل پر سے سبہی عالم کا تم جانون
نہ دہشت قبر مین اوسکو نہ خطرہ ہو قیامت مین
وہ بیشک جنتی ہے جو نبوت کا کرے اقرار

سحر کو آہ و زاری ہے تو شب اختر شماری ہے
نہ عقبے سے اوسے مطلب نہ جنت اسکو پیاری ہے
ہین بیحد نعمتین اوسکی کہان گنتی شماری ہے
یہہ آگے اسکے دنیا کیا حقیقت مین بچاری ہے
گناہونکی میرے کندہے پہ گٹھڑی ایک بہاری ہے
اوتر جاوی وہ ایک پل مین کری جو ذکر باری ہے
خدا کا ذکر اب دل سے زبان پہ جسکے جاری ہے
نہ لاوے جو کہ ایمان بس وہی جانون کہ ناری ہے

پڑہے جو صدق دل سے تو نمازون کو وضو کر کے
مکان تیرا تو جنت ہو خدا کو یہہ ہی پیاری ہے

خدا کی حمد تم جانون بڑی نعمت گذاری ہے
مرے مونہہ سے رسول دوسرا کا نام جاری ہے
ہمیشہ نام احمد بس میرے ہر وقت جاری ہے
تب ہجران ہے ہر وقت بڑی ایک بیقراری ہے
دل مضطر تو کرتا اسطرح کیون بیقراری ہے
یہان محفلین انکی یہہ کس گل کی طیاری ہے
خدا بہی ذکر کرتا ہے فرشتون سے بہت اوسکا
زبان آلودہ عصیان ہے لکہون کیا حمد باری مین
نہین امید سرآنکی پڑہے مین انتو حسرت مین
بیستا کو انکو خوش آوے حقیقت مین صفت حضرت

وہی بندہ تو بہتر ہے جو کرتا ذکر باری ہے
مجھے توصیف مین اونکی نہایت شرمساری ہے
مجھے اس نام سے الفت تو لگتی بہت پیاری ہے
میرے سینہ سے ہر دم جیغ اوٹھتی آہ و زاری ہے
سفر کر اب مدینہ کا تجھے کیون اضطراری ہے
چمن مین خوش ہین طائر آمد فصل بہاری ہے
دہن سے نام احمد جسکے بس رہو جاری ہے
مجھے اپنے گناہون سے بڑی ایک شرمساری ہے
نہین معلوم اب قسمت مین لکہا کیا ہماری ہے
مجھے تعریف حضرت بہت لگتی سب سے پیاری ہے

صفت گل کی کرے کوئی صفت بلبل کرے کوئی
سنے جو نام احمد کو پڑھے پھر نا درود اون پر
کروں تعریف کیا حضرت زبان میری تو قاصر ہے
شب اسریٰ میں کیتا تھا براق جنت سے چلکر
گئے جبریل جنت میں براق ایک دیکھا گوشہ میں
یہی جبریل کہتے تھے نہو غمگین تم حضرت
فراق احمد مرسل میں کہتے تھے اویس ایک دن
بلال ایک روز کہتے تھے نہایت شوق غلبہ سے
صہیب عاشق دلا یہی کہتے تھے جدھر میں
فقط ایک یوسف مصری کی عاشق وہ زلیخا تھی
یہی جبریل کہتے تھے در اقدس پہ آ آکر
کہا جبریل نے ایک شب در دولت پہ حاضر ہو
محل آراستہ جنت کے دیکھو اب ذرا چلکر
چلوں میں ہمرکابی میں یہی ہے آرزو میری
فلک سے آملا ایک سیم در دالا یہ کہتے تھے
تعشق سے یہ کہتے تھے شب اسریٰ کہیں یوسف
در فردوس آ رضوان قدم لیکر یہی بولا
گئے فردوس میں حضرت ادب سے بولا رضوان یہ
صفت جنت کی ایک ادنیٰ بیان کرتا ہوں اے یارو
صفت جنت کی رضوان نے کری حضرت سے یہ ایک
گئے بہشت میں جب حضرت تو دیکھا ایک قبہ والا
یہی پیغام آتا تھا شب اسریٰ میں حضرت پر
خدا آسان کری ہول قیامت کو تو بس مجھ پہ

مجھے توصیف آل مصطفےٰ کل شے سے پیاری ہے
پرستی رہو سے دنیا میں ہمیشہ اوسپہ خواری ہے
مگر دلکو لگے توصیف اونکی مجھکو پیاری ہے
جلے ہیں استخوان میری اب آئی تشنگی باری ہے
جھکائے سر کو بیٹھا ہے لہو آنکھوں سے جاری ہے
بلا شک آپ کی امت تو حق کو سب سے پیاری ہے
بدن تو جل چکا سارا اب آئی دلکی باری ہے
محبت کا یہ سبب ہے دل میں لگا ایک زخم کاری ہے
بجاؤں رو دم میں ہرگز مجھے خدمت ہی پیاری ہے
یہاں مشتاق حضرت کی جدائی دل پہ ساری ہے
بڑی منظور حق کو اب تمہاری پاسداری ہے
چلو اب عرش پہ حضرت تمہاری یادگاری ہے
تمامی خلق سے زیادہ بڑی خاطر تمہاری ہے
یہ عمر اپنی اسی شب کی تمنا میں گذاری ہے
تمہارے واسطے رضوان نے جنت کیا سنواری ہے
اب ان آنکھوں سے دیکھوں میں کہاں شہ کی سواری ہے
چلو فردوس میں حضرت کہ کیا کچھ اب طیاری ہے
برائی امت حضرت یہ جنت سب سنواری ہے
ہر ایک تختہ میں ہر گل کی نئی بس یکباری ہے
ہمیشہ حکم حق سے رہتی یہاں یہ مشکباری ہے
حروف ت سے قبہ میں ہوئی ایک نہر جاری ہے
خدا کو خلق سے امت تمہاری بہت پیاری ہے
گناہوں کا میری سر پہ پڑا ایک بوجھ بھاری ہے

دکھا دے صدق کو دفعہ تو جلدی سے خداوندا
یہی ہے التجا تجھ سے بہر ہی اب انکساری سے

بزبانی جبرئیل علیہ السلام

یاوری سے یاوری دیکھا ہے تجھے
برتر و اعلیٰ شہا دیکھا ہے تجھے

منبعِ جود و عطا دیکھا ہے تجھے
رہبرِ خلقِ خدا دیکھا ہے تجھے

عرشِ اعلیٰ پر شہا دیکھا ہے تجھے
حجرۂ اقدس پہ آ دیکھا ہے تجھے

خوش بیان و خوش خصال و خوش جمال
مہ لقا سے مہ لقا دیکھا ہے تجھے

بارگاہی ہیں یہی کہتے تھے وہ
حق سے اے شاہا ملا دیکھا ہے تجھے

سدرہ پہ جا کر یہی کہنے لگے
صاحبِ حلم و حیا دیکھا ہے تجھے

سب پہ بخشش ہے عنایت اور کرم
چشمۂ فیض و عطا دیکھا ہے تجھے

عام ہے رحمت خلائق پر بڑی
بخشش بحرِ سخا دیکھا ہے تجھے

میں ہی عاشق اور شیدا ہو گیا
سب سے اعلیٰ مصطفیٰ دیکھا ہے تجھے

آج میں نے محو ہو کر غور سے
دیدۂ قربی شہا دیکھا ہے تجھے

حق تعالیٰ

فکر سے امت کے اے پیغمبر رسول
درد و غم میں مبتلا دیکھا ہے تجھے

بہرِ امت اے میرے پیارے حبیب
ہر گھڑی کرتے دعا دیکھا ہے تجھے

واسطے امت کے ہر شام و سحر
چشم گریاں مصطفیٰ دیکھا ہے تجھے

اپنی شفقت سے کرم سے فضل سے
اپنا آئینہ شہا دیکھا ہے تجھے

بزبانی اسرافیلؑ

صور میں کہتے تھے اسرافیل یہ
حق تعالیٰ سے ملا دیکھا ہے تجھے

ایسی صورت کا نہیں کوئی بشر
جیسا ہم نے اے شہا دیکھا ہے تجھے

دوستوں نے صدق سچ ہے یہ کہا
شاہ ہر مسکیں گدا دیکھا ہے تجھے

بزبانی حضرت صدیق اکبرؓ و عمرؓ

سب سے برتر مصطفےٰ دیکھا تجھے ۔ رحمت عالم شہا دیکھا تجھے
غار پر آکر یہی کہنے لگے ۔ فکر امت میں گھلا دیکھا تجھے
کی نہ دنیا پر کبھی کچھ التفات ۔ اپنے مولا پر فدا دیکھا تجھے
رو رہے دیکھے تجھے ہی اصحاب سب ۔ یاد حق میں ہے لگا دیکھا تجھے
کہتے تھے فاروق ایمان لائے جب ۔ عطر میں ہم نے بسا دیکھا تجھے
ہو گیا مجذوب میں اے امی لقب ۔ جگھڑی پہنے قبا دیکھا تجھے
غور کرکے جب نظر صورت پہ کی ۔ آئینہ حق کا شہا دیکھا تجھے
کہتے تھے عثمان ایک دن برملا ۔ رنج امت میں سدا دیکھا تجھے
اے مری ہادی مرے رہبر رسول ۔ سب سے زیادہ خوش ادا دیکھا تجھے
ہو لیں دنیا کی ہیں سب خواہشیں ۔ جب سے ہم نے مصطفےٰ دیکھا تجھے
کہتے تھے یہ ہی علی نامدار ۔ برتر و اعلیٰ شہا دیکھا تجھے
بولے حضرت سے یہی مولا علی ۔ حب حق میں ہے فنا دیکھا تجھے
دل فدا ہے جان فدا ہے شہ امم ۔ ہر گھڑی تابع رضا دیکھا تجھے
خادموں سے اُف تلک بولے نہیں ۔ مشرکوں پر بس خفا دیکھا تجھے

نفس

نفس سرکش ای تجھی ای حیلہ ساز ۔ حب دنیا میں پڑا دیکھا تجھے
خلق میں مانند کس شہد کے ۔ نفس پر ہم نے پھنسا دیکھا تجھے
یاد حق سے توڑتا غافل بنا ۔ کھیل و بازی میں فنا دیکھا تجھے
گل کھلاتے باغ دنیا میں مدام ۔ ہم نے ای باد صبا دیکھا تجھے
ظاہرا میں تو نظر آیا نہیں ۔ خواب میں ای مہ لقا دیکھا تجھے

شیفتگی سے صدیق کہتے ہیں
دل کا اپنے آئینہ دیکھا تجھے

کسکی مجال تھی یہہ پیمبر کے سامنے
لاتا جو اپنا رخ وہ پیمبر کے سامنے

دہشت نہیں حساب سے ہرگز ذرا مجھے
طومار سب کھلینگے پیمبر کے سامنے

خطرہ نہیں ہے مجھکو بداعمال سے ذرا
نیکی بدی تلے وان پیمبر کے سامنے

رکھتے ہین کینہ دلمین صحابہ سے جو بشر
ہونگے ذلیل وہ تو پیمبر کے سامنے

پوچھین جواب جبکہ نکیرین قبر مین
دون مین جواب اونکو پیمبر کے سامنے

جھٹلایا ہے رسول کو جو تمنے کاذبو
معلوم تمکو ہوگا پیمبر کے سامنے

ہے مجھکو التجا یہہ خداوند ذوالجلال
ہو مدح خوان یہہ صدق پیمبر کے سامنے

کیا تاب چاند کی رخ انور کے سامنے
کرتا جو اپنا سو یہہ شہ اطہر کے سامنے

سورج کی کیا مجال تھی خوبی جمال مین
جو تاب لاتا روی منور کے سامنے

کیا زلف عنبرین تھین مہکتی نہین ورے
تہا عطر ہیچ بوی معنبر کے سامنے

چوگرد بیٹھتے تھے صحابہ رسول کے
تارے ہون جسطرح مہ انور کے سامنے

شمع کے گرد پھرتا ہے پروانہ جس طرح
تھے اسطرح بلال پیمبر کے سامنے

روتی تھی لکڑی احمد مرسل کی ہچکی
جسطرح طفل روتی ہے مادر کے سامنے

کرتے تھے صہیب روی منور کی ٹکٹکی
جسطرح کوئی دیکھے ہے دلبر کے سامنے

ہین رہنما تمہارے محمد سے پیشوا
رستہ نہووے گم کبھی رہبر کے سامنے

محشر مین پیاس سے کہین پانی نہین ملے
وان ہوگا پانی ساقی کوثر کے سامنے

تصدیق کی نہ جسنے رسالت مآب کی
ہو وہ ذلیل خالق اکبر کے سامنے

اس آرزو مین رہتا ہے مدت سے یہہ شیدا
کس روز صدق پہنچے تیرے در کے سامنے

صدا غیب سے آئی کہ تم افضل ترین نکلے
رسولون مین تمہین محبوب رب العلمین نکلے

کرم فرمائی رب العلمین اس مستحق پر بیشک
ملیگی نجیب سے روزی اسے بھی شبہ اور بیشک
بچے وہ نار سے دوزخ کی اور ہو داخل جنت
شہ عالم سے آدم نے کہا معراج میں اس شب
برائی جنگ روز بدر جب یک جا ہوئے کافر
عداوت جو زیادہ تھی صحابہ سے رکھے خفیہ
زیارت خواب میں ہو جائے جسکو شاہ عالم کی
خداوندا جب تک ہوا سے زیارت مدینہ کی
یکایک ہو گئے طفلی میں جو ایکدن امام دین
شمیم جانفزا سے میں معطر ہوں کہاں قسمت کا

ہر ایک ساعت دہن جسکے سے خیر الرحمن نکلے
جو ہر لحظہ زبان اسکی سے خیر الرازقین نکلے
جو ہر دم جان و دل سے اسکے رب العلمین نکلے
میری فرزند فرزند و نہیں تم تو بہتر بین نکلے
تو اوس جا شوکت و عظمت سے خیر الواصلین نکلے
بروز حشر اپنی قبر سے وہ سہمگین نکلے
تو بنکر نور روشن قبر سے وہ مہ جبین نکلے
تو اس دنیای ویران سے خیر الکترین نکلے
تو مضطر ہو گئے اونکو ڈھونڈتے خیر الامین نکلے
تمہاری زلف مشکین سے جو بوی عنبرین نکلے

کرے جو صدق جی سے کعبہ و یثرب کی جاروبی
تو اوسکے خاکساروں میں معزز بالیقین نکلے

جو حق کی اونہوں نے آنکھ سے تنویر دیکھ لی
تصدیق جسنے کی ہے رسالت رسول کی
شرمندہ ہو گیا ہوں گناہوں سے اپنے میں
جنگ احد میں بھاگے تھے کافر بچا کے جان
ہر دلیل جمع ہوئے کبر اور یہود
سچ آپ کو دیا تھا ابو جہل نے بڑا
فردوس میں جو ہو چکے معراج کو نبی
قسمت بلند اوسکی ہے جو کہ مدینہ جائے
بعد از نبی کے اوسنے تو دیکھا رسول کو
ایمان لائے خط پہ سیت شاہ ذی کرم
تحریر خط پہ لائے نہ ایمان جو بادشاہ

قرآن کی جنہوں نے ہے تفسیر دیکھ لی
دوزخ سے اوسنے بچنے کی تدبیر دیکھ لی
گرو نہیں خواہشوں کی جو زنجیر دیکھ لے
نکلی ہوئی جب آپکی شمشیر دیکھ لی
پست ہو گئے جب اپنی تقصیر دیکھ لی
پھر اوسنے اپنی ذلت و تحقیر دیکھ لی
نبیوں نے آپ کی وہاں توقیر دیکھ لی
دنیا میں ابھی اوسنے یہہ تقدیر دیکھ لی
جس شخص نے کہ صورت شبیر دیکھ لی
جب آپ کی لکھی ہوئی تحریر دیکھ لی
اپنی اونہوں نے خوب ہی تحقیر دیکھ لی

نازاں ہوئے تھے اشقیا تدبیر اپنی پر
تھرا گئے جو آپ کی تدبیر دیکھ لی

بیٹھی رسول بیٹھے منافق خموش سب
قرآن میں جو آیت تطہیر دیکھ لی

پیارا اچھے ہو ہیں جو لیں صدق دل سے نام
نام نبی میں جسنے یہہ اکسیر دیکھ لی

راہِ خدا میں جسنے کہ شمشیر دیکھ لی
جنت میں اوسنے جا بنی تدبیر دیکھ لی

ہے خوش نصیب دنیا میں اور آخرت میں وہ
جسنے مدینہ جانے کی تقدیر دیکھ لی

وہ جانتے خوب مرتبہ آل رسول کا
قرآن کی جسنے آنکھ سے تفسیر دیکھ لی

گستاخی نبی ہوئی ہے گناہ ہوگی سزا آہ
نادم ہوا ہوں دلمیں جو تقصیر دیکھ لی

اڑنے نبی سے نکلے تھے کفار روز بدر
کیسی اونہوں نے خواری و تحقیر دیکھ لی

ہوئی تحاشہ گرتے تھے کفار بدر میں
چلتی ہوئی نبی کی جو شمشیر دیکھ لی

حجت میں کیسے وہ مشہور تھے عرب
قایل ہوئے نبی کی جو تقریر دیکھ لی

عرش بریں پہ حق سے ہوئے جاکے ہمکلام
حور و ملک نے آپ کی توقیر دیکھ لی

جاوے بلا ہے صدق سے کوسوں تلک اوڑی
درد نبی میں جسنے یہہ اکسیر دیکھ لی

بشر جو راہِ خدا میں قدم اوٹھاکے چلے
نہ اس جہاں میں ہرگز وہ ڈگمگا کے چلے

بشر کو چاہیے مضبوط پکڑی رہے خدا
نہ اپنے پاؤں کو لغزش سے ڈگمگا کے چلے

بشر جو حکم اطاعت رسول میں رہوے
وہی تو دولت عقبیٰ کو بس کما کے چلے

فرشتے اون سے کہتا ہے یوں خدای پاک
وہ میرا بندہ ہے بہتر جو سر جھکا کے چلے

تصدیق کی ہے نبی کی وہی تو اچھے ہیں
اونھوں نے کہائی ہے ٹھوکر جو سر اوٹھا کے چلے

جو سچے ہو کے چلے ہیں وہی تو سوچے ہیں
وہی گرے ہیں زمیں پر جو سر اوٹھا کے چلے

جنھوں نے کہنا نہ مانا رسول کا اپنے
وہی تو دنیا میں اپنے تئیں گرا کے چلے

ہوئے ہیں پیدا جو دنیا میں آج تک انسان
وہ لب سرای دو روزہ میں گھر بسا کے چلے

جنھوں نے ظلم و ستم سے پرایا مال لیا
وہ اپنے سر پہ گناہ اوٹھا کے چلے

ادسی کا مرتبہ ہوویگا حشر مین زیادہ
وہی تو دیکھیگا دیدار حق قیامت مین
یقین ہے خلد بریں مین ضرور ہوینگے
جو نام لیوے رسول کریم کا دن رات
سیاہ کار ونپہ الطاف ایسا ہے اونکا
وہی تو ناری ہے بس اور دوزخی لاریب
بشر جو محفل میلاد مین کہین جاوے
یہان جو مجلس میلاد کا ارادہ کرے
زمین پہ وقت ولادت جو جبرئیل آئے
جو آئے حضرت روح الامین رسول کے پاس
چلے زمین سے فلک پہ جو احمد مختار
بڑی تمنا تھی رضوا انکو ایک عرصہ سے
اگر مدینہ کی تقدیر رہبری کردے
الٰہی کونسا وہ روز آئیگا جا نین
یہہ آرزو ہے کہ دنیا سے جب سفر ہووے

جو اپنے آپ کو اس دہر مین گھٹا کے چلے
بشر جو آپ کو ہی وصف بان بنا کے چلے
خدا کی راہ مین جو جو قدم بڑھا کے چلے
نجات بخشی انکو دنیا سے وہ کرا کے چلے
کہ مژدہ عفو کا دنیا مین وہ سنا کے چلے
جو لوگ تیری رسالت سے منہہ پھرا کے چلے
تو عطر ملکے وضو کرکے اور نہا کے چلے
تو بوئے عطر سے کپڑون کو وہ بسا کے چلے
نبی کو حلہ خلد بریں پہنا کے چلے
تو میوہ ہائے جنان آپ کو کھلا کے چلے
جلو مین اونکے فرشتے پرے بندھا کے چلے
کہ پیشوائی مین ہمراہ مصطفے کے چلے
بغل مین بندہ بھی یہہ بوریا دبا کے چلے
کہ یہہ فقیر مدینہ مین مصطفے کے چلے
تو بندہ سینہ پہ نام نبی کھدا کے چلے

غریب صدق کی لیل و نہار ہے یہہ دعا
کہ پا رکاب یہہ جنت مین مصطفے کے چلے

تجھی کو حمد ہے مولا کہ کھانا تو کھلاتا ہے
بڑا ستار ہے شاہا عجب تیری غفوری ہے
اُٹھا دے ہو کا ہے سکو تیری ہی شان ہے ایسی
کسی کو نعمتیں دیتا ہے گھر بیٹھے بہت اچھی
تو ہے روزی رسان ربا کہ تجھ بن کچھ نہین جدا ہے

گنہ تقصیر پہ روزی نہ ہے تو بٹاتا ہے
گنہ بندہ تو کرتا ہے تو عیبون کو چھپاتا ہے
کسی کو تو خدا وندا نہین ہو کا سلاتا ہے
کسی کو در بدر خواری ذلت سے پھراتا ہے
تو ہی روزی پرندونکو ملا تخت کھلاتا ہے

خداوندا تو ہے خالق تو ہی ہے رازق مطلق
خلایق کی وہ نظروں مین بڑی رتبہ کا ہے انسان
اثر کیا ہے وعظ اوسکا دلو نمین ہر شخص کے بس
پڑا پہرتا ہے غفلت مین نہین کچہہ ذکر ہے کرنا
قیامت مین اوٹھاویگا وہ سختی اور کلفت کو
نہ بستی سے غرض اوسکو نہ دنیا سے اوسے مطلب
یہ جیتے جی کے سب جھگڑے ہین کنبہ اور رشتہ کے
کسی عاشق سے پوچھا تہا کہ تجھپر کیا گذرتی ہے
یہ کوچہ عشق ہے بیڈہب نرالے ڈہنگ کا یارو
ملیگا ایک درجہ بس قیامت مین بڑا اوسکو
وہ موتی ہوگا محشر مین سمجھ لینا ضرور اسکو
ثواب اسکا سمجھو تلاوت سے بہت زیادہ
کرین جنات زخمی اور نکلو ہی سب ملکر
کسیکی کچہہ نہین طاقت کسی کی کچہہ نہین قدرت

جسے چاہے کہلاتا ہے جسے چاہے پلاتا ہے
تواضع انکساری ہے جو اپنے کو گراتا ہے
خداکے واسطے عالم نصیحت جو سناتا ہے
عبث تو اے فنا دنیا مین ناحق دم گنواتا ہے
کسیکا ایک ذرہ بھی جو کوئی دل دکھاتا ہے
خداکی یاد مین اپنا جو کوئی دل لگاتا ہے
گئی یہ روح جب تن سے کسی کچہہ نہ ناتا ہے
کہا مالک سیر اسپد رولاتا ہے کبھی مجھکو ہنساتا ہے
ہنساتا ہے رولاتا ہے کنوئے پر جا جھنکاتا ہے
بلائے دنیوی بندہ جو سر اپنے اوٹہاتا ہے
خداکے واسطے آنسو جو دنیا مین بہاتا ہے
کسی بندہ کو ایک لقمہ جو کہانا تو کھلاتا ہے
خدا اوسے کرم سے اپنے بندونکو بچاتا ہے
جسے چاہے تو ہی مولا در کعبہ دکھاتا ہے

بڑا غافل ہے حق سے تو نہ کچہہ اب ہوش ہے تجکو
یہی دنیا عبث اے صدق جان اپنی کہپاتا ہے

محبو جسکے دلمین عشق احمد کچہہ سماتا ہے
مزا آیا ہے جسکو احمد مرسل کی الفت مین
خلوص دل سے الفت سے محبت سے وضو کرکے
ادب سے اور قرینہ سے ذرا ہو خاموش ہوکر
رسول حق کے قربان مین نہین دوزخ سے کیا خطرہ
پہونچ اوسکی سمجھنا تم در طیبائی اقدس تک
وہ بے کھٹکے وہ ہی بہشت چلا جاویگا جنت مین

وہ دل دنیا و مافیہا سے سارا پہر اٹھاتا ہے
لٹاکر مال و زر دنیا وہ عقبے پہر کماتا ہے
پڑھے ہے جو درود انکو گناہ وہ سب مٹاتا ہے
غزل اب نعت مین دیکر تجہین احقر سناتا ہے
ارے واعظ بڑا ہمکو تو ناحق اب ڈراتا ہے
فنا ہو عشق احمد مین جسے کچہہ وجد آتا ہے
نبی کی راہ مین جو زر محبت سے لٹاتا ہے

بغیر از پیر کے رستہ کبھی ہرگز نہین ملتا
خدا کی راہ کا رستہ تو مرشد ہی بتاتا ہے

وہی ابرار ہے بیشک وہی صدیق ہے بیشک
ریاضت سے حضرت کی جو آنسو بہاتا ہے

خلوص دل سے پڑہتا ہے جو حضرت پر درودونکو
وہ ابراروں کے دفتر ہی مین نام اپنا لکہاتا ہے

اسی حسرت مین رہتا ہے یہہ مسکین صدق بیچارہ
خداوندا در طیبہ تو اسکو کب دکہاتا ہے

قدرت ہر ایک شے مین ہے اللہ کے نور کی
کیا دہوم ہو رہی ہے اوسکے ظہور کی

سوجی ہے یہہ ہی بات بہت تجکو دور کی
فردوس بہی بنی ہے محمد کے نور سے

رضوان کو حکم ہو چکا کہ فردوس مین ابہی
جا کہول دے تو کہڑکیان نزدیک و دور کی

ہوگا ظہور آج شہ کائنات کا
طیاری بہت جلد ہو حور و قصور کی

رہوے نہ کوئی آج جہنم کی نار مین
مرضی یہی ہوئی ہے خدای غفور کی

جنت اوسیکے واسطے حق نے بنائی ہے
جسنے کہ دل سے کی ہے اطاعت امور کی

جسنے کہ ایک مرتبہ دیکہا رسول کو
پہر اوسکو کیا تمنا ہے حور و قصور کی

افلاک پر گئے ہین محمد رسول پاک
معراج موسی سے فقط کوہ طور کی

جو قوم تابعداری احمد سے ہو بغی
یہہ بات اوس شقی کی سمجہنا غرور کی

ای امتان موسی و عیسی تمہین
فرقان کے آگے کیا رہی حاجت زبور کی

ہم امتان خاص کو کیون ہو غم و الم
مہر و وفا تو ہم پہ بڑی ہے حضور کی

بندے ہین ہم خدا کے تو ہین امت رسول کی
رحمت ہے ہم غریبون پہ رب غفور کی

دنیا مین جو مطیع ہے رسول کریم کا
محشر مین پائیگا وہ صراحی طہور کی

عالم مین جو کہ طالب اللہ ہے بشر
دہشت نہین صراط سے اوسکو عبور کی

محشر مین جو کہ دیکہے خدائی کریم کو
خواہش پہر اوسکو ہو نہین حور و قصور کی

دوزخ مین وہ بچایگا جانون کبہی بشر
تصدیق جسنے کی ہے پیمبر کے نور کی

زندونکو چاہیے کہ غنیمت گنین حیات
مردے تو انتظاری مین ہین نفخ صور کی

محشر تلک وہ چین سے سوویگا قبر مین
جسنے کہ کی خواب مین زیارت حضور کی

جلدی دکھا مدینہ تو بہر خدا رسول
ناشاد غم الم مین پڑا رہتا ہون شہا
احمد کا نام سن کے نہ بھیجے درود جو
ذریعہ سے نام احمد مرسل کے ای کریم
دن ہو وہ کونسا کہ مین پہونچون مدینہ مین
ہوگی گھڑی وہ کونسی جاؤن بقیع پاک
مولود پڑہنے والون کا ہے مرتبہ بڑا
ہر وقت شکر چاہیئے پروردگار کا
جنت مین جاکے پیوینگے سب اپنی سبیل
کرلے دعا تو میری خداوند یہہ قبول

اب اضطرابی بہت ہے مجھ ناصبور کی
صورت اس ہند مین نہین کوئی سرور کی
یہہ بات ناپسند ہے اوس بے شعور کی
اب عذرخواہی کرتا ہون اپنی قصور کی
امید کب برآتی ہے مجھ ناصبور کی
جاکر وہان کرونمین زیارت قبور کی
اب مدح خوان کو چاہیئے جو کی بلور کی
نعمت گذاری کرنی ہے واجب شکور کی
کیسی سبیل ہی وہ شراب طہور کی
مرنے سے پہلے ہووی زیارت حضور کی

محشر کا ذکر چاہیئے ہر وقت تجکو صدق
زحمت نہ رہوسے پہر تجھے یوم النشور کی

شان احمد مین لکہون کیا میرا جگر کیا ہے
نام احمد کا مرے دل مین سمایا گیا ہے
ملکوت اور بشر سب ہی کہتا ہے خدا
نہین لکہہ سکتا مین تعریف محمد عربی
جب زبان پر میری آتا ہے محمد کا نام
وصف قامت شہ لولاک کرون کیا مین رقم
جوکہ اوصاف نبی لکہے ہین وہ سب تہوڑی ہین
آپ کا نام مبارک ہے شفاء بیمار
روز محشر جو محمد تیرے ہونگے شفیع
سب گنہگارونکو اللہ سے بخشائینگے وہ
کھینچکر رنج والم کر تو مدینہ کا سفر

اونکی توصیف مین قرآن سے ہویدا کیا ہے
شرم سے کہہ نہین سکتا میرا رتبا کیا ہے
نام احمد سے زیادہ مجھے پیارا کیا ہے
دیکہو لو شوق سے قرآن مین پیدا کیا ہے
نور بنکر وہ میری مونہہ سے لپٹا کیا ہے
مین تو مولائے نبی ہون میرا رتبا کیا ہے
وصف اس بحر مین حضرت کا سمایا کیا ہے
نام پر آپ کے قربان دل شیدا کیا ہے
عشق مین آپ کے دل نالان مجھے خطر کیا ہے
ہم سیہ کارونکو اندیشہ فردا کیا ہے
ناحق اس کاہش دنیا مین تو بیٹہا کیا ہے

دام دنیا میں پھنسا رہتا ہے وحشی کی طرح
چھن دیر میں عمر اپنی کو ضایع کر کے
جا تو اب روضہ انور کو ترستا کیا ہے
اب تلک خواب میں غفلت کے تو سوتا کیا ہے

جز مدینہ کی زیارت کے نہیں تیرا علاج
ہیں مدینہ کی زیارت کو نہیں پہنچا اب تک
راستا لے تو مدینہ کا تڑپتا کیا ہے
دیکھیے سخت زبونوں سے میرا نشکوا کیا ہے

ہیں مصیبت میں پڑا پھرتا ہوں مارا مارا
ناز سے امت احمد کو یہ کہتا ہے خدا
اب میرا ہند میں رہنے کا ٹھکانا کیا ہے
جو مدینہ کو نہ دیکھے تو وہ بندا کیا ہے

کار دنیا میں تو مشغول جو رہتا ہے سدا
گھر کے کاموں سے فراغت کو تو حاصل کر لے
کیوں تو واہی کی طرح شہر میں پھرتا کیا ہے
اسقدر قید میں دنیا کے تو پھنستا کیا ہے

رات دن لہو میں عمر اپنی کو کھویا غافل
کیڑے کھاوینگے تجھے قبر میں اکدن افسوس
حالت نزع میں اب سر کو تو دھنتا کیا ہے
کیڑے سے بار بار پھنکر تو سنورتا کیا ہے

ہڈیاں خاک میں ملجاوینگی تیری مغرور
چھینوٹی کا بھی ستانا نہیں لازم تجکو
اب اثر اکے تو دنیا میں اکڑتا کیا ہے
ستم وظلم سے ہر دل کو دکھاتا کیا ہے

مال وزر چھوڑ کے دنیا کا تو جاویگا ضرور
یاد مولا میں شب و روز بسر کر اوقات
دیر فانی میں تو دل اپنا لگاتا کیا ہے
اب تجھے زندگی اپنی کا بھروسا کیا ہے

یا الہی مجھے اوس روضہ اقدس کو دکھا
تیرے ہی نور سے معمور ہیں گلشن ہیں شجر
جس پہ ہر وقت ترا نور برستا کیا ہے
باغ یثرب میں ترا نور جھلکتا کیا ہے

ابر رحمت جو گھرا رہتا ہے روضہ پہ مدام
سبز گنبد کو مدینہ میں تو دیکھیگا ضرور
زائرو نور وہ چھن چھن کے برستا کیا ہے
شوق غلبہ سے تو اسوقت میں روتا کیا ہے

چاہ زمزم سے تو بہتر نہیں دنیا میں کنواں
شب معراج میں براق نے شوخی جو کری
تشنگی ہند کے پانی سے بجھاتا کیا ہے
شہ نے فرمایا کہ اب تیری تمنا کیا ہے

وقت رخصت کے یہ اصحابوں سے حضرت نے کہا
جبکہ بھیجے شہ لولاک زمین سے اسمان
غم امت سے میری دل پہ یہ صدمہ کیا ہے
حق نے فرمایا کہ تحفہ مجھے لایا کیا ہے

عرض کی آپ نے رو رو کہ خدا وند جہان
گنہ امت کے سوا اور یہ لایا کیا ہے

وقت رحلت شہ لولاک سے یون حق نے کہا — بخشدونگا تیری امت کو تو روتا کیا ہے
عرش اعظم سے یہہ کہتے ہوئے آئے جبریل — جب پیغمبر نہ ہے میرا پہر آنا کیا ہے
بعد رحلت کے مدینہ مین یہہ کہتے تھے بلال — کوچ جب کر گئے حضرت میرا رہنا کیا ہے
بعد رحلت شہ لولاک یہہ بولے صدیق — اب ذرا صدمہ فرقت کو تو سہنا کیا ہے
بعد رخصت شہ ابرار کے کہتے تھے عمر — اب لہو سا میری آنکہون سے ٹپکتا کیا ہے
حسرت و یاس سے گہبرا کے یہ بولے عثمان — جب سفر کر گئے حضرت میرا جینا کیا ہے
بعد رحلت شہ ابرار علی نے یہہ کہا — سوز فرقت سے میرا سینہ سلگتا کیا ہے
گریہ و شور فغان کر کے یہہ بولے حسنین — جبکہ نانا نہ رہے پہر ہمین رہنا کیا ہے
گریہ و زاری سے یہ فاطمہ اطہر بولین — جبکہ بابا نہ رہے پہر میرا جینا کیا ہے
کہتے تھے عاشق جانباز اویس قرنی — جسنے دیکہا ہے نبی کو اوسے پروا کیا ہے
شان احمد مین لکہے ہین جو یہ تونے اشعار — دیکہئے اوسکا تصدق تجہے ملتا کیا ہے
صدقہ حسنین کا یا رب تو مدینہ کو دکہا — اب زیارت کے سوا میری تمنا کیا ہے
رات دن غنچہ و گل سے یہی آتی ہے صدا (طرح) — دیکہو اے بلبل شیدا یہ تماشا کیا ہے
قبر مین حشر مین حامی ہین جو احمد تیرے — اب بہلا مجہکو گنہہ اپنے سے پروا کیا ہے

جا تو اب سونگہہ مدینہ کے گلون کو اے صدق
رات دن عطر تمنا مین تو مہکتا کیا ہے

تمام شد

تنبیہ — چونکہ مسودہ دیوان صدق کا بہت منتشر اور علیحدہ علیحدہ پرچون پر تہا جو غزلیات ردیف سے رہگئی ہین وہ آگے متفرقات مین لکہی جاتی ہین فقط

متفرقات

آنکھوں میں نقشہ چھپایا ہے جنے کے خمور کا
گلشن میں گل کھلا ہے محمدؐ کے نور کا
کیا باغ اور بہشت ہو کیا آسمان زمین
وحش و طیور جن و ملک کیا بشر فقط
یہہ جانوں قبر وحشت و ہیبت کا ہے مکان
دیکھیگا وہ عذاب قیامت میں بالضرور
مرتے ہی وہ تو پہونچیگا جنت میں دوستو
دیکھیگی وہ نہ آنکھہ جہنم کی آگ کو
ہرگز نہ پہونچے منزل مقصود کو بشر
ای نفس کیوں ریاضت و مشقت نہیں کری
اوس جی سے ہو گناہ نہ سرزد جہان میں
ہرگز پیاس اوسکو لگیگی نہیں ذرا
واعظ ترے ڈرانے سے ڈرتے نہیں ہیں ہم
دیتا ہے نعمتیں ہمیں بیحد و بی قیاس
ای رب نجات دیجو ہمیں قبر میں ضرور
بیشک ثواب ہوتا ہے اوس شخص کو بڑا

کیا لطف ایک سمایا ہے دلمیں سرور کا
عالم میں جلوہ پھیلا ہے اوسکے ظہور کا
عالم بنا ہوا ہے محمدؐ کے نور کا ❊
جلوہ ہے دو جہان میں پیغمبر کے نور کا
ہے آسرا تو وان ہمیں بیشک حضور کا
شیوہ ہے جسکو دنیا میں فسق و فجور کا
رہتا ہے جسکو ذکر خدا ے غفور کا
جس آنکھہ نے کہ دیکھا ہے جلوہ حضور کا
ایک ذرہ ہو خیال جو دلمیں غرور کا
توشہ ترا تو کم ہے سفر بہت دور کا
جس دلمیں کھٹکا بیٹھا ہو یوم النشور کا
ایک گھونٹ جو پیئے کوئی آب طہور کا
ہے آسرا بڑا ہمیں وان تو حضور کا ❊
کب شکر ہم سے ہو سکے رب شکور کا
اقرار ہم تو کرتے ہیں اپنے قصور کا
زوار جو کہ رہتا ہے اکثر قبور کا ❊

ای صدق میں تو والہ و شیدا حضور ہوں
کچھہ شوق مجکو ہے نہیں حور و قصور کا

ق

ایک بندہ ناتوان ہوں خدای کریم کا
فعل حکیم میں مجھے کیا دخل ہے فقط
کیا کچھہ ہے مہر دنیا میں یادر کہ طفل یہہ
دنیا میں ایک نشمہ سے یہہ کچھہ کہ رحم ہے

رحمت سے اوسکے خطرہ نہیں ہے جحیم کا
حکمت سے خالی کار نہیں اوس حکیم کا
ایک نشمہ اوسکا جانوں یہہ لطف عمیم کا
محشر میں کیا ٹھکانا ہے رحمت عظیم کا

بہتان کذب مکر و دغا و فریب سب
شیوہ کبھی نہووے یہہ انسان فہیم کا

جو زیب دون مین کذب ہے شعر نکو ای فنا
یہہ اب تقاضا ہے نہین طبع سلیم کا

ای نفس کیون دلیری کرے ہے گناہ پر
بندہ ہون ناتوان مین خدای عظیم کا

بیشک سزا ہو سخت چغل خور کے لیے
عقبے مین حال جانون تباہ ہو نمیم کا

ہو گی وعید عقبے مین یہہ جان لو ضرور
قرآن مین لفظ آیا ہے بیشک زنیم کا

مت کر خطا ڈرا بھی تو ای نفس نابکار
جو دل مین شوق ہے تجھے تو باغ نعیم کا

اوتریگا نور حق ترے سینہ مین کسطرح
تو مبتلا ہے حرص مین چاندی و سیم کا

بندے ہین اوسکے وہ ہی تو جو چاہے سو کرے
مالک اوسیکو جانون صحیح و سقیم کا

بیشک پڑے وہ جا کے جہنم کی نار مین
ایک ذرہ مال کہاوے جو ناحق یتیم کا

ای صدق کیون گناہون پہ روتا ہے رات دن
ہے آسرا تو تجھکو خدائے کریم کا

مداح ہون مین دل سے رسول کریم کا
خطرہ نہین ہے مجھکو عذاب الیم کا

عصیان سے بال بال تو آلودہ ہے مرا
کب مجھ سے شکر ہووے خدای کریم کا

ق

ہم امتانِ احمدِ مرسل ہین دوستو
خطرہ نہین ہے ہمکو عذاب جحیم کا

لاریب اوس رسول کے ہیں چار ہین وزیر
پیارا ہر ایک ہے وہ خدائی عظیم کا

توصیف مجھ سے ہو گی بہلا چار یار کیا
رتبہ بہت بلند ہے چارون ندیم کا

عالم مین جسنے آکے نہ تصدیق کی رسول
بیشک وہ مستحق ہے عذاب عظیم کا

رہتے تھے دست بستہ ملایک در حضور
یہہ مرتبہ تہا یارو رسول کریم کا

کوئی نہ سمجھا راز مفسر جہان مین
ہے خفیہ بہید جانون محمد کے میم کا

جہولا جہلایا کرتے تھے بچپن مین قدسیا
جہونکا وہان پہ آتا تہا رحمت عظیم کا

حق نے بلایا عرش پہ احمد کو دوستو
ایسا ہوا نہ مرتبہ موسے کلیم کا

پڑہتا رہے درود جو ہر روز تو فنا
خدشہ نہ گذرے دل مین پہری خوف و بیم کا

رکہینگے اوسپہ تاج قیامت مین بالضرور
حافظ جو کوئی ہوویگا قرآن عظیم کا

انکار پیروی صحابہ سے جو کرے
لاریب وہ تو بھائی ہے شیطان رجیم کا

لاریب اونکی راہ پہ چلنا ضرور ہے
فرمان یہی ہے ہمکو خدائی قدیم کا

بوبکر اور عمر سے جو رکھیگا ذرہ بغض
ہو ویگا اوسپہ قہر خدائی علیم کا

جو دوستی رکھیگا جناب علی سے یا رہ
وہ مستحق ہوا ہے بیشک نعیم کا

عثمان کا جو کوئی دوست ہے وہ ہے خدا کا دوست
البتہ تو اونکا دوست ہے شیطان رجیم

ہوگا سنی مقیم تو جنت کے باغ میں
دوزخ ٹھکانا ہو ویگا بیشک لئیم کا

پژمردہ دل شگفتہ ہو مانند پھول کے
رحمت خدا سے آوے جو جھونکا نسیم کا

دوزخ میں رہیگا کوئی بھی ہرگز نہیں بشر
جس وقت جوش ماریگا دریا رحیم کا

ہو کون سا وہ روز کہ دیکھوں میں اسے لقا
مشتاق دل بہر رہتا ہے یوہی تسنیم کا

قرآن میں جسکی مدح کرے ہے خدای پاک
پھر کیا بیان اوسکے ہو خلق عظیم کا

حد شفقت نہیں ہے قبر سے اور حشر سے تجھے
تو ابستہ ہے صدق رسول کریم کا

عالم میں جو ہے سب سے ہے ظہور تیرا
ہر گل میں ہر شجر میں بیشک ہے نور تیرا

ہر جا عیاں ہے جلوہ اے نفس بد شرارت
آوے نظر نہ تجھکو یہہ ہے قصور تیرا

اے نفس بد کمینے ہم دیکھتے ہیں تجھکو
حد سے بڑہا ہوا ہے فسق و فجور تیرا

آدی نظر نہ تجھکو نور جمال وحدت
ہے یہہ قصور سارا اے بے شعور تیرا

مت ہو خدا سے غافل اے بے شعور اکدم
ہوگا سفر یہاں سے ایکدن ضرور تیرا

اپنی خودی پہ نادان مت کر غرور اتنا
احمق ٹوٹیگا ایکدن یہہ سب غرور تیرا

اے حرص دنیوی میں بدمست ہے پڑا تو
تو نفس کو جو مارے جاوے فتور تیرا

سوجھی نہ راہ مولا سے مست تو رہا تو
جاویگا یہہ نہ سر سے ہرگز سرور تیرا

مت بھی دکھا سکیگا ہوویگی تجھسے پرسش
کیا ہو جواب حق سے یوم النشور تیرا

مجھپہ کرم تو کردے مشکل گرفت میری
ایک بندہ ناتوان ہوں رب غفور تیرا

دیکھوں میں تجھکو مولا ہے آرزو یہی اب
چاہوں نہیں ہوں تجھسے حور و قصور تیرا

ہے یہ تمنا میری ہے التجا یہہ میری
دیکھوں جمال اقدس اکدن حضور تیرا

اپنے تئیں سمجھہ لیے ہوں سب جہان سے بدتر
گرمانے تو نہ کہنا یہ ہے غرور تیرا

طاعت نہو وہی ہم سے آلودہ ہیں بعصیاں
محشر میں آسرا ہے ہمکو حضور تیرا

طاعت کرو نبی کی ہیں تمسے راضی ہونگا
فرمان یہی ہے سبکو رب غفور تیرا

اپنے کرم سے اسکو ابرار میں ملا دے
بندہ ہے صدق عاجز رب غفور تیرا

خواب میں جسنے مصطفے دیکھا
واقعی اوسنے بس خدا دیکھا

جو ہوا اوسنے سیر عالم کی
اوسنے طیبہ نہ دیکھا کیا دیکھا

اوسے دونوں جہان میں چین ہوا
جسنے احمد سا رہنما دیکھا

ہوا مقصود اوسکا کل حاصل
جسنے اپنے تئیں فنا دیکھا

جسنے اپنے تئیں سے پہچانا
راز حق اوسنے بر ملا دیکھا

کھل گئی آنکھہ جب دل کی
سر مخفی تو پھر کھلا دیکھا

صدق تو غور کرلے اب تو ذرا
تو نے عالم کو بے بقا دیکھا

جس بشر نے عشق پایا ہے رسول اللہ کا
اوسکے دلمیں نور آیا ہے رسول اللہ کا

جنت ماوی میں جاوے وہ بلا پرسش عمل
جسکے دلمیں کلمہ بھایا ہے رسول اللہ کا

اوسکو خطرہ ہے نہیں محشر کا تم یہ جان لو
ذکر جسنے بیان کرایا ہے رسول اللہ کا

اوسکو خواہش ہو نہ دنیا اور جنت کی ہوس
جام الفت جسنے پایا ہے رسول اللہ کا

لامکان تک وہ ہی پہونچیگا سمجھہ لو دوستو
جسکے دلمیں عشق آیا ہے رسول اللہ کا

وہ ہی پہونچے ایک پل میں کعبہ و یثرب قبا
نور جسکے دلمیں سمایا ہے رسول اللہ کا

صدق تو مستانہ بیخود کیوں ہوا ہے اسقدر
کیوں تصور دل میں آیا ہے رسول اللہ کا

کیا نام محمد کا ہمیں لگتا ہے پیارا
سو جان سے قربان ہے دل اوسپہ ہمارا

احمد مین احد ہی کا تو ایک جلوہ عیان ہے ای عاشقو اس رمز کو سمجھو تو خدا را
دنیا مین بہی عقبی مین بہی یہہ جان لو یارو ایمان جو یہان لائے نہین اونکو خسارا
کیا نام محمد ہے کہ ہے عرش پہ تحریر عالم کو ہے اس اسم کی برکت سے سہارا
یہہ جان لو اے بہائیو ای امت احمد ہوویگا بغیر آپ نہین پل سے گذارا
پیشانی پہ آدم کی بڑی شوکت و فر سے کیا نور محمد کا چمکتا تہا ستارا
سو نہہ مسخ نہوویگا کبہی امت احمد سب دینون سے بہتر ہے یہی دین ہمارا
کامل ہوا وہ شخص نہین خامی ہے اوسمین جس شخص نے اس نفس کی خواہش کو ہی مارا
تم خواب سا اس دنیا مین رہنے کو سمجہنا رہنا تو ہے کیا بلکہ کوئی دم ہے گذارا
آئے جو بڑے شاہ گئے ملک عدم کو اب دنیا کے پردہ پہ سکندر ہے نہ دارا
ایک لمحہ بہی تم موت سے غافل نہو یارو تم یاد کرو کندہ عمر کو بہی خدا را

توصیف مین حضرت کے تو قاصر ہین فرشتے
کیا مدح لکہے یہہ بہلا اب صدق بچارا

طیبہ جانا مجہے اب بی سر و سامان نظر آیا ہائے اس عشق کا اب کوئی نہ درمان نظر آیا
چشم کو کہول ہے جسنے کہ نظر کی اوسپر جس طرف دیکہا اوسے نور ہی یزدان نظر آیا
خوض سے خوب نظر کی جو کسی نے جانون فی الحقیقت وہ جہان اسکو تو بستان نظر آیا
جلوہ یار کو جنگل مین ہے جسنے پایا + صحرا اوسکو تو حقیقت مین گلستان نظر آیا
عاشقو جانون کہلی اوسکی تو قسمت واللہ خواب مین جسکے وہ جلوہ کہین رخشان نظر آیا
جان لو ہوویگا وہ دارجنان مین بیشک خواب مین جسکے کہین صاحب برہان نظر آیا
چونکہ اوٹہا نیند سے اور کہل گئین انکہین اوسکی جبکہ وہ خواب مین اوسکے مہ تابان نظر آیا
جلوہ نور سے روشن ہوئین آنکہین واللہ خواب مین جب وہ مجہے صاحب برہان نظر آیا
کیا ہی دنیائے دنی ہے یہ لذیذ و شیرین وائے اس جائے مین ہر شخص تو لغزان نظر آیا

وہ نہ دیکہیگا کبہی حشر مین گرمی ای صدق
عشق احمد مین کوئی شخص جو گریان نظر آیا

غزل

خانۂ دل میں خدا تھا مجھے معلوم نہ تھا
ہر رگِ جان سے ملا تھا مجھے معلوم نہ تھا

ڈھونڈتا پھرتا تھا میں کوچہ و صحرا میں اوسے
وہ تو سینے میں چھپا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کرتا نظارہ تھا ہر جائی پہ ناحق میں تو
میری نظروں میں بسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

جلوۂ نور تھا روشن نہیں پنہاں تھا کبھی
میں گناہوں میں پھنسا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نہیں آتا تھا نظر نور وہ جلوہ مجھکو
بیخود و مست پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق میں بیخود و مجنوں پڑا تھا بیہوش
تیر الفت کا لگا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ تو ہر لمحہ چمکتا تھا مثالِ خورشید
پردہ آنکھوں پہ پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

عشق و الفت میں تصور میں اوسیکے غم میں
ایک حیرت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

دوست خوابیدہ سمجھتے تھے مجھے تو ناحق
مست الفت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

نظر آتا نہ تھا جلوہ جو عیاں تھا جگ میں
فی الحقیقت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

وہ ندا دیتا تھا ہر ایک لمحہ ہر ایک صبح و مسا
میں تو غفلت میں پڑا تھا مجھے معلوم نہ تھا

تھی تلاش عرصہ سے ملتا تھا نہیں مجھکو پتا
چشمۂ فیض کھلا تھا مجھے معلوم نہ تھا

کاش جانا نہ ہوا روضۂ انور پہ مجھے
یہ بھی قسمت میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

روزِ میثاق میں بولا تھا کہ میں بھی بلیٰ
امتِ خیرِ بشر تھا مجھے معلوم نہ تھا

صدق حسرت رہی دیدار سے مرتے دم تک
درد قسمت میں لکھا تھا مجھے معلوم نہ تھا

رکھتا ہو آسرا جو اوس عالیجناب کا
خدشہ نہیں ہے حشر میں اوسکو حساب کا

محشر سے پل سے قبر سے خطرہ نہیں ہمیں
رکھتے ہیں ہم سہارا رسالتمآب کا

صورت ذرا دکھانے نہیں مجھ غریب کو وہ
باعث ہوا ہے مجھ پہ بھلا کیا عتاب کا

وہ نوری چہرہ جلوہ نمائی حضور سے
اوس رخ کے آگے رتبہ ہے کیا آفتاب کا

ہر وقت جو کہ لیوے محمدؐ کا نام سے
محشر میں اوسکو خطرہ نہیں ہے حساب کا

کرتا دعا ہوں رو کے یہی رات دن ہمیش
رکھے خدا غلام مجھے بوتراب کا

لپکے چمن میں مستی سے دنیا کی جو خوش
عشق رسول میں ہے یہ نقشہ گلاب کا

دنیا کو چھوڑ چھاڑ کے حق کی پرستش تو پیر
جاتا رہا ہے تیرا تو عالم شباب کا

تجھ سے یہی ہے عرض خداوند ذوالجلال
دکھلا دے اپنا نور وضو مجھے اوس جناب کا

جسکا جگر کہ جلگیا عشق رسول میں
اوسکو ملیگا ذائقہ پہر کیا کباب کا

دنیا کی خواہشوں سے جو روکیگا نفس کو
وہ مستحق تو عقبے میں ہوگا ثواب کا

مے پینے سے جو باز رہے اس جہان میں
وہ جام پاوے عقبی میں اطہر شراب کا

ابلیس کے فریب میں پڑ تو نہ ای فنا
پیاسے کو دہوکا پڑتا ہے اکثر سراب کا

چمکے ہے وہ تو نور ہر ایک جا پہ تمام
بیشک پڑا ہے آنکھوں پہ پردہ حجاب کا

صل علی وہ نور کہ جسکی نہیں ہی حد
اوس مہ کے آگے شہرہ ہو کیا ماہتاب کا

کیا حق نے یہہ بنائے ہیں اسمان بلند
ہے کام یاں ستون نہ خیمے طناب کا

یہہ سانس مثل آرہ کے کاٹے ہے عمر کو
یہہ زندگی دو روزہ ہے نقشہ حباب کا

ہے التجا یہہ تجھ سے خداوند ذوالجلال
جلوہ ذرا دکھادے تو اوس ماہتاب کا

یہہ عمر مثل برق کھلے ہے شتاب سے
دریا میں جیسے کھلتا ہے قطرہ حباب کا

تحریف تمنے کی ہے سمجھ بہت بڑی
اب اعتبار کیا ہو تمہاری کتاب کا

ماں باپ کا نہ کہنا کریں ہیں صغیر سن
اب آگیا زمانہ ہے کچھہ انقلاب کا

ہرگز کرو نہ غفلت اے دوستو ہر دو
ہر روز ورد چاہیئے حق کی کتاب کا

اب تو بلا لو مدینہ سے مجکو شہ عرب
لگتا ٹھکانا ہے نہیں خانہ خراب کا

دل صدق سے رسول کا جسنے لیا ہے نام
کھٹکا نہیں ہے قبر میں اوسکو عذاب کا

رخ سے ذرا اوٹھائیے برقع نقاب کا
یا شاہ ہم سے دور ہو پردہ حجاب کا

مدت سے آرزو ہے کہ دیکھیں ذرا جھلک
باعث ہوا ہے اسکو بڑی اضطراب کا

حسرت سے گذری عمر بڑی اضطراب میں
آخر ہوا ہے ہم سے یہہ عالم شباب کا

ای رب پلادہ جام تو طاہر شراب سے
اوٹھہ جاوے جس سے دوری پردہ حجاب کا

ہے التجا یہہ تجھ سے بہت روز سے خدا
چہرہ ذرا دکھا دی تو اوس بی نقاب کا

کرتا غرور کیون ہے تو ای مرد خام طبع
پتلا ہے تو تو قطرۂ ناچیز آب کا

جب سے ہوا ہون عشق کے پہندے مین مین اسیر
جتنا پڑہا تہا بہولا سبق مین کتاب کا

دکہلاؤ چہرہ کیون نہین ای شاہ ذی کرم
ہے کیا سبب یہ مجہہ پہ بہلا اب عتاب کا

جو کام اچہا کرتے ہین بندے وہ نیک ہین
خطرہ نہین ہے اونکو عذاب و عقاب کا

وقت نزع کا خدشہ نہین کچہہ ذرا مجہے
رکہتا ہون آسرا مین بڑا بوتراب کا

خطرہ نہین ہے پل سے مجہے ایک ذرہ بہی
مین امتی کہاتا ہون عالیجناب کا

بیٹہو ادب سے اور پڑہو تم درود کو
آوے قدم تو یان ہے رسالت مآب کا

محفل مین سننے آتے فرشتے فلک سے ہین
اس جا گذر ہے خضر کا اور شیخ و شاب کا

وہ حسن وہ جمال رسول شہ امم
روشن وہ چہرہ جیسے ہو رخ آفتاب کا

محشر کا صدق خوف و خطر کچہہ ذرا نکر
تو ہے غلام دل سے رسالت مآب کا

زہے قسمت ہے کہ جو در پہ بلائے محبوب
جلوہ نور خدا ہمکو دکہائے محبوب

رخ سے پردہ جو کہین اپنا اوٹہائی محبوب
کلفت و رنج وہ سب ہم سے مٹائی محبوب

جن بشر اور ملک سب ہین اوسی پر عاشق
خلق ہے اوسپہ فدا وہ ہے خدائی محبوب

جبکہ عاشق ہو خدا اورونکی طاقت کیا ہے
کسکا منہہ ہے جو اونہین اپنا بنائی محبوب

گر پڑین فرش پہ ہم اور نہ رہے کچہہ ہوش
صورت اپنی جو کہین ہمکو دکہائی محبوب

تم ہمین دیکہنا ای امت عیسی او سدم
حشر مین جب وہ ہمین حق سے ملائے محبوب

عکس قد کا نہین پڑتا تہا زمین پر سایہ
جسم نوری تہا حقیقت مین لقا محبوب

جو کرین طعن وہ دل اپنے برابر کاٹین
چہرہ اونکو جو کہین اپنا دکہائی محبوب

دل محبت سے تڑپتا ہے مثال سیماب
جب کسی سے کوئی سنتے ہین ادای محبوب

ایسی خوبی کا نہین پیدا ہوا ہے کوئی
ہے وہ خورشید سے بہی بڑہ کے ضیائی محبوب

صدق مدت سے ہے مشتاق زیارت تیرا
ای خدا اب تو دکہا اسکو لقائے محبوب

رخ تابان جو کہین اپنا دکھائی محبوب
لطف کیا ہووے بھلا اور مزا کیا ہووے
وہ ہے محبوب خدا ہم بھی ہین عاشق اسکے
پیروی لاوین بجا آنکھون سے اسکی بیشک
مثل مہتاب جہان اوس سے منور ہو جائے
رتبہ اپنا بھی فرشتون سے زیادہ ہو جائے
ہفت اقلیم کے شاہون سے بھی ہو فخر زیاد
فرش سے عرش تلک نور تجلی ہو جائے
اوسے کوثر کی ہوس رہوے نہ تسنیم ذرا
تپ فرقت سے اوسیوقت ہین صحت پاوین
ہجر مین اوسکے بہت ہم تو ہوئی ہین نالان
عرش و کرسی نظر آجائین نہین ہے کچھ شک
مثل گل کھلے ہین شگفتہ ہون جو آئین لاریب
ایسی صورت کا نہین کوئی ہوا ہی انسان
در بدر پھرتے ہین حیران پریشان مضطر
رنج و غم دنیا کے مٹ جائین بلاشک اپنے

ولہ

سکو دیوانہ وہ اپنا ہی بنائے محبوب
خواب مین چہرہ وہ اپنا جو دکھائی محبوب
نار دوزخ سے وہی ہمکو بچائے محبوب
حق سے فردوس وہی ہمکو دلائے محبوب
برقع موںہہ سے جو کہین اپنا ہٹائی محبوب
ہم سے جار دبی وہ اپنی جو کرائے محبوب
خدمت اپنی جو کہین ہم سے کرائی محبوب
رخ انور سے جو وہ پردہ اوٹھائی محبوب
شدت درد جسنے اپنا پلائے محبوب
مژدہ خوش جو کہین ہمکو سنائے محبوب
کیا عجب ہے جو کہین ہمکو ہنسائے محبوب
نظر اپنی جو کہین ہمسے ملائے محبوب
لب جان بخش سے مژدہ جو سنائے محبوب
آہ یہ حق ہے بلاشک وہ لقائی محبوب
آرزو یہ ہے کہ اب در پہ بلائے محبوب
رخ زیبا جو کہین اپنا دکھائے محبوب

صدق تو صل علیٰ پڑھیو زبان سے اپنی
گوش مین آئے یہ سے جبکہ صدائے محبوب

ہے زیادہ عطر سے بوئے محمدؐ
یقین ہے زندہ ہو جاوے وہ مردہ
فرشتون سے بیان عادت نہووے
نظر کرتا جو زلف عنبرین کو
نہ بل آیا کبھی چہرہ پہ اوسکے

ہے جنت سے سوا کوئے محمدؐ
قرین ہو اوسکے جو بوئے محمدؐ
بیان ہو مجھ سے کیا خوئے محمدؐ
وہ قربان ہو تا گیسوئے محمدؐ
وہ تھے عالم مین خوشخوئے محمدؐ

وہ دوزخ مین نہ جاوی گے الحق فقط
وہ دن ہو کون سا ای رب اکبر
یہ نزد عاشقان ہا تون عزیزو
جو عاشق ہے اوسے کوئی نہین کار
نکالون دل کے ارمان کچھ تو مین بھی
بلا شک وہ مرض سے پاوی صحت
نہین جنت کی خواہش اوسکو ہوگی
کہون مین حشر کے جو پاؤن اوسکو
نہین فردوس کی خواہش رہیگی
یہ جانون عاشقو تابندگی مین
کشادہ نہین ہوین دونون سراسر
جو عاشق اور شیدا ہے عزیزو
خداوندا دعا ہے تجھہ سے یہہ ہی

جو دیکھے خواب مین روئے محمد
مشرف ہو کب میرا سوئے محمد
در فردوس ہے کوئے محمد
ہے شیدا وہ تو ابروئے محمد
فدا ہیں جائے گر کوئے محمد
جو دیکھ بیٹے وہ موئے محمد
جو دیکھیگا کے وہ کوئے محمد
مجھے تو روز دکھا سوئے محمد
جو جا کے دیکھون مین کوئے محمد
قمر سے زیادہ ہے روئے محمد
بیان کیا ہووے ابروئے محمد
اوسے فردوس ہے کوئے محمد
دکھا دے مجھکو اب کوئے محمد

جو عاشق ہے دل اوسکے مین اب صدق
چلی آتی ہے خوشبوئے محمد

ای خدا آیا ترے در ہون پریشان ہوکر
غضب و قہر سے تو اپنے بچا لے مجھکو
کیا مجھے غم ہے قیامت سے حامی مین رسول
عشق رکھے جو کوئی احمد مرسل سے بشر
ای شہ ہردوسرا میری خبر لو للہ
لیجیے اب تو خبر میری شہنشاہ عرب
اب مدینہ مین بلا لیجیے للہ رسول
مرنے سے پہلے ہو زیارت تری شاہا مجھکو
آرزو ہے میری و شرافت بھی شاہ رسل

عفو کر میرے گنہ ارحم و رحمن ہوکر
یہ دعا تجھہ سے خداوند ہے نالان ہوکر
کیون نہ چہکے ہے نوای بلبل نالان ہوکر
حق کے وہ روبرو جائیگا خرامان ہوکر
اب تو یثرب مین مین پہونچون کہین طران ہوکر
اشک بہتے ہین میری آنکھ سے طوفان ہوکر
عرض ہے میری یہ آداب سے لرزان ہوکر
یہی کہتا ہون مین رب سے گریان ہوکر
اوس دن حشر کے مین تیرا ثناخوان ہوکر

امت عاصی کو سب خلق سے جانون پہلے
آپ لیجاوینگے فردوس مین فرحان ہو کر ٭
جسنے تصدیق رسالت تکی ختم رسل
وہ تو اس دنیا سے جاویگا ہر اسان ہو کر
دی خدا مجکو محبت تو رسول اکرم
روح نکلے میری اس جسم سے شادان ہو کر
بدنصیبہ ہے میرا مجہہ نشکایت تشنا ہا
مجکو اچہا نہ کیا عیسی دوران ہو کر
چمن طیبہ دکہادے تو خداوند کریم
عرض کرتا ہون مین مضطر و حیران ہو کر
یہ تمنا ہے میری آرزو یہ ہی حضرت
جان نکل جائے میری آپ پہ قربان ہو کر
یہی حسرت ہے مری دلمین تمنا ای کاش
جاؤن یثرب مین چلا کوہ و بیابان ہو کر
عشق حضرت کا رکہیگا جو کوئی دلمین بشر
اوٹھیگا قبر سے وہ اپنی درخشان ہو کر
عشق مین رکھتے تھے ایک روز اویس قرنی
کیون اندہیرے مین چھپا ہے مہ تابان ہو کر
دن قیامت کے نرہیگا کوئی دوزخمین بشر
رحمت حق جو نزول ہوویگی باران ہو کر ٭
ایک ذرہ بہی کسی دلکو ستاوے جو کوئی
اوٹھے مونہہ مسخ قیامت مین وہ حیوان ہو کر
قعر دوزخمین پڑے کہا نادہ کہاوے تھوڑا
ظلم رعیت پہ کرے آہ جو سلطان ہو کر
کینہ رکھے جو کوئی دلمین صحابہ سے بشر
اوٹھے وہ گور سے فرعون و ہامان ہو کر
وہ بشر ہے نہین حیوان ہے مطلق بیشک
ظلم کرتا ہے جو ہر شخص پہ انسان ہو کر ٭
ہے وہ حیوان درندونسے بہی زیادہ بدخو
رحم آوے نہ کبہی جسکو مسلمان ہو کر
سخت پتہر سے بہی ہے سخت وہ زیادہ کم بخت
رحم جس دلمین نہ آوے کبہی انسان ہو کر
یہ نہ شایان ہے نہ لایق ہے نہ زیبا ہرگز
رنج دے آہ کسی کو جو مسلمان ہو کر

ای خدا صدق کی فریاد کو تو پہونچ کہین
ہے گنہ مین بہہ بہنا حافظ قران ہو کر

شفیع الوری السلام علیک نبی الہدا السلام علیک
شہ دوسرا السلام علیک امام اصفیا السلام علیک
نہین تجھ سا پیدا ہوا کوئی ہے نہین تیرا ثانی کوئی بے نبی
کرے کیا صفت تیری مجہہ سا غبی نبی خدا السلام علیک
لیجیو منزل ہے بس سخت تر کہ ہوتا ہی دل جان زیر و زبر
رہائی تو دلوانا او سوقت پر شہ انبیا السلام علیک

مجھے فکر رہتی ہے اوسکی بڑی ہے ہول قیامت مصیبت کڑی
زبان پر ہے تیرا ہر وقت نام پڑھوں تیرا کلمہ ہر صبح و شام
تیرا نام طٰہٰ و یٰسین ہے تیرا نام لینے سے تسکین ہے

ہر ایک شخص کو ہووے اپنی پڑی رسول خدا السلام علیک
مجھے حشر میں دیجو کوثر کا جام شہ دوسرا السلام علیک
تری دوری سے دل تو بیتاب ہے حبیب خدا السلام علیک

یہی ہے آرزو صدق کی شاہ دین ترے روضہ پہ جاکے رگڑے جبین
پڑھے جاکے در پہ یہی بالیقین حبیب خدا السلام علیک

یا شفیع سلام علیک یا صفی سلام علیک | یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

غم دیا غربت نے مجھکو دکھ دیا ہجرت نے مجھکو | الغیاث رحمت نے مجھکو لو بچا کلفت سے مجھکو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ تو شمس الضحیٰ ہیں آپ تو بدر الدجیٰ ہیں | آپ تو نور الہدیٰ ہیں آپ تو کہف الوریٰ ہیں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر ذات خدا ہو منبع جود و عطا ہو | صاحب حلم و حیا ہو راحت شاہ و گدا ہو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

سرور ہر دوسرا تم معدن لطف عطا تم | واقف راز خدا تم شافع روز جزا تم
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی حیران پڑا ہوں گنہ میں جکڑا ہوا ہوں | خلق میں سب سے برا ہوں آپ پر شیدا ہوا ہوں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

مظہر آدم خبر لو سرور عالم خبر لو | شافع اعظم خبر لو ارحم و اکرم خبر لو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

آپ ہی نور خدا ہیں آپ ہی بحر عطا ہیں | آپ ہی خیر الوریٰ ہیں آپ ہی صدق و صفا ہیں
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا نبی جس دم قیامت ہو بڑی اوس دن ندامت | آپکی سب پر ہو رحمت کچھ نہو ہم پر ملامت
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

یا شہا حق سے ملا دو رنج و غم سارا مٹا دو | یا نبی طیبہ دکھا دو صدق کو زیارت کرا دو
یا شہا سلام علیک یا مصطفے سلام علیک یا نبی سلام علیک صلوات اللہ علیک

قصیدہ

جو ذکر مین ہین شاغل ہین وہ خدا سے واصل
ایک سانس ایک دم بھی ہرگز نہین ہین غافل

ای نفس بندگی کر کیون حق سے ہے تو غافل
مت عمر یون بسر کر ایمان کر تو کامل

مت ظلم کر کسیپر دل مت دکھا کسیکا
جو ہین غریب اونپہ رحمت خدا ہے نازل

کر دے روا تو حاجت خوش ہو ہل اوس سے تا ہین
محروم کر نہ اوسکو جو آوے کوئی سایل

عقبے کا گر ہے طالب کر بندگی خدا کی
دنیا کی خواہشون مین ہرگز نہ ہو تو مایل

دنیا کو سمجھے دولت بی عقل ہے بڑا وہ
جانے جو اوسکو کمتر لاریب ہے وہ عاقل

جو ذکر رب مین رہوی ہو قبر مین نہ خطرہ
اوسکو نہووے دہشت ایمان ہو نہ زایل

پڑہ رات دن تو کلمہ مت کر ذرا بھی غفلت
جس دل مین کلمہ ہووی ایمان ہے وہ کامل

روزے رکہو ہمیشہ حق کے دیئے رہو رکا ہین
قایم کرو نمازین جنت مین ہوؤ داخل

کلمہ ہے جس زبان پر وہ ہے حبیب حق کا
دونون جہان مین وہ ہی بیشک ہے یار کامل

روزہ نہ رکھے قصداً ہے قتل اوسکا واجب
روزہ سے مونہہ پھرانا ہے حق مین زہر قاتل

قصداً نہ رکھے روزہ کچہہ خوف ہو نہ حق سے
دوزخ مین جا نون ہووے لاریب وہ ہو داخل

روزہ نہ رکھے جو کہ اونکا اوٹھیگا وہ تو
محشر مین ہووی رسوا دوزخ مین ہووے داخل

وہ سیر ہو اوٹھیگا روزہ رکہا ہے جسنے
حق سے اوسکے اوپر رحمت بڑی ہو نازل

کیا جلوہ تیرا روشن جی مین کھپا ہمارے
دیکہا ہے جب سے تجکو دل ہو گیا ہے گھایل

بی راہبر نہ پہنچے منزل پہ تو کبھی بھی
جا جستجو مین رہکر ایک ڈھونڈہ پیر کامل

جو کچھہ کہ ہو رہا ہے سب ہے اوسکی قدرت
کل کار خیر و شر مین بیشک وہی ہے فاعل

کسنے خدا کو جانا جیسا کہ حق ہے اوسکا
اس بحر معرفت کا ہرگز نہین ہے ساحل

کچھہ اچھے اور برے سے اونکو نہ کام مطلق
جو بندے بہتر ین ہین وہ ہین اوسی سے واصل

جو صدق دل سے لیوے نام رسول احمدؐ
نبی پر سمن عمل وہ جنت مین ہووی داخل

نہ تھی راہ شرع اظہار تجھہ بن
نہین تہا دین کچھہ آشکار تجھہ بن

اندھیرا ہو نا تھا معلوم جگ مین
نہ آنکھون مین تھی کچھہ ابصار تجھہ بن

نہ ایمان کا نشان تہا کچھہ ذرا بھی
بڑے سے مکّار تھے کفار تجھہ بن

تہا ہر پا ہر جگہہ قضیا و جہگڑا
زمانہ تہا بڑا غدّار تجھہ بن

تہی باعث قحط کے مایوس دنیا
نہ بارانی کے تھے آثار تجھہ بن

نہ ماؤن کی تہا پستانون مین کچھہ شیر
نہ جاری تہین کہین انہار تجھہ بن

جو دریا سادہ تہا یون ہی پڑا تہا
پڑے سوکھے تھے وان بچّار تجھہ بن

نہ تہی روئیدگی پیدا جہان مین
پڑے تھے بی ثمر اشجار تجھہ بن

ترو تازہ ہوئے وہ نخل سارے
جو سوکھے تھے پڑے اشجار تجھہ بن

پڑا تہا خلق مین سب جا اندھیرا
نہ رونق تہی میرے سردار تجھہ بن

پڑا تہا قحط مدت سے جہان مین
خلایق تہی بڑی بیزار تجھہ بن

پڑے گمراہ تھے انسان جہان مین
نہ اونکا نیک تہا اطوار تجھہ بن

ضلالت سے اندھیرا تہا بہت سا
جہان مین تہا نہین انوار تجھہ بن

بڑی ہی تہی قحط سالی حد سے زیادہ
پڑا تہا خلق مین ادبار تجھہ بن

تمامی ملتون مذہب کا بے شک
نہین کہلتا تہا کچھہ اسرار تجھہ بن

رکھے تھے خانۂ کعبہ مین جو بت
نہوتے وہ کبہی مسمار تجھہ بن

عرب مین پہیلی تہی ہر جا ضلالت
پڑے گمراہ تھے اشرار تجھہ بن

بہت ہے صدق بیکس پریشان
نہ جاوے اسکا کچھہ آزار تجھہ بن

کرون کیا عرض مین اظہار تجھہ بن
نہ کوئی ہے میرا غمخوار تجھہ بن

نہ دنیا مین نہ عقبے مین کسی مین
نہ یاور ہے میرے سردار تجھہ بن

نہین ہے ہند مین میرا ٹھکانا
پریشان ہے دل بیمار تجھہ بن

بڑی غفلت نے ہے مجکو ستایا
نہونگا مین کبہی ہوشیار تجھہ بن

قیامت مین تمامی انس و جان کا
نہ یاور اور نہ ہوگا یار تجھہ بن

جو منزل قبر اول سخت ہوگی
نہوگا وان کوئی غمخوار تجھہ بن

خلایق کے لیے روز قیامت — نہووےگا کوئی غمخوار تجھہ بن
چلینگے پل پہ سب روز قیامت — نہونگے وان کبھی اوس پار تجھہ بن
بروز حشر سارے عاصیون کی — کبھی کشتی نہ ہوگی پار تجھہ بن
شفاعت کے لیے روز قیامت — نہوگا وان کسیکو بار تجھہ بن
گنہ لاکہون ہوئے ہین مجھہ سے سرزد — کہون کس سے میرے غفار تجھہ بن
ہین عصیان ظاہر و باطن جو میرے — چھپاوے کون ای ستّار تجھہ بن
بڑا ہی سخت ہے روز قیامت — نہ آسان ہوگا وہ زنہار تجھہ بن
یہی بابکر سے کہتے نبی سے تھے — نجاؤن مین کبھی گلزار تجھہ بن
بلال حبشی جنت مین یہہ بولے — نہین بہاتا مجھے گلزار تجھہ بن

غم دنیا مین دل سے صدیق سویا
نہووے یہہ کبھی بیدار تجھہ بن

مجھے گلشن لگے ہے خار تجھہ بن — تیری گلگشت رہے ہے بار تجھہ بن
غموسے ہے مجھے گفتار تجھہ بن — نیستان ہے مجھے گلزار تجھہ بن
بڑی ہے بیقراری یار تجھہ بن — نہ ہے مونس کوئی غمخوار تجھہ بن
ستاوے ہے غم ہجران بہت سا — نہ چین آوے مجھے ہے یار تجھہ بن
نبی کے بعد کہتے تھے ابابکر — دل افسردہ ہے بیمار تجھہ بن
تیری فرقت نے ہے مجکو ستایا — کرون کس سے بیان اظہار تجھہ بن
یہہ روکر حضرت فاروق بولے — کہون کس سے مین حال زار تجھہ بن
یہہ بولے حضرت عثمان عفان — دل نالان ہے یہہ سردار تجھہ بن
یہی کہتے علی تھے بعد رحلت — قرار آتا نہین زنہار تجھہ بن
مہاجر کہتے تھے روضہ پہ جاکر — بہت روتے ہین یہہ انصار تجھہ بن
یہی کہتے تھے سلمان فارسی بھی — نہ چین آوے مجھے دلدار تجھہ بن
بلال حبشی جنت مین یہہ کہتے — مین ہون مضطر جگر افگار تجھہ بن

جناب عایشہ بولین بصد سوز
جو کچھ گذرے ہے تجھ پر رنج و اندوہ
نہین ہے لطف کچھ بہی زندگی کا
مجھے اچھا لگے کہانا نہ پینا ٭
خبر لے لو ذرا اب آ کے میری
نہ کہانیکی نہ پینے کی ہے خواہش
جناب فاطمہ زہرا یہہ بولین
یہی رو رو کے کہتی تہین وہ غمگین
خبر لیلو میری اے بابا جلد سے

ہین حیران ہون میری سردار تجھ بن
کہون کس سے میرے دلدار تجھ بن
بسر کیا عمر ہو دلدار تجھ بن ٭
کرون دکہیا مین اب کیا کار تجھ بن
مرا جینا ہے بس دشوار تجھ بن
تڑپتا ہے دل بیمار تجھ بن
مجھے ہے زندگی دشوار تجھ بن
میری ہے زیست یہہ بیکار تجھ بن
پریشان ہے دل بیمار تجھ بن

نہو سے صدق کو جب تک حضوری
سناوے یہہ کے اشعار تجھ بن

قادر ذو الجلال بی زوال ہے وہ
جو شکر مال کا انسان زبان سے کرے
خدا تو دیگا اوسے سفلسی کا عوض بہی
اوسکی رحمت کا کیا ٹہکانا ہے
جیسے رویا مین دنیا ہی سو جہے
سب ہی نبیون سے رتبہ ہے اعلی
اوسکی صورت کا ہے نہین انسان
سخن اوسکا کلام حق سمجھو ٭
اوسکے قد کا نہین ہے سایہ کہین
رسول حق نے جسے دیکہا بہلے ہی سب کے

ق

وہ منزہ او لی مثال ہے وہ
اوسکی گردن پہ بس وبال ہے وہ
جو کہ رکہتا بہت عیال ہے وہ
جسپہ ذرہ پڑے نہال ہے وہ
خواب میں ہرگز نہین خیال ہے وہ
صاحب بر نزد کمال ہے وہ
سرو بستان خوش جمال ہے وہ
صاحب سر حق مقال ہے وہ
قامت خوش لقا جمال ہے وہ
جا کے جنت مین بس بلال ہے وہ

نہو سے صدق ذرا تجھ سے کچھ مدح اوسکی
سارے نبیون مین خوش خصال ہے وہ

تمام عالم مین جلوہ ظاہر حضور تیرا چمک رہا ہے
عجب کہانی ہے یہ کالی آئی کہ عشق سوز الفت دل ہے جلتا
عجب یہہ عالم ہے کو نان کو انکا خیال اسکو ورا نو کرلو
نہ مونس اپنا نہ کوئی ہمدم نکو کی یاو نکو ڈ رہے ہیر
خدا یہہ تجہہ سے دعا ہے ہر شب دکہاوے جلوہ ذرا انو لوانکا
یہی ہے دنیا یہی ہے عالم یہی ہے فانی یہی ہے باقی
نبی جو چلتے تہے رستہ اپنا معطر ہوتا تہا سارا طیبہ
ادسی نے کہو یا ہے حال اپنا ادسی نے کہو یا ہے دین اپنا
سنبہالو آکے نہین پناہ ہے بڑا ہی اوٹھا ہے سخت طوفان
دماغ الفت کا جس شہر مین گذر ہو آ سمجہہ لو اسکو

ولہ

یہہ نفس باطن ہے کور شک خودی مین اپنے بھٹک رہا ہے
کہین تجلی چمک رہی ہے کہین یہہ بادل کڑک رہا ہے
کسیکا شادی سے خوش ہے چہرہ کسیکا آنسو ٹپک رہا ہے
بڑی ہی حسرت سے شعلہ آتش کا دل مین اپنے بھڑک رہا ہے
فراق احمد سے خار سینہ مین ہر دم اپنے کھٹک رہا ہے
کسیکا شادی سے دل ہے فرحان کسیکا آنسو ڈھلک رہا ہے
محبت الفت نبی سے رکہو یہہ ابتک سے مجک رہا ہے
سرائے فانی کی خواہشون مین جو انسان الجھکے لٹک رہا ہے
اب موج دریا مین بیڑا اکر کسی جگہہ مین اٹک رہا ہے
وہ جا کے سر نکھے تو لو ہی خوش ہے مدینہ ہر دم مہک رہا ہے

بلالو اب کو مدینہ اپنے نہین ہے چارا نہین ہے یارا
تمہاری فرقت مین سر کو اپنے یہہ صدق شاہا پٹک رہا ہے

خدا کی قدرت کا جلوہ ہر دم چھپا نہین یارو جہلک رہا ہے
نظر شاہ وہ ہے جو جلوہ سکو تصور آنکہون کا سمجہنا
دہی تو پہونچیگا لامکان تک نہین رکیگا کسی طرح
شفیع اعظم بہت تہے غمگین کہ کیا بنیگی بیچاری امت
ضرور ہوویگا تحمل جنت مین سوتی جانون بہت ہی روز
دن قیامت بڑا نہ ہوویگا ادسکو جانون کبہی سہی بار
بڑا ہون حیران پریشان بہت ہون مضطرب ہون
بلال کہتے تہے بعد رحلت نبی کی فرقت مین زار حسرت
فرشتے آتے ہین آسمان سے نبی کی محفل ہے آؤ دیکہو
نہ صبر اوسی کس طرح سے چہوڑا ادسکو دکہا کے صورت
ہو رستہ آسان جو طیبہ ہو لا ادسی یہہ بیچل تو جلد ہمکو

رسول احمد کا نور جگت مین ہر ایک جا پر چمک رہا ہے
وہ نور احمد تو مثل تارو نکے سب جہان مین جہلک رہا ہے
اب عشق احمد مین جسکے چشم سے آنسو آکر جہلک رہا ہے
جو حوض کوثر تو جا کے دیکہا تو پانی اوس مین چہلک رہا ہے
وہ مثل خون جگر کا عاشق کی چشم سے آنسو ٹپک رہا ہے
ہر ایک ساعت مین ہول محشر سے جسکا سینہ دہڑک رہا ہے
بجائے عصا مین انہو شاہا جہاز میرا اٹک رہا ہے
نہین نکلتا کسیطرح سے یہہ دم قلب مین اٹک رہا ہے
گلاب لا کر اوٹھا کے یہان یہہ کوئی چہڑک رہا ہے
کہ دل جدائی سے مثل طائر قفس مین اپنے پھڑک رہا ہے
کہ شوق کی منزل مسافر تہے یہہ جی تو ہر دم بہٹک رہا ہے

نبی کی مدحت میں دست بستہ بڑھی ادب سے صلوٰۃ پڑھکر
یہ صدق شاداں ہو مثل بلبل پردہ میں اپنے چہک رہا ہے

کبھی ہے دہشت کبھی ہے خطرہ نہیں ہے مطلب کسی سے اسکو
ہے مثل بلبل کے باغ دنیا میں صدق ہر دم چہک رہا ہے

ہوا آپ ہی نورِ رحمانی محی الدین جیلانی
ہوا آپ ہی فخر انسانی محی الدین جیلانی

شرافت آپکی بالا مراتب سے ہے اعلیٰ
ہوا آپ ہی شیر یزدانی محی الدین جیلانی

تصوف کے ہو تم بانی کہیں ہیں ہمکو گیلانی
لقب محبوب سبحانی محی الدین جیلانی

تم ہو مقصود نبیوں کے تم ہو مطلوب ولیوں کے
تم ہو محبوب ربانی محی الدین جیلانی

دودمانِ فاطمہ ہو تم علی کے لاڈلے ہو تم
کروں نت کیا میں مدح خوانی محی الدین جیلانی

تمہیں ہادی مریدوں کے تمہیں رہبر فقیروں کے
تمہاری ذات روحانی محی الدین جیلانی

تمہیں ہو شیخ فقرا کے تمہیں ہو دستگیر با کے
تمہارا ہے نہیں ثانی محی الدین جیلانی

خدا کے تم ہی پیارے ہو نبی کے سر کے تارے ہو
علی کے تم ہی ہو جانی محی الدین جیلانی

ولیوں کے ستارے ہو مریدوں کے سہارے ہو
حقیقت میں ہو لاثانی محی الدین جیلانی

نکالا ناؤ کو تم نے تھی ڈوبی جو کہ مدت سے
تمہیں ہو فیض رحمانی محی الدین جیلانی

بلاشک نفس کش ہو تم ریاضت اور مشقت میں
تمہارا فخر لاثانی محی الدین جیلانی

تمہاری خوبی و خصلت بھلا کس سے بیاں ہووے
تم ہو صورت حسن ثانی محی الدین جیلانی

نبی کو فخر ہے تم سے کہ تم ہی خیر امت ہو
ہو تم سب نور جسمانی محی الدین جیلانی

جو سائل بنا کوئی آتا نہیں محروم وہ جاتا
تھے کرتے رہتے مہمانی محی الدین جیلانی

پھرے ہے صدق رندوں میں تمہاری ہے مریدوں میں
اسے رہوے ہے حیرانی سے محی الدین جیلانے

معز کبریا ہو تم معین الدین اجمیری
مقرب بارگاہ ہو تم معین الدین اجمیری

دودمانِ مرتضیٰ ہو تم حبیب مصطفیٰ ہو تم
مقتدای اولیا ہو تم معین الدین اجمیری

محبانِ خدا ہو تم عزیز کبریا ہو تم
پیارے نبی کے بخشے ہو تم معین الدین اجمیری

محب بے نوایاں تم خطا پوش مریداں تم
مددگار غریباں تم معین الدین اجمیری

اتفاقاً پھر بچے جب ٹہلی تو بولے وہ پہ بہگا کی
سر پہ ایک روز بیٹھے سب یہ کاکی بولے اوسدم
اتفاقاً ہوا وہ گر آیا زمین سے اوڑ کے وہ بولا
جب اسکو کشف حضرت سے لگی جوگی گئے بس سر سے
گرا قدموں پہ جادوگر کہا اوسنے بدل مضطر
نصیحت ہو گئی مجھکو خطا اب عفو میری ہو

لگا دو پار کشتی تم معین الدین اجمیری
خدا سے اب ملا دو تم معین الدین اجمیری
یہ دیکھو میرا اوڑنا تم معین الدین اجمیری
وہ بولا دو امان اب تم معین الدین اجمیری
دکھا دو راہ بہشت تم معین الدین اجمیری
پناہ دو اس بلا سے تم معین الدین اجمیری

جھلک ایک صدق کو دکھلا کیا اسکو ہے بس شیدا
دکھا دو اب دوبارہ تم معین الدین اجمیری

قصیدہ درشان حضرت شاہ سیدنا ابو العلا قدس سرہ

پیاری حبیب مصطفےٰ رہبر ہماری بو العلا
رتبہ تو اونکا تہا اعلیٰ تھے قطب وقت اولیا
تھے قطب وہ عالی گہر تہی پہونچ انکی عرش پر
تہا ایک قدم پہ آسمان تہا عرش اونکا آشیان
ایک جوگی آیا ناگہاں بیٹا تہی بنجرہ میں نہا
تہا کشف حضرت پہ عیان سے فی الفور ڈالی یک نظر
جاتا تہا وہ جادو سے شتاب کہا لگا پھر پیچ و تاب
پیر آپ نے دیکھا بغور عورت ہے ایک بیٹا بطور
جب کہنچا اوسکو آپ نے وہ جوگی آیا سامنے
بیٹھے وضو فرما کر ہے بیٹا نکالی بنجرہ سے
عورت وہ ننگی دیکھ کر چادر اوڑہائی اوسکے سر
عورت سے بولے یہ سخن پہنچا دوں تجکو میں وطن
جوگی گرا وہ پاؤں پر لایا وہ ایمان آپ پر
نام اوسکا اچھا سا رکہا اوسکا نکاح کر دیا

تھے دو دمان مرتضیٰ سیدنا ابو العلا
تھے وہ حبیب کبریا محبوب شاہ دوسرا
پڑ جاتی جسپہ تہی نظر بس جاتا وہ عرش علا
جاتے تھے دم میں لامکان رتبہ تہا اونکا بس بڑا
عورت ولے تہی بیگمان جادو سے بنا اسکو رکہا
جوگی فراست دیکھ کر اولٹا ہی جانے وہ لگا
حاضر تھے وان شیخ و شاب مچ گیا ایک ہو رہا
تب کشف سے کہینچا فی الفور بس آیا وہ کہنچا چلا
ڈرنے لگا وہ کانپنے چہرہ تو اوسکا فق ہوا
پانی کے چھینٹے دیئے بیٹا وہ عورت مہ لقا
بولی وہ ہوکے چشم تر تہی میں اسیر مبتلا
سنکر وہ بولی نیک زن جاؤں میں دکہیا کیا بہلا
کی اوسنے بیعت ہاتھ پر ایک دم میں کامل ہو گیا
جب تک کہ وہ زندہ رہا غافل نہ خدمت سے ہوا

جس جا مزار ہے آپکا ہے دفن وان مرد خدا
جانے ہر اک چھوٹا بڑا پائین فراز بو العلا

ایک طفل پڑی مردہ لا تہا شاہ راہ رو تا کھڑا
بس آپ نے پڑہی اوٹھا از حکم رب زندہ کیا

ایک فیل مست سننے مین تہا - خونی ستا تا سبکو تہا
جب پھرا تا تہا اوسپہ عطا خدمتین آیا وہ چلا

کرنے لگا اوس سے کلام دریا پہ کر اپنا مقام
رہ عمر بھر اوس جا مدام سنکر وہ ہاتی چل اوٹھا

دریا کنارہ رہتا تہا ہر ایک اوسپہ چڑہتا تہا
وہ پار لیکے جاتا تہا بس یہہ ہی کام اوسکا رہا

ایک شاہ عالی وقت نے پیالے کئی مے کے دیئے
بس ہاتھ مین تو لے لیئے ہرگز نہ قطرہ تک پیا

بولا وہ شاہ نامدار ڈرتے نہین تم زینہار
پینے سے ہے تمکو تو عار یا تو نہین پیر آگہا

کہنے لگے ای شاہ تو حکم خدا مانے نہ تو
بستا ہیگا بدبخت تو چکہیگا تو اسکا مزا

وہ بادشاہ ہو پر غضب آپ سے نکلا جیسے تب
کہنے لگا یہہ بات جب غصہ تو سلطان سے بڑا

تب آپ نے ناچار ہو اوس دم نکالے شہر دو
گھر اگیا وہ شاہ تو اوٹھ کے پھر شاہ بو العلا

ایک روز مجلس ہو رہی شورش بپی تہی اوس دم بڑی
لوگون کی یہہ نوبت ہوئی وجد آتا تہا چلا

مجلس مین گانا ہو رہا عالم ایک آ حاضر ہوا
گویا ہوئے شاہ بو العلا تشریف لائی مرحبا

ہو تم ہماری آشنا سنتے نہین مطلق غنا
ہمکو ادب ہے آپکا - سازونکو ہے رکہوا دیا

شورش ہوئی ایک شخص کو نعرہ لگا کے اوسنے دو
ناگاہ وہ سن آواز کو لرزہ ہر اک کو آگیا

شورشین تہے نعرہ کنان نیہہ لگا کے اوس زمان
بجنے لگے سب ساز وان عالم بہی غشین آگیا

عالم وہ روئے اسقدر ہلنے لگے دیوار و در
تہے وجد مین وہ بیخبر بولے کہ یا شاہ بو العلا

بیعت مجہے کر لیجئے نعمت مجہے کچھہ دیجئے
یہہ عرض اب سن لیجئے سنکر نہین مین راگ کا

ہے صدق کی یہہ التجا - ہے دل کا یہہ اب مدعا
صدقہ مجہے شاہ بو العلا خاصون مین دو اپنے ملا

اے صدق خامہ روک لے محفل سے ہے عظمت بلے
ہو دین جمع یان اولیا - برسے ہے یان رحمت خدا

ولہ

پردہ پوشی مین گنہگارونکی ستار ہے محفل
یان آنے سے بیمار شفا پاتے ہین بارہ

خستہ دلون عاشق کی یہہ دلداری محفل
واللہ یہہ بیمار کی غمخوار ہے محفل

گل محفل میلاد کے ہی کانٹے ہیں کہلتے
باراں رحمت تو یہاں ہوتی ہی بیشک
آتے ہیں فرشتے تو یہاں سننے کو میلاد

یہہ جان لو بے خار ہے بے خار محفل
یہہ حق کی تجلی سے تو انوار ہے محفل
عطر و عنبر کی حقیقت میں سزاوار ہے محفل

دل صدق سے ہان آن کر صلوات کو پڑہیے
باللہ کہ یہہ رحمت غفار ہے محفل ❊

آکر پڑہو صلوات یہہ حقدار ہی محفل
سب مجلسونکی یہہ ہی تو سردار ہی ہے
اب جہٹ سے وضو کرکے چلے آئیے حضرت
بیہوشی سے مستی سے نہیں یان کوئی غافل
اس بات سے آوے جو کوئی منکر میلاد
کنجوسی سے جو زر نہ اوٹھاوی کبہی اوسکو
جو منکر میلاد ہے بس اوس سے تو جانون
صلوات پڑہو آکے یہان چپکے نہ بیٹہو
ہین وجد میں صوفی تو بہت بیخود و بیہوش

طیار ہے طیار ہے طیار ہے محفل
زردار ہے زردار ہے زردار ہی محفل
گلزار ہے گلزار ہے گلزار ہے محفل
بیدار ہے بیدار ہے بیدار ہے محفل
ہشیار ہے ہشیار ہے ہشیار ہی محفل
دشوار ہے دشوار ہے دشوار ہے محفل
بیزار ہے بیزار ہے بیزار ہے محفل
حق دار ہے حق دار ہے حق دار ہی محفل
رنگدار ہے رنگدار ہے رنگدار ہی محفل

گل نازون سے اور عطر سے لعبان سے ای صدق
سرشار ہے سرشار ہے سرشار ہی محفل

پردہ چہرہ سے اوٹھا دیجئے شہا
ہون پیاسا شربت دیدار میں
لاکہا مخلوق حق سے وصل کی
مبتلا ہی رنج و بلا دی میں ہون
سند کے چلتے شہر میں بہت سے
صدق میں بیچین ہے ناشاد ہے

مہ لقا اپنا دکہا دیجئے شہا ❊
وصل سا غراب پلا دیجئے شہا
رب سے مجکو بہی ملا دیجئے شہا
درد و غم میرا مٹا دیجئے شہا
میوہ شرب کہلا دیجئے شہا
صدق کو در پر بلا لیجئے شہا

ترجیع بند در بیان معراج

جبریل آئے در پہ اک شب حضور والا
پیغام رب یہ لائے خدمت حضور والا
رخسار سے اپنے ملنے قدموں حضور والا
بولے ادب سے یہ ہی چلئے حضور والا

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

ہے عرض یہ ادب سے خیر الانام جاگو
لایا پیام رب سے خیر الانام جاگو
در پر براق حاضر خیر القیام جاگو
مشتعل بجنت سے رضوان خیر القیام جاگو

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

اوٹھو حبیب رب کے لایا پیام میں ہوں
اب در پہ ایستادہ ای ذو الاکرام میں ہوں
اک کمترین بندہ رب غلام میں ہوں
ہمرہ رکاب حاضر خیر الانام میں ہوں

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

کل انبیا ہیں حاضر عرش بریں کے اوپر
حور و ملک ہیں جتنے ہیں منتظر وہاں پر
ہیں آپ کو جگانے آیا حبیب اکبر
آئے ہیں ساتھ میرے صدہا فرشتے در پر

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

آیا پیام وصلت ہجرت ہوئی ہے آخر
تکلیف مجھ کو نہیں بیشک ہیں آپ صابر
کوئی نہ ہوگا ایسا جیسے ہیں آپ شاکر
لو عاصیان امت بخشو گے آج غافر

ہر سمت قدسیوں کے لاکھوں پرے بندھے ہیں
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہیں

رب کے عطا کرم سے میری زبان ہی ثاقر
دوزخ میں رہیگا کوئی ہرگز نہ آج کافر

وہ بحر رحمت اوسکا لا انتہا ہے آخر
بخشش بڑی ہے اوسکی وہ ہے غفور و غافر

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

پیاری رسول رب کے اوٹھو وضو کرلو
جنت سے آیا جوڑا اب زیب تن تو کرلو
رضوان کہڑا ہے در پر اس سے صراحی لیلو
فردوسی عطر لیکر اسکو بدن سے مل لو

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے کھڑے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

پہرے قمیص رنگین اب اوڑہیگا اسکو
یہہ پٹکہ رنگ احمر اب لپٹیگا اسکو
ہے یہہ عمامہ نقشین اب باندہیگا اسکو
یہہ جفت ہے زمرد اب پہنیگا اسکو

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے کھڑے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

ہین انبیا و صلحا فردوس مین سفر
جو ہو رہا ہے اوس جا کہتا ہون اوسے کمتر
تعظیم کو کھڑے ہین سارے وہان پیمبر
جو سے کہ ہے وہ ہر شاک ہے اعلے ابہتر

بحضور و الاشتاق ہین پیمبر
کوئی کمر کو باندھے سرگرم ہے سفر
سب ساکنان فلک کے ہین عطر سے معطر
فردوس مین ہے کوئی کوئی در فلک پر

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پری بندھی ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

آراستہ چمن ہے ہر سمت نہر جاری
کلیان اک شجر مین آئی ہین پیاری پیاری
پہولون سے کہل رہی ہے ہر اک روش کیاری
ہین جانور وہان پر بے گنتی بے شماری

ہر سمت قدسیون کے لاکھون پرے بندھے ہین
آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑے ہین

خوشیان فلک کے اوپر ہر جا ہی ہو رہی ہین
حورین ہر ایک روش پر کثرت سے پہر رہی ہین
شربت کی نہرین وان پر ہر سمت بہ رہی ہین
خوشبوئین ہر طرف سے ہر جا لہک رہی ہین

میوے طرح طرح کے خوش رنگ و ذائقہ کے | غنچے طرح طرح کے ہر ہر شجر میں اچھے
طوبی کی ڈالیوں کے وان ڈھنگ میں نرالے | کھلنے کی کیا ہے حاجت اب دیکھو لوگے جا کے

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

حکم خدا ہے یہہ ہی مردونکے حقمیں اس شب | جو ہوں عذاب قبری موقوف اونسے ہوں اب
عالم میں مردے جو ہوں پاویں نجات وہ سب | دوزخ میں رہ نکوئی فرمان ہوا ہے یہہ رب

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

نجد انزول رحمت اس درجہ ہے نہایت | جو دوزخی ہوا وس سے اوٹھے عذاب کلفت
ٹھنڈی ہوئی ہے دوزخ آراستہ ہے جنت | کوئی نہ رہ بے رحمت کہوے ہے رب عزت

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندہی کمر کھڑی ہیں

غافر غفور وہ ہے رب قدیر وہ ہے | سب سے بزرگ وہ ہے سب سے کبیر وہ ہے
خالق حکیم وہ ہے سامع بصیر وہ ہے | دانا خبیر وہ ہے نعم النصیر وہ ہے

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے جمے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

براق ہے یہہ حاضر جنت کا رہنے والا | ہے والہ و یہہ شیدا ہے عشق میں نرالا
روتا تہا مدتوں سے کرتا تہا آہ و نالا | رنج و الم سے اسنے کھینچا بڑا کسالا

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے جمے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندہی کمر کھڑی ہیں

سونیکا ہر شجر ہے پتہ زمردی کا ٭ | ہے شاخ سبکی مرجان موتی سا غنچہ اوسکا
ہر شاخ پر شجر کے ہے ایک پرندہ بیٹھا | ہے صدق دل سے پڑہتا کلمہ حضور ہی کا

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندھے کمر کھڑی ہیں

ہے صادق یہہ بیچارہ غمگین بحال مضطر | ہے دل سے یہہ غلام شاہ رسول اطہر
کرتا دعا ہے حق سے یہہ ہی بروز محشر | پائے رکاب رہوی شافع نبی رہبر

ہر سمت قدسیونکے لاکھوں پرے بندھے ہیں ٭ آراستہ ہو غلمان باندہی کمر کھڑی ہیں

ترجیع بند دیگر

سنو جبریل نے ایک شب کری عرض آگے بصد ادب
چلو یا نبی بحضور رب بخوشی کیا ہے تمہین طلب
وہان چلکے دیکھو عجب عجب ذرا دیر کرئیگا کچہہ نہ اب
کھڑے انتظار مین سبکے سب ہی قدسی کبہی ہین کہین لب

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

دیا یہہ پیام خدا کا آ بحضور سرور انبیا
کہا اٹھو خواب سے یا شہا چلو آپ جلد سے بر سما
سنا جبکہ مژدہ جانفزا اوٹھے خواب سے تو وضو کیا
وہین رب کا شکر ادا کیا یہہ درود سکان سے ہوئی صدا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

لیے نوری کوئی شمع کو تہا کوئی روشنی کی جلو مین تہا
بڑا ساتہہ اونکے ہجوم تہا کوئی جہک کے اونکے قدوم تہا
کوئی داہنے بائین رکاب تہا کوئی منتظر تو وہان پہ تہا
کوئی طرفون کی صدا پہ تہا کوئی آگے ٹہہ یکہہ کہتا تہا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ ؎
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے جبکہ احمد مجتبی ابہی عرش اعلی پہ غل مچا
کہ قریب آگئے مصطفی کرو آسمانون کو جلد وا
کوئی پل مین آنے مین وہ شہا نہین دیر ہوویگی اک ذرا
یہی حکم رب کا تہا جا بجا کہین قدسی سارے ہی مرحبا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

سبہی آسمانون پہ نور تہا سبہی جا ہی اوسکا ظہور تہا
کہین سلسبیل و طہور تہا کہین عاشقونکو سرور تہا
کوئی محو رب غفور تہا کوئی وانپہ عشق مین چور تہا
وہان سبکو قرب حضور تہا یہہ گروہ کہتا طہور تہا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

کہین انبیا کا تہا جمگہٹا کہین اولیا کا جتہا بندہا
کہین سبز پوشونکا تہا پرا کہین قدسیونکا گروہ جا
کہین عاشقونکا تہا دل لگا کہ وہ آتا ہو وہ جہہ بلکا لقا
کھڑا جو گروہ کہ وہان پہ تہا یہی کہتا اپنی زبان سے تہا

بلغ العلی بکمالہ کشف الدجے بجمالہ ؎ حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

کوئی صف صف تہا کھڑا ہوا کوئی دست بستہ گروہ تھا
جو قریب آگئے مصطفیٰ یہی لفظ کہتے تھے مرحبا
کوئی باندھے اپنی کمر کو تھا کوئی اہتمام میں تھا لگا
ترا اشتیاق تھا یا شہا دل و جان آپ پہ ہو فدا

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

جو مکان سے اپنے نبی چلے تو پرے فرشتوں کے آ ملے
وہ ملک تو غاشیہ دوش لیے جب ہی پہنچے عرش کو وہ تلے
وہ اوڑے وہاں سے ملے چلے ذرا آسمان نہ یہ پست تھے
رہے آسمان کے فاصلے یہی قدسیوں کے تھے غلغلے

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

نبی آئے قبر پہ موسیٰ کے وہ نماز قبر میں پڑھتے تھے
وہاں براق در پہ تو باندھ کے وہ امام نبیوں کے ہو گئے
چلے واں سے تھوڑی ہی دور تھے کہ قریب آئے اقصیٰ کے
ہوئے گو وقفے تھوڑی ہی دیر کے کہ جناب موسیٰ بھی آ ملے

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ آلہ

نبی اس تزک سے تو تھے چلے کہ جلو میں سب ملکوت تھے
کوئی پکڑے اون کی رکاب تھے کوئی جی سے اون پہ نثار تھے
کوئی آگے چلتے تھے دوڑ کے کوئی دائیں بائیں کو ساتھ تھے
پرے باندھ باندھ وہ اوڑتے تھے پہ نثار سو کی کرتے تھے

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ آلہ

وہ نبی براق سوار تھے وہ جلوسی اون پہ نثار تھے
وہاں دیکھا سب میں نبی کھڑے صفیں باندھ باندھ پرے
وہ جھنڈے جھنڈ ملک اوڑے تھے دلوں میں غل آئے لوگ کے
وہیں خضر عیسیٰ بھی آ ملے یہی ذکر سب کی زبان پہ تھے

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ آلہ

ہوا جبکہ سدرہ پہ تھا گذر لگے تھے وہاں پہ بڑے شجر
نہیں ٹھہرے جبکہ کوئی نظر ہے جبرئیل پہ عرض کر
نہیں خار کا تھا وہاں اثر وہاں نور ایک تھا جلوہ گر
مجھے آگے بڑھنے سے ہے خطر اسے سو اور دوں جل جائنگے

بلغ العلیٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ

ہوئے بند راہ کے سلسلے ہوئے طے جہان کے مرحلے
یہی عرض کرنے تو وہ لگے جو ہیں ہم آگے تو پر جلے

وہ ملک تو سدرہ سے تھے چلے جو درِ نبی پہ تھے پلے
وہ گھر تو سدرہ کے تھے بھلے گویا نوری سانچے میں ڈھلے

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے آپ جبکہ تھے لامکاں کھلا راز جو کہ وہ تھا نہاں
ہوئے گویا سیر دو جہاں خدا تیرے بندے ہیں بیگماں

کروں اوس جگہ کا میں کیا بیاں نہیں تھا ملک کا جہاں نشاں
میری بخش امت ناتواں اونھیں دیجو حشر میں تو اماں

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے بعد خلد بریں کی کی واں بہار دیکھی عجب سی
تھی مخمل روش کی جڑی جڑی کہیں سبز مخمل زمردی

بندھی غلاموں کی تھی قطار تھی صف حوریاں تھی کھڑی کھڑی
کہیں تخت بچھے تھے نقرئی کہیں نہر برف سی تھی بہی

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہاں شکل دیکھی بلال جب لگے شکر کرنے شہ عرب
کری ہاتھ باندھ کے عرض تب کہ نماز کا ہے فقط سبب

کہا تیرا آنا ہے یاں عجب بھلا یاں کہ ہو کیسا کب
یہ پکارتا تھا بحضور رب یہی عرض کرتا ہوں با ادب

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

وہ جمال آپکا تھا قمر جو پڑے کبھی اگر نظر
گئے آپ ہفتمی چرخ پر جہاں قدسیوں کا تھا گذر

وہ فدا ہوا آپ کو دیکھ کر کوئی جن ملک ہو و بشر
بڑا انکا نیو نہیں تھا وہ قریب صد تو آتی نہی ہمیشہ

گئے عرش اعلی پہ جب شہا ہوا شور پردہ سے مرحبا
وہ حجاب پردہ تو سب اوٹھا دیں وصل کا تو مزا ملا

وہ نظر میں آیا جو دور تھا کروں کیا بیاں کہ وہ تھا بھلا
یہاں عقل کرتی ہے اب خطا یہی کہتی مجھکو ہوئی صدا

بلغ العلے بکمالہ کشف الدجے بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ و آلہ

گئے قرب جبکہ تو مصطفی ہوئی دل پہ ہیبت رب علا
وہیں یار غار نے دی ندا یہ ندا تو سنتے ہی دل تھما

نہ خیال کوئی جار رہا مگر عشق رب کا لگا رہا ۔ نہ قرار دل کو ذرا رہا وہ لیے حق کا جلوہ عیاں رہا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجےٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

ہوا خلد میں جو کہیں گذر وہاں سیر کی عجیب تر ۔ کہیں سونیکے تھے لگے شجر لدے میوؤں سے تھے وہ خوب
بڑے خوش رسیلے تھے وہ ثمر کرے کیا بیاں کوئی ... ۔ تھے پرندے بیٹھے جو نخل پر وہ یہ کلمہ لائے زبان پر

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

کہیں تخت تھے سنہری تھے جڑے اُنپہ موتی و لعل تھے ۔ کہیں فرش مخملی تھے لگے کہیں عنبرین تھے ...
کہیں چاہ پھولوں کے دستے تھے وہ مہکتے عطر سے بھرے تھے ۔ کہیں شاخ شاخ پہ غنچے تھے کسی چاندی ...

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

ملے آپکی تو شہا صلوات آپ پہ ہو خدا ۔ میری رات دن ہے یہ التجا مجھے اب مدینہ میں لو بلا
ہوں حقیر آپکا میں گدا مجھے ہے سہارا تو آپ کا ۔ نہیں آرزو مری اس سوا پڑا ہوں آکے روضہ پہ ...

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

خدا اب حضور کی نوکری عطا تو صاف کر دی جو ہو خطا ۔ مجھے اوس نبی کا تو ڈر کہا جو تمام خلق کا ہے شہا
بھلا صدق ابو لکھیگا کیا وہ حبیب ہیں مصطفےٰ ۔ دل و جان ہو اونپہ نثار فدا یہ درود پڑھتا رہے سدا

بلغ العلےٰ بکمالہ کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ صلو علیہ وآلہ

زو میکو چھوڑے وافر کہ جسکی ذات باقی ہے
نہیں زیبا ہے انسانکو تکبر اور غرور ہے
نہیں رہوں شہرہ گر نہیں رہیں جس ...
فرشتے میں ... عاجز بشر کی کیا ...

ولہ

بشر ہے عاجزی لائق کہ اوسکا ...
ہی مالک ہے بندہ ... اوسکی ذات عالی ہے
بلاشک ہے فنا عالم اوسیکی ذات باقی ہے
صفت ... [illegible]

اوسے نورِ تجلی حق نظر آویگی لاکھون مین
جو اچھے کام کر جاوے خدا کی راہ مین انسان
معاف ہونگے گنہ اوسکے بلاشک دن قیامت کے
جو نادم ہو گنا ہونسے امید عفو ہے اوسکی
مین ہون آلودہ عصیان نہین کھلتی رہ مولا
نہ عصیان جب کہ ہو وینگے بغیر از فضل مولا کچھ
پڑے سے جاو پڑے جاو نہ چھوڑو تم نمازون کو
کسی مسکین کو کھانا جو کہ کھلواوے خوشی دل سے

کدورت دنیوی سے جسکا سینہ پاک صافی ہے
ہمیشہ کے لیے نیکی وہی تو رہتی باقی ہے
گنہ کرنے مین حق سے جو کہ بندہ دل مین خائف ہے
جو بیٹھ کرتا ہے عصیان سے بلاشک وہی عاصی ہے
ہر ایک ساعت یہ ہے مجکو فضولی اور لافی ہے
گنا ہونسے مرض ہے یہی فی الحقیقت وہی شافی ہے
نمازونکی اس عالم مین کسی سے نہ معافی ہے
ثواب اوسکا قیامت مین یقین جانون کہ وافی ہے

نہ کر تو صدق کچھ خطرہ سوالون قبر کا ہرگز
تجھے الفت رسول احمد مختار کافی ہے

ترجیع بند

ثنا تیری لکھون کیا مین رسول اکرم
تھے مین آدم تجھے فدا اونپہ ہر ایک تھا عالم
جتنی تعریف کرون ہے وہ بلاشک سب کم
تجھ سے تعریف بہلا کیا ہو شہنشاہ امم

ہو گئے دیکھ فدا جسکو صفی آدم
مردہ گر دیکھے تجھے تو فی الفور ہو زندہ اوس دم
ہے لقب آپکا مشہور شفیع اعظم
کر گیا آگے تو قدسی سے یہی شعر رقم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

واہ حضرت کی بھی کیا شان ہے اللہ اللہ
ایسا جلوہ رخ زیبا تھا درخشندہ وہ ماہ
جتنی توصیف کرین حق ہے وہ قسم باللہ
حشر مین بھی تجھے خدا بائے اونہین کے ہمراہ

نور حق تہا وہ حقیقت مین جناب ذی جاہ
آنکھ مین تھی نہ تجلی جو کوئی کرتا نگاہ
دین و دنیا کے سہارے تو وہی مین بس شاہ
ہے یہی ورد لگا اب تجھے سنا ہم دیگاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی

قد حضرت کا زمین پہ نہین سایہ پڑتا
رخ وہ ایسا تہا کہ تہا نور کا آئینہ بنا
نور سے حق نے بنایا تہا وہ چہرہ اونکا
خواب مین جسنے کہ اوس نور خدا کو دیکہا

واہ کیا شان تہی کیا اونکا بنا تہا رتبا
نظر اوس رخ مین تو آتا تہا خدا کا جلوا
نور ہی نور تہا کیا اوسکی صفت کیجے بہلا
مرنے کے بعد وہ بس جنت ماوی پہونچا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

روشنی ایسی نہین رکہتا ہے کچہہ ماہ واللہ
کوئی دنیا مین نہین ایسا ہوا ہے بندہ
نہ ملیگا کسی مخلوق کو ایسا رتبہ
جو کہ امت مین ہے اونکی وہ رہیگا ہمراہ

جیسا روشن شہ والا کا تہا حسن چہرہ
نہ رسولون مین نہ نبیون مین قسم ہے اللہ
فی الحقیقت وہ قیامت مین شفیع مین بیچارہ
وان اسی شعر کا مضمون سنیگا باللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نام حضرت کا محبت سے جو لے شام و پگاہ
عفو ہو جاویگا جانون کہ سبہی اوسکا گناہ
پہونچے فردوس مین بیشک جو چلے آپکی راہ
بے یقین حشر مین ہوویگا یہہ اونکے ہمراہ

گرمی حشر سے رہویگی بہت اوسکو پناہ
آگ دوزخ کی نہ دیکہیگا کبہی وہ واللہ
غیر کی راہ جو چلے ہوگا وہی تو گمراہ
پہونچیگا صدق یہہ کہتا ہوا انشاء اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تجہہ سے فریاد ہے اس نفس شریر کی اللہ
اب دکہادے تو ہی کی ہمین للہ درگاہ
بس ہر ایک حال ہمارے سے تو ہی ہے آگاہ
دن قیامت کے نہین ہمکو گنہ سے پرواہ

تجہہ سے ہر چیز کی ہر وقت مین چاہین پناہ
استی تو نے کیا اونکا ہمین ہے ہر گاہ
روبرو تیرے خدایا نہین درکار گواہ
شافع خلق ہین محشر مین ہمارے وہ شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسم حضرت کا تو ایک نور خدا سے تھا بنا ۔ تھا زمین سے وہ چمکتا تو فلک پر جاتا
عربی ایک قبا تھی تو بدن میں زیبا ۔ سر پہ خط دار عمامہ وہ بہشتی تھا سجا
نور ایک فرش زمین سے تو سما تک تھا اوٹھا ۔ شور ہر سمت سے ہوتا تھا کہ واصل علےٰ
حق نے براق سواری کا سجا کر بھیجا ۔ آگئے جبریل تو بس یہہ ہی ندا کرتا چلا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نور احمد ہے حقیقت میں خدا کا جلوہ ۔ سارے نبیوں سے زیادہ ہوا اونکا رتبہ
جو ہے امت میں محمدؐ کے خدا کا بندہ ۔ حشر کے ہول سے اوسکو نہیں کچھ خطرہ
شب معراج میں بخشش کا کھلا ہے عقدہ ۔ حق نے امت کا ہر ایک محل دکھایا عمدہ
شب اسریٰ میں اوٹھا سارا دوئی کا پردہ ۔ جب چلے واں سے تو رضوان نے کہا واشوقاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

شیرین رہتا ہے میرا وصف میں حضرت کے دہن ۔ ہے لقب اونکا جہان میں تو شہنشاہ زمن
حکم رضوان کو ہوا یہہ کہ سنوارو گلشن ۔ جب ہے تیار تو نہ رہے کوئی جنت کا چمن
ہوویں اب نور کی قندیلیں سراسر روشن ۔ اونکی خاطر سے کرو جاری ابھی نہر لبن
بلبلیں دیویں صدا چھوڑ کے اپنا مسکن ۔ حور و قدسی کی زبان پر یہی جاری تھا سخن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

غور سے عاشقو دیکھو یہہ ذرا قدرت رب ۔ مرحلے طے ہوئے افلاک کے جب بیچ و شب
پہونچے افلاک پہ جس دم وہ شہنشاہ عرب ۔ ہو گیا ماند قمر دیکھ کے صورت کو عجب
پڑ گئی دھوم کہ وہ آئے شہنشاہ لقب ۔ جنکے دیکھے سے برآوینگے سب ہونکے مطلب
ہر شجر نخل تھا واں وجد سے ہلتا یہہ سب ۔ برگ طوبیٰ سے نکلتی تھی یہہ آواز طرب

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جب گئے عرش بریں پر وہ جناب ذی جاہ
دیکھ حضرت کو وہ بولے کہ خدا سے آگاہ
کاش امت میں میں ہوتا تیری تم ہو باللہ
تیری کیا خوبی ہے کیا شان ہے کیا تیری نگاہ

پئے تعظیم تو یوسف تھے کھڑے بر سر راہ
تیری صورت کا بشر کوئی نہیں ہے واللہ
تیرے ہی حسن کا شہرہ تھا جہاں میں اے ماہ ٭
دل و جاں اپنا فدا کرتا ہوں تجھ پر اے شاہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ محبوب الہی ہیں ثنا کیا ہو رقم
پہونچے فردوس میں وہ جبکہ رسول اکرم
بولے اسطرح وہ آداب سے ہو کر باہم ٭
تم ہی محبوب خدا کے ہو شہنشاہِ اعظم

آپکے نور سے دونوں یہ جہاں ہیں قائم
پیشوائی کے لیے آئے خلیل و آدم ٭
یا رسول مدنی تم ہو شفیع عالم ٭
پھر خوشی ہو کے بہم بیٹھنے لگے دونوں بہم

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

بولے آدم کہ ہو معراج مبارک تم کو
ذات اقدس ہی سے ہے فخر سدا اس مجھکو
بہتریں خلق ہوا اور حق کے پیارے تم ہو
پس وسیلے سے تمہارے ملے جنت سبکو

حق نے مختار کیا دونوں جہانکا خوش ہو
پیدا حق تمکو نہ کرتا تو نہ کرتا کل کو ٭
شافع روز جزا امت عاصی تم ہو ٭
رتبہ ایسا بھلا بتلاؤ ملا ہے کس کو

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

پہونچے جنت میں وہ محبوب خداوند جلیل
ہر سر راہ تو شربت لگی واں پہ سبیل
نہر کے چلنے لگے واں پہ فوارے بھی جمیل
تھے روش پر پئے تعظیم کہیں اسمعیل

سونے چاندی کی بنی دیکھی وہ جنت کی فصیل
تھی ہر ایک جائے وہاں نور کی روشن قندیل
لہلہاتے تھے لدے میوونسے ہر جا نخیل
بیٹھے ہی تھے کسی جا کھڑے ہوئے خلیل

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہوئے فردوس میں داخل وہ شہ ہر دو جہاں
سونے چاندی کے محل دیکھے تو حضرت نے وہاں
واں کی چیزیں کے بیان کرنے سے قاصر ہے زباں

آپکے چہرہ پہ آثار خوشی کے تھے عیاں
دودھ اور شہد کی دیکھیں تو لگی نہریں رواں
تھیں عجب چیزیں جو جنکا ذرا سا بھی نشاں

بولا رضوان کہ یہہ ہین آپکی امت کے مکان
یا نبی روح میری آپ پہ ہووے قربان

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہر چمن مین شجر نور تھے جنت کے لگے
تھے ہر ایک قسم کے بہی پہول اونپر پہولے
جو کہ اوس پہول کو اس دنیا مین مردہ سونگھے
پہاڑے وہ اپنا کفن دل سے وہ قربان ہوے
سبزہ گنجان ہوا تہا اور سب مین لگے تھے غنچے
نخل کیا تھے شجر وہ تھے نور کے سانچے مین ڈہلے
واقعی سونگھکے فی الفور وہ زندہ اوٹھے
بس یہہ کہتا ہوا مرقد سے وہ اپنے نکلے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جسنے ایک مرتبہ کلمہ ہے محمد کا پڑہا ؛
باغ جنت کا بہی اب سنیگا احوال ذرا
باغ جنت مین ہر ایک ٹہنی مین تہا پہول کہلا
عطر سے زیادہ ہر ایک غنچہ مہکتا تہا بڑا ؛
مستحق جنت ہادی کا وہ بیشک ہی ہوا
ہے کتابون مین بیان اوسکا بہت طول لکہا
پہیلی خوشبو تہی ہر ایک گل مین نہایت زیبا
ہر چمن سے اسی مضمون کی آتی تہی صدا

باغ فردوس کا کیا حال بیان ہووے بہلا
ہر شجر سونے کا چاندی کا لگا تہا اوس جا
اونکی شاخون مین زمرد کا لگا تہا پتا
اور ہر ایک ڈالی پہ ایک اوسکے پرندہ بیٹہا
تہی عجب نور تجلی تو وہان پر زیبا ؛
جلوہ نور خدا اون پہ برستا تہا بڑا ؛
اور ہر ایک پتے پہ تہا نقش محمد لکہا
وہ خوش الحانی سے بیٹہا ہوا کرتا یہہ ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

لد رہے میوہ سے تھے ہر قسم کے جنت کے شجر
اور ہر ایک رنگ کے خوشے تھے لٹکتے اونپر
سبزہ ایسا کہ جسے دیکہکے ٹہنڈی ہو نظر
زرین طاؤس بہی پہرتے تھے روش کے اوپر
سبز و سرخ ہر ایک نخل کی شاخون پہ ثمر
اور ہر ایک قسم کے تھے وان پہ پرندے بہتر
تہا وہ نرمی مین تو مخمل سے بہی زیادہ بڑہکر
کہتے تھے اپنی زبان مین یہہ صدا مین دیکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

تکیا جنت کے تو یکہ جا لگے قالین دہرے
شہر جنت اب کسی لائق نہین شنشنہ ہین پڑے
طشت کے طشت زمرد لیے غلمان تھے کہڑے
جسے تہوڑا سے بہی ایک سمت ذہر چند کہڑے

حوض کوثر پہ کسی جائے کٹورے تھے پڑے
جام لبریز وہ شفاف تھے پانی کے بھرے
اوسمین شبنم کے جھلکتے تھے پڑے سب قطرہ
وہ بھی کرتے تھے یہی شوق مین آواز بڑے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حورین لیجاتی تھین فردوس مین حضرت کو مدام
دست بستہ ہی کھڑے رہتے تھے ہر وقت غلام
ہوتے جنت مین مشرف تھے سبھی خاص وعوام
شہر فردوس کے رضوان تو پلاتا وان جام
بس قدم آپکے دہو دہو کے وہ پیتی تھین مدام
رہتے موجود تھے ہر قسم کے سب وانپہ طعام
اور پڑہا کرتے تھے حضرت پہ درود اور سلام
وقت رخصت کے یہہ حضرت سے کیا کرتا کلام

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

[illegible]
عرش اقدس پہ گئے جبکہ شہ ہر دو سرا
دی الہی نے یہہ قدرت کی اوسی وقت ندا
پہونچا آگے کو بڑہے اور بھی حضرت اعلی
[illegible]
چھاگئی دلمین وہان ہیبت حق جل وعلی
سنکے آواز یہہ اوسوقت مین دل ٹھہر گیا
تب یہی آنے لگی پردۂ عصمت سے ندا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ؛ دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ایسا عالم مین نہین کوئی نبی سے اصلا
ہیبت حق سے وہان دلمین پڑا تہا لرزا
کیا ہی خوش ذائقہ شیرین ولذیذ او سکا مزا
نوری اوس جا پہ تو ایک وانپہ پڑا تہا پردا
سرور ہر دو سرا جیسے نبی ہین یکتا
اتنے مین آگیا ایک عرش سے منہ مین قطرا
پہلے حضرت سے کسی نے تو نہین تہا چکہا
بس اوسی پردہ کے پیچہے ہی تو چلی آئی صدا

پہونچے جب خاص مکان پردہ نشہ جن وبشر
پردہ اوس جا کا پڑا دیکھکے بولے سرور
رحم کر اپنا کرم پر تو میری امت پہ
لاکھہ صد شکر کرون ہونگا نہایت خوش تر
پردہ ایک سامنے چھوٹا ہوا آیا تھا نظر
ای خدا آگیا اب خاص ہون تیرے در پر
بخشدیگا میری امت جو کہین آج اگر
تب اوسیوقت یہہ ہاتف نے صدا دی آکر

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا سید مکی مدنی العربی

التجا آپ نے رو رو کے تو حق سے بہہ کی
حق نے فرمایا کہ امت تیری چندان بخششی
عرض کی آپ نے امت ہے گنہگار بسری
دن قیامت کے ہین کردونگا رہائی سبکی

چاہتا تجھ سے خداوند ہون بخشش انکی
کتنون کو نار جہنم سے نکالونگا ابھی
پھر ہوا حکم کہ محبوب نہ کر تو جلدی
پھر یہی پردۂ وحدت سے صدا آنے لگی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ناگہان پھر تو اوٹھائے گئے پردہ وحدت
ملے حق سے اوسوقت ہمارے حضرت
بعد مدت کے ہوئے آپ وہان سے رخصت
سارے نبیونکو ہوئی آپکی وان پر زیارت

سامنے آگیا دیدار جناب عزت
ہے اسی قول محقق پہ تو بیشک کثرت
حور و غلمان سبھی کرتے تھے اوسجا خدمت
دی صدا غیب نے اوسوقت بشان و شوکت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

عائشہ بی بی سے قصہ یہ بخاری مین لکھا
بو ہریرہ سے محقق ہے کہ نہ شک دیکھا
بجکو پھر صریح مین لعینا تو کرتا ہے روا
شب معراج کا ہوتا تھا ہر ایک جا چرچا

بالمشافہ نہین دیکھا ہے خدا کو اصلا
فہم مین آنا تو ان قولون کا مشکل ہے بڑا
دل و جان آپ پہ قربان ہو ہر دم میرا
ملک و جن و بشر کرتے تھے ہر دم یہہ صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

سال ایٹھارہ رہے عرش بریں پر حضرت
سیر کرتے رہے ہر جا کی بشان و عظمت
اپنی امت پہ بہت دیکھی خدا کی رحمت
رہتے غلمان تھے کمر باندھے برائے خدمت

حق نے دی آپ کو سب نبیونسے زیادہ عزت
آپکے فیض سے پاتے رہے سب وان برکت
نظر آتی تھی ہر ایک جائے اوسکی قدرت
یہہ ندا کرتے تھے حضرت سے بوقت رخصت

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آن واحد مین چلے آئے تھے گھر اپنے
صبح کو آتے ہی جو صدیق مکان پر ملنے
ماجرا رات کا پھر دل سے لگے وہ سننے

لگی زنجیر تو حجرہ کی برابر ہلنے
ذکر معراج لگے اونسے نبی سب کہنے
شوق کر دلو لیے سینہ مین لگے وان اوٹھنے

پھر تو معراج کی تصدیق لگے وان کرنے ۔ اور اسی شعر کا مضمون لگے وہ پڑھنے

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نعت کیا آپ کی لکھیگا بھلا مجھ سا غبی ۔ نہیں ممکن ہے ادا ہووے جو ذرہ سی کبھی
ہیں کبھی عالم میں ہوں بادشاہ رسول عربی ۔ شافع روز جزا آپ ہیں عالی نسبی
آپکی صورت انور کے ہیں مشتاق سبھی ۔ کیا حقیقت ہے بھلا میری شہنشاہ نبی
کمتریں شربت دیدار سے ہے تشنہ لبی ۔ رحم سے لطف سے للّٰہ پلا دیجئے ابھی

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رتبے سب حق نے کیے آپ کے بہتر ہیں رشید ۔ آپکی شان میں نازل ہوا قرآن حمید
سارے نبیوں سے مراتب دیے حق نے ہیں مزید ۔ نہو کچھ غم کسی پر نہ کیا سخت و شدید
یا رسول مدنی ہے یہ نہیں کچھ بھی بعید ۔ ہووے زیارت اسے دنیا میں ہر ایک سعید
آرزو ہے یہ کہ زیارت کی ہو جب خلق کو دید ۔ دستہ بستہ ہو کھڑے صدق سے ہی روز وعید

مرحبا سید مکی مدنی العربی ٭ دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ترجیع بند دربیان وفات شریف

باغ دنیا کے ہر ایک جا ہوئے خشک چمن ۔ خلق میں پھیلا تھا ایک شور و فغان رنج و محن
بلبل و فاختہ کرتی تہیں صدا شیون ۔ رو رہے تھے ابوبکر کہ ای شاہ زمن

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد ٭ روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

فاطمہ کہتی تہیں کہ ای وائے پدر ۔ چھوڑ بچوں کو کیا آپ نے دنیا سے سفر
ایک طرف کھڑے تھے حسنین بصد سوز جگر ۔ ایک طرف کھڑے تھے رو رہے جناب حیدر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم سے گلشن میں ہر ایک سوکھی پڑی تھی کیاری
ایک مصیبت تو صحابہ پہ پڑی تھی بھاری
رنج سے جن و بشر کرتے تھے آہ و زاری
عمر و عثمان کی زبان پر تو یہی تھا جاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

تھے صحابہ تو سراسیمہ و حیران ششدر
فے الحقیقت کوئی بھی اوس جا کی تھا نہ اشنا
در و دیوار سے روتا تھا کوئی تو بحال مضطر
رو رو کہتا تھا ہو ان تمام کے ہاتھوں سے جگر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ذکر اوس وقت کا ای یارو کروں کیا میں بیان
در و دیوار سے گویا کہ قیامت تھی عیان
کوچہ و بستی میں ہر شخص کے آنسو تھے روان
عائشہ کہتی تھیں رو رو کے بصد شور و فغان

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غم میں حضرت کے تو روتے تھے کہ ہے وانبیہ بھی
یک طرف کھڑے تھے سلمان کہ وای وای نبی
ایک گوشہ میں تھے غمگین بلال حبشی
مرتے تک بھی نہ بجھیگا الم مجھ سے کبھی

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

واقعہ خیر بشر سے تو ہر ایک چشم تھی تر
فے الحقیقت دل انسان ہی نہیں تھے مضطر
در و دیوار سے روتا تھا کوئی تو ملکر
بلکہ غمگین تھے صحرا میں ہر ایک نخل و حجر

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

غنچہ و گل سبھی اس غم میں تو کرتے تھے بکا
ملک و جن و بشر سبکو وہاں تھا سکتا
طیر و وحشی بھی اسی رنج میں کرتے تھے ندا
در و دیوار مدینہ سے نکلتی تھی صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

رحلت خیر بشر سے تھی مصیبت بھاری
سر کو دھنتا تھا کوئی اور کوئی کرتا زاری
غش میں ہر ایک شخص کو اوس غم سے ہوا تھا طاری
صدق ان شعروں کے لکھنے میں بہت سے عاری

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

قصیدہ بطور ترجیع بند وصف ہو شہ والا کا کیا کیا ✤ ہو بیان شہ کونین کا کیا کیا

کیا لکھوں شان نبی میں کیا پڑھوں نعت نبی میں
شان میں اونکی ہے قرآن ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

ہو ثنا مجھ سے نبی کی کیا ہے زبان میری بھلا کیا
ثناخوان اونکا ہی رحمن ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

وصف کیا ہو سکے نبیوں میں سب سے ہیں برتر ✤
ہے غلام اونکا رضوان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

نعت کیا لکھے محمد ﷺ ہیں اونکو تو احمد
ہو وے حق جسکا ثناخوان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

حق نے کیا رتبہ دیا ہے پیشوا کل کا کیا ہے ✤
جبرئیل اونکا ہے دربان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

میرا دل اونپہ گیا ہے میری جان اونپہ فدا ہے
میری روح اونپہ ہو قربان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

رہبر انس و جان ہیں سرور کون و مکان ہیں
مدح میں اونکی ہوں حیران ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

سرور رہبر دوسرا ہیں شافع روز جزا ہیں ✤
ہے لقب عالم میں سلطان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

منبع حلم و حیا ہیں معدن جود و سخا ہیں ✤
ثناخوان اونکا ہے یزدان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

یا نبی مجھکو بلالو یا نبی روضہ دکھا دو
آنکھ سے جاری ہے طوفان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

یا نبی برقع اوٹھاؤ یا نبی جلوہ دکھاؤ
ہو وے دل زیارت سے فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

یا نبی حق سے ملادو یا نبی صوفی بنادو ✤
یا نبی ہوں میں پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

آپ جب پیدا ہوئے تھے سارے بت اوندھے گرے تھے
خوف سے روتا تھا شیطان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

شہر میں کھلبل پڑی تھی کسری کو دہشت پڑی تھی
ہو رہے تھے کافر پریشان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

کوہ میں گویاں حجر تھے دشت میں گویاں شجر تھے
باغ میں غنچے تھے خندان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

قحط میں عالم پڑا تھا سو شجر سوکھا کھڑا تھا
باغ میں سبزہ لا ہے ریحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

غنچہ و گل کی صدا ہے سرو جھوم کا چلا ہے
بلبلیں ہوتی ہیں فرحان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

مولد خیر الوری ہے نعرہ صل علی ہے
منتظر ہیں یا نبی تو عصیان ہو بیان شہ والا کا کیا کیا

ہے آرزو مجھکو تو یثرب دا ندان یہی مطلب — یا خدا کر دے تو ساماں ہو بیاں شہ والا کا کیا
ای اجل مہلت دے تھوڑی سی پہونچوں یثرب میں جلدی — نکلنے لگے ہے تو ارمان ہو بیاں شہ والا کا کیا
جاتا ہو یثرب جو میرا لگ رہے کچھ سر گشتہ تیرا — مجھ پہ ہو تیرا تو احسان ہو بیاں شہ والا کا کیا
وہ بشر دیکھے نہ دوزخ یاد سے وہ جنت کے کوشک — جو پڑھے ہے دل سے قرآن ہو بیاں شہ والا کا کیا
اونکا تو جنت مکان ہے نور کا اونمیں نشان ہے — آپ پر لائے جو ایمان ہو بیاں شہ والا کا کیا
وہ کبھی اُف تک نہ کہتے کسی پر غصہ نہ کرتے — رکھتے تھے نو کر نہ دربان ہو بیاں شہ والا کا کیا
جاتا تمہارا رفرف ہوا پر فوقیت رکھتا تھا سب سے — اوڑتا کم تخت سلیمان ہو بیاں شہ والا کا کیا
شعر اونکا مضمون بنا ہے نعت میں دیوان بنا ہے — سنیے جو ہوئے وہ شادان ہو بیاں شہ والا کا کیا
صدق کیا لکھے غزل چھوڑا ہے ساری ہزل کو — ہو گیا پورا ہے دیوان ہو بیاں شہ والا کا کیا

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

کوچہ تیرا ہے جنت سے سب سے اعلیٰ بہتر — ہے عطر سے بھی زیادہ خوشبو میں وہ معطر
ہے گرد اوسکی بہتر لاریب مثل عنبر — جس آنکھ میں پڑے وہ ہو جائے وہ معنبر

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہو آپ بندہ پرور ہو دو جہان کے سرور — ہو والی آپ رہبر جن و ملک کے افسر
مجھ سا ہوگا کمتر دنیا میں آہ اخفر — للہ کرم ہو مجھ پر یا خاتمی پیمبر

جنت کو کیا کرونگا میں ہوں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا ذکر ہر مکان میں تیری نعت ہر زبان میں — تیری پہونچ لامکان میں نہیں اوسی کچھ بیان میں
تیرا وصف ہے قرآن میں نہیں اوسی کچھ گمان میں — تیرا نور جسم و جان میں تیری روشنی جہان میں

تیری خوبی بحر و بر میں تیری شان ہر نگر میں ۔ تیرا فیض ہر گھر میں تیرا درد ہر جگر میں +
تیرا ذکر ہر حجر میں تیرا نور ہر شجر میں ۔ تیری روشنی قمر میں تیرا جلوہ ہر نظر میں +

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا +

تو ہی خواجہ ہے انامی تو ہی مولا ہے تمامی ۔ تو ہی عالی ہے مقامی تیری ذات ہے گرامی
تیرا نور ہے دوامی تیرا فیض ہے مدامی ۔ تو ہی رب ہے کلامی تجھے بھیجیں سلامی

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا حکم سب سے بالا تیرا جگ میں ہے اجالا ۔ اس نفس بد نے مجھکو ہے جھگڑوں میں ڈالا
نہیں قابو میں یہہ دل ہے کہوں کیا حضور والا ۔ فریاد ہے یہہ تجھ سے ای میرے شاہ والا

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

تیرا ذکر ہر فلک پر تیرا حکم سب ملک پر ۔ تو ہی عالی ہے پیمبر تو ہی والی ہے مقرر
تو ہی سرور دوجہاں کا سر پر تیرا نام ہے لبوں پر ۔ تیرا وصف ہے زباں پہ یہی عرض ہے مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہوں رنج اور قلق میں گئی عمر حق و بق میں ۔ تیری روشنی افق میں تیرا جلوہ ہی شفق میں
تیرا ذکر ہر طبق میں تیری یاد لق و دق میں ۔ قرآن تیرے حق میں تیرا وصف ہر ورق میں

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

پردہ ذرا اٹھا دے چہرہ ہمیں دکھا دے ۔ رنجور ہے طبیعت جلدی کوئی دوا دے
ہے اب سقیم حالت زیارت ہمیں کرا دے ۔ تیری دید کے ہیں پیاسے شربت کوئی پلا دے

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہیں آپ ہی مطہر ہیں آپ ہی منور
فرما دے رب اکبر ہے آپ کا نہ ہمسر
ہیں آپ سب سے برتر ہیں آپ سب سے بہتر
ہے صدق کی زبان پر یہہ شعر اب مکرر

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ہے صدق یہہ بچارا ہے عشق کا یہہ مارا
ہے آپکا سہارا ہے آپ ہی کا پیارا
کس روز ہوا اشارا کس روز ہو نظارا
نہیں سند میں گذارا لو اب بلا خدا را

جنت کو کیا کرونگا ہوں میں غلام تیرا
قدموں تلے رہونگا ہے یہہ مقام میرا

ترجیع بند

آئے ہیں تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے نوکر لے اپنا ہمکو

ہل میں گدا بنا دے پل میں شہا بنا دے
رہ ملنے کی بتا دے حق سے ہمیں ملا دے
چاہے جو کچھ کرا دے چاہے جو کچھ دلا دے
برقع ذرا اٹھا دے جلوہ ہمیں دکھا دے

جنت کو کیا کرینگے تیرے رہیں ہم غلامی
یہی عرض ہے تمامی پہونچے تجھے سلامی
کوچہ تیرا ہے جنت فردوس ہے مقامی
تیرا ذکر رہ مدامی تیری یاد رہ دوامی

تیری بو ہر ایک گل میں تیرا رنگ ہر چمن میں
تیرا وصف ہر دہن میں تیری خوبی ہر سخن میں
تیرا ذکر ہر دو کل میں تیرا نور جسم و تن میں
تیری مدح ہر سخن میں تیرا جلوہ دشت و بن میں

آئے ہیں تیرے در پہ محروم کر نہ ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے نوکر لے اپنا ہمکو

جسے تیرا یہی فرمان آوے جو طیبہ لسان
جو ہوں بشر سے پشیمان آنکھیں ہوں اونکی گریان
مٹ جائیں اونکے عصیان محبوب ہو وہ رحمان
پڑہتے رہیں وہ قرآن ہو رحم اونپہ سبحان

ہو تم حبیب اکبر ہو تم قسیم کوثر
پیاسوں کو جام بھر بھر دو گے بروز محشر
ہے عرض یہہ ہی سرور کہتا ہے صدق لاغر
پا دے یہہ جام کوثر صدقہ شبیر و شبر

آئے ہیں تیرے در تک محروم کر نہ ہمکو
ہم ہیں غلام تیرے نوکر لے اپنا ہمکو

قصیدہ

اس دل کی کیوں نوشت تو غافل نہو حق سے کبھو
تجکو ہو کچھ جستجو بدلے نہ تیرا رنگ و بو
ہر وقت کہہ تو ہو ہی ہو رہو سے یہی بس گفتگو
دلکی یہی ہو آرزو اللہ ہی ہو اللہ ہی ہو

جاتا رہے رنج و محن

کیا کھل رہے ہیں سب چمن ہیں بلبلیں بھی نغمہ زن
قمری نے چھوڑا ہے وطن ہیں دور سب رنج و محن
آراستہ ہے انجمن میلاد ہے شاہ زمن
حاضر یہاں ہیں مرد و زن سنتے ہیں سب مدح و سخن

ہے نعت سے شیریں زبن

کیا لطف ہے کیا ہے مزا عالم میں گلشن ہے کھلا
وہ شافع روز جزا ہے آج وہ پیدا ہوا
نام اسکا مصطفےٰ بحر سخا جود و عطا
ایک نعرہ ہے صل علیٰ کہتے سبھی ہیں مرحبا

بولیں صلوٰتیں مرد و زن

آج گلشن مہکا جنت کی آتی ہے ہوا
غنچوں نے پہنی ہے قبا بلبل بھی کرتی ہے صدا
جبریل کی ہے یہہ ندا رضوان کرو فردوس وا
عطر و نسیم و سنبل بسا جنت کا ہو میداں صفا

آراستہ ہوں سب چمن

ہے غلغلہ کہسار سے بلبل کی ہے چہکار سے
نکلے صدا اشجار سے کیا گل کھلے پہلوار سے
سوسن کی ہے گفتار سے ہو سے عجب اطوار سے
آوے ندا گلزار سے گلسرخ نے گلنار سے

سیکھا ہے خوبی کا چلن

ای رب میرے بہر خدا جاؤں مدینہ کو چلا
ہوں میں گنہگار نہیں پہنچا جسکی نہیں کچھ انتہا
ہوں تیرے در کا میں گدا تو عفو کر جرم و خطا
ہے صدق کی یہہ ہی دعا کرتا ہے تجھ سے التجا

دکھلا دے یثرب کا چمن

ترجیع بند بر بادشاہ مدینہ صلعم

آپ کی نعت میں انسان کا کیا لکھے قلم
آپ برتر ہیں فرشتوں سے نبی اعظم

آپ سا ہوگا جہاں میں کوئی بحر کرم
دن قیامت کے ہیں بس آپ شفیع عالم

عرض ہے صدق کی بادشاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

کون ہوں میں جو لکھوں آپکی تعریف نبی
کیا ثنا آپ کی لاسکیگا بھلا مجھ سا غبی

یا رسول مدنی ہاشمی و مطلبی
سیر کر دیجئے دیدار سے ہے تشنہ لبی

عرض ہے صدق کی بادشاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

آپ کے وصف میں عاجز ہے میرا دست قلم
ہو سفارش میری اللہ سے بادشاہ امم

رحم ہو صدق پہ للہ رسول اکرم
پھنس گیا ہوں میں مصیبت میں بصد رنج و الم

عرض ہے صدق کی بادشاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

اے دلا فکر معیشت میں تو رہتا کیا ہے
غافلا نیند کی غفلت میں تو کہتا کیا ہے

رات دن رنج و مصیبت کو تو سہتا کیا ہے
اب طوفان تیری اب آنکھوں سے بہتا کیا ہے

عرض ہے صدق کی بادشاہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملوں آنکھیں میں اپنی ہر دم

ہائے کب تک تو لگا یاں شیشے میں رہے
ہند سے اب تو سفر تیرا مدینے میں رہے

حرص دنیا بھلا کب تک تیرے سینے میں رہے
نقش یثرب تیرے اب دل کے نگینے میں رہے

عرض ہے صدق کی بادشاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے پیہم

یا خدا جلدی سے مکہ کو دکھا دے اسکو
آپ زمزم کا شراب تو چکھا دے اسکو

ہو مگر خوش اب تو مدینے کی سنگہاد اسکو | اب تو روضہ [illegible] ہے اسکو

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول
آپ کے در کو ملون آنکھو نسے اپنے پیہم

بانی اسکو پریشان کیا ہے غم نے | اسکو خادم تو مدینے کا بنالو اپنے
اسکو چوکھٹ کا تو دربان کرالو اپنے | اسکو جاروبی مین روضہ کے تو لیلوا اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

سنگے اوسکے گناہ دیکھا ہے روضہ جسنے | جو مدینے نہ گیا اپنا ہی کہو یا اوسنے
اب تو مشتاق زیارت کا کیا ہے دل نے | بانی اب تو بلوا لو اسے در پہ اپنے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھو نسے اپنے ہر دم

ہے تمنا یہ مدینے کا سفر اب تو کرے | پھر وہان پہنچ کے روضہ کے ذرا گرد پھرے
آرزو یہہ کہ بجز دیکھے مدینہ نہ مرے | یہہ تمنا ہی کہین دل کی خدا پوری کرے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

گرد اوس روضۂ انور کی جو آنکھون مین رہے | سرمہ سے بڑھکے سجھ تو تجلی ہی رہے
ہے نصیب اوسکا جو اوس خاک کا طالب ہی رہے | وائے قسمت کہ جو اوس خاک سے محروم رہے

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

بدنصیبی ہے کہ مجلس سے بہت دور رہا | نہین آنیکی اجازت مجھے در پر حاشا
رنج و غم مین تو [illegible] رہتا ہون اب حد سے سوا | اب دوبارہ ہون مشرف مین زیارت سے شہا

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکھون سے اپنے پیہم

نف
یا نبی

اتقدن مکر سے شیطان سے بچانا مجکو
شافع روز جزا احمد مرسل تم ہو ٭

شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ہیہم

راتدن ... ہے ... ہی
عمر دنیا میں یون ہی رہو یگی ہردم کھینی

آہ ہو و یگی وہان نیکی بدی کی تلنی
اب تو للہ دکھا دیجیے صورت اپنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
اپنی آنکھون سے ملون آپ کے در کو پیہم

حب دنیا کی بہرے دلمین لگی ہے ٹہنی
ندی طوفان کی آنکھونسے لگی ہے بہنی

جرم کرنے سے مصیبت تو پڑی ہے سہنی
سو نہہ بہر آگیا ہے جو لکہون تمہین اپنی کہنی

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپ کے در کو ملون آنکہون سے اپنے ہردم

ای خدا دے تو ابہی توبہ نصوحہ اسکو
اپنے محبوب کی مجلس مین بٹہا دی اسکو

آب رحمت سے تو اب دہو دے گنہ سے اسکو
اپنے افضال سے ابرار بنا دے اسکو

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپ کے در سے ملے آنکہین یہہ اپنی ہردم

حشر مین ہو و یگا ہنگامہ اعظم برپا
نفسی نفسی کی وہان آو یگی ہر ایک سی صدا

الامان کہو یگی خلقت بغم و رنج و بکا
رب امت لب جان بخش سے آئیگی ندا ٭

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در سے ملے آنکہین یہہ اپنی ہردم

دن قیامت کے کہڑی ہو ویگی پیاسی خلقت
آپ منبر پہ کہڑے ہونگے بشان و شوکت

حوض کوثر پہ جمع ہو ویگی ساری امت
پانی کے واسطے لیو ینگے بہت عزت

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم

حکم فرما دیگا او سو قسمت خدا خیر محفوظ
عشق کر رہے ہیں ہم تیری اسی جستجو

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

مشغل دنیا میں پھنسا رہتا ہوں اکثر شاہا
کار دنیا سے نہیں ملتی مجھے فرصت اصلا
رحم ہو بہر خدا حال پہ بیکس کے ذرا
خواب میں اب تو دکھا دیجئے جلوہ اپنا

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

رنج دنیا سے تو اللہ چھڑا دیجئے مجھے
ہند سے روضۂ اقدس پہ بلا لیجئے مجھے
خواب غفلت سے ذرا اب تو جگا دیجئے مجھے
رحم سے شربت دیدار پلا دیجئے مجھے

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در کو ملوں آنکھوں سے اپنے ہر دم

یا نبی آپ پہ رحمت ہو خداوند ودود
یہی روح ہے جو آپکی رحمت کا ہے رود
التجا ہے کہ میرا بھیجئے سلام اور درود
قبر سے اوٹھ کے چلوں ساتھ بروز موعود

آرزو صدق کی یہہ ہے کہ رسول اکرم
آپکے در سے ملوں آنکھوں کو اپنے ہر دم

ہے زیارت کا تو مشتاق ہزارہا عالم
یہہ بھی عالم میں ہے ای خواجہ رسول اکرم
ہو نہ محروم یہہ اب صدق بھی اے بحر کرم
کر دو زیارت سے مشرف اسے اے اکرم

عرض ہے صدق کی یا شاہ رسول اکرم
آپکے در سے ملے آنکھیں یہہ اپنی پیہم

تیرے عشق میں ہوں نالاں مجھے نیند نہ آوے
تجھے دیکھوں تک جب تک مجھے حق اجل آوے
وہ اجل قدم دھرے جب نہیں دیگی دم کی مہلت
نہیں زندگی سے اپنے کبھی ایک پل نہ آوے

عہ

... الٰہی ... جو

وہی بندہ بہشت ... محمد
یہہ دعا خدا سے بجتہہ ہے کہ قبول کرلے اسکو
وہ گرین سرو زنجشش نہین لائے جو کہ ایمان
جو کبھی تحمل کی ہوگی وان پڑیگی سخت مشکل
کوئی نعت کا ہو مضمون کوئی حمد حقی ہووے
نہین بند مین گذار الو بلا مدینے شاہا

کوئی ہے نہ ایسا انسان جسے بااجل نہ آوے
تیری بندگی مین مجھسے ذرا کچھ خلل نہ آوے
تیری نعمتون کا مجھسے کبھی کچھ بدل نہ آوے
جو ہو ذکر مین خدا کے اوسے کچھ زلل نہ آوے
نہ لڑے بھڑے کسی سے اوسے کچھ جدل نہ آوے
بجز اب تو کلمہ احمد ہمین کچھ شغل نہ آوے
جو لب پر پڑھینگے کلمہ اونہین کچھ زلل نہ آوے
ہو حساب اوسکا آسان جسے کچھ دغل نہ آوے
مجھے بس سوا اسکے کوئی اب غزل نہ آوے
مین ہون درد و غم مین بیکل مجھے اسکو کل نہ آوے

یہہ بدن ہے خاکی بیشک یہی مٹی صدق ہوگا
نہین روح کا بگڑنا اسے کچھ خلل نہ آوے

معجزہ ہرنی

ایکدن صحرا گئے تھے مصطفی
نور سے معمور صحرا ہوگیا
ایک آئی وہان سے ہرنی نظر
ایک شکاری نے کیا تھا اوسکو صید
آہ ہرنی قید مین تھی آپھنسی
تھا گلے مین اوسکے ایک پھندا پڑا
تھی وہ حیران اور پریشان دلفگار
ناگہان آئے ستے ذوالجلال
سرور ہر دو سرا وارد ہوئے
ظلم سے صیاد کے رونے لگی

ساتھ تھے اونکے صحابہ یکسر فنا
تھا وہ جنگل ہوگیا بستان سرا
تھی وہ حیران و پریشان سر بسر
ہوگئی تھی دام مین وہ اوسکے قید
ایک رسی سے بندہی تھی وہ کسی
جگہ تھا اوسکو شکاری نے بڑا
قید مین اوسکو نہ تھا کچھ اختیار
جیسے رخشان ہو قمر بدر کمال
شافع روز جزا وارد ہوئے
صاحب لولاک سے کہنے لگی

ایک سی آواز اوسنے سنا
یا رسول دوسرا مضطر ہوں میں
پہر کہا اپنی زبانمین سے ملا
یا شفیع عاصیان خیر الامم
رحمت عالم بلاشک آپ ہیں
قید سے مجھکو چھوڑا دیجیے شہا
رحمت عالم لقب ہے آپ کا
دو مرے بچے ہیں یا خیر الوری
پہر شکاری جو پکڑا ہے مثل شیر
یا تو وہ سینے پہ امیرے دیرکے
بہوک سے بچے مرینگے گہبرا کے
آپ جو تشریف لائے مصطفی
ہیں بہی عالم میں ہوں یا خیر الوری
کیونکہ ایک عالم میں ہوں میں بہی ضعیف
اس شکاری سے مجہے دیجیے چھوڑا
پہر کے ضامن ہو جیے خیر البشر
دودہ بچونکو پلاکر تہوڑا سا
دودہ بچونکو پلانے جاؤں میں
بیقراری دیکہکر حضرت رسول
اس شکاری سے لگے کہنے نبی
اے شکاری دیر مت کر اک ذرا
میں بلاشک اسکا ضامن ہوں [illegible]
بچے بہوکون کے سبب بیقرار

[illegible] مجہے [illegible]
[illegible] آپ ہیں
ہیں [illegible] ہیں اب مبتلا
شافع عالم لقب ہے آپ کا
بہوک میں ہونگے پڑے وہ مبتلا
حلق پر میرے چہری دلوائیگا
ایک گہنٹے میں ذبح وہ مجھکو کریگا
وہ بغیر از دودہ کے مر جائینگے
پہر دل غمگین میں مضطر خوش ہوا
ہے بڑا مجھکو سہارا آپ کا
مجہسا بہی ہوگا نہ دنیا میں ضعیف
اونکی پہر لوٹ ہیں یا مصطفی
کیونکہ ہے مجھ پر مصیبت سخت تر
آؤں میں خدمت میں یا خیر الوری
بس ابہی اک دم کے دم میں آؤں میں
واپس اپنے جانکہ اسکو ملول
میں ہوں ضامن چھوڑ دو اسکو ابہی
جلدی کر اسکے تئیں اب تو رہا
رسی اسکی کہول کر دے رہا
بچے گا ہیں رہینگے نہ بیقرار

[illegible]
دودہ بچونکو [illegible]
[illegible]
جس [illegible] آئی وہ
دودہ بچونکو [illegible]
[illegible]

[illegible]

جبکہ [illegible] شافع ہون ہلا انسان کے

کیون [illegible] ہو شافع | دن قیامت کے ہو اسپ تول

دن قیامت کے چھوڑا دین خلق کو | نار دوزخ سے بچا دین خلق کو

جو کہ ایمان اونپہ لایا دوستو | بہترین خلق ہے وہ نیک خو

واسطے جنت کے ضامن ہین رسول | اب ولا اونکو تو ایکدم ہو ملول

وہ خلایق کے ہین بیشک پیشوا | وہ نبیوں کے ہین والی شفعا

کنجیان دوزخ کی ہین اونکے سپرد | کنجیان جنت کی ہین انکے سپرد

وہ بلا شک سید ابرار ہین | ہم سیہ کارون کے وہ سردار ہین

حق کی جانب سے وہی مختار ہین | خواجہ عالم ہین وہ سردار ہین

ای مرے رب ای مرے مالک خدا
صدق کو اب روضۂ انور دکھا

معجزہ حبشی و تشنگان قوم

مسجد شرب مین اکدن ای فتا | پڑھتے تھے قرآن اوسمین مصطفی

پڑھتے پڑھتے رو اوٹھے الیاس گی | آنسوؤن سے تر ہوئی داڑھی بھی

دیکھکر صدیق نے پوچھا سبب | ای رسول دوسرا ہے یہ عجب

آپ کیون روتے ہین کیون ہین بیقرار | آپ پر ہوجائے جان میری نثار

ہے سبب رونیکا کیا اسدم حضور | ماجرا یہ پیش کیا اسدم حضور

[illegible] یا وہ [illegible]
تشنگی سے قافلہ حیران ہے
تشنگی سے قافلہ حیران ہے
[illegible] ہین [illegible]
قافلہ حیران ہے [illegible]
تشنگی سے [illegible]
[illegible]

[illegible] ایک سر پانی کے وان مسیان

شور و او بیابان تیرا ہے الامان

سے بیابان ایک صحرا لق و دق

تیس منزل تہا صحرا بیہ عظیم

کشف سے دیکھا تہا سارا ماجرا

قحط سالی کے سبب سوکھی تھی جھیل

وان نہین تھی نہر یا کوئی کنوان

پاس پانی اونکے تہا مطلق نہین

تھے گروہ قافلہ قوم یہود

روتے روتے مارے وہ حیران تھے

دیکھ کر حضرت نے سارا اونکا طور

حکم فرمایا ہے یہ صدیق کو

حکم سے حضرت کے وہ یار شفیق

تہا وہ صحرا تیس منزل پر فنا

دیکھا جا کے اونکا وہ حال تباہ

تشنگی کے سبب بیتاب تھے

دہوپ سے جلتا تہا وہ سب ریگ بن

مغز کہولا جاتا تہا اوسدم ترا

مضطر و گریان انہین دیکھ کر

اور بہی بیہ کشف سے دیکھا اونا

ایک مشکیزہ کے پاس اوسکے بہرا

قافلے سے تھوڑی سی ہی دور تہا

حکم والا ہے یہ ہوا ایکبار

رو رہے ہین سب

سے نہین پانی

[illegible]

تشنگی سے [illegible]

کیونکہ بیہ صحرا وہان سے دور تہا

صاف میدان تہا نہین تہی کوئی سبیل

ایک صحرا لق و دق تہا سونسان

جو کہ تہین پیاس مین اوسکے تہین

اسرت موسیٰ کے تھے سب وہ یہود

ایک مسافر خانہ ویران تھے

قصد جانیکا کیا اوس دم بفور

ای عتیق یار میری ساتھ ہو

ساتھ اونکے ہوگئے وہ غار رفیق

ایک پل مین وانپہ پہونچے مصطفیٰ

دہوپ کے مارے تھے وہ سب روسیاہ

تشنگی سے وہ ماہی بی آب تھے

جوش سے جیسے اوبلتی ہو دیگ

چین آتا تھا نہین مطلق ذرا

مہر و شفقت آئی اونکے حال پر

ایک حبشی اونٹ پر بیٹھا اون وان

پانی اوسمین سے بہرا شیرین بہرا

اپنی دہن سے راہ مین جاتا وہ تہا

اوس سے مشکیزہ بہرا تم لاؤ [illegible]

بیان

[illegible] اونکے [illegible]

[illegible] آپ نے اوسکا [illegible] اوسے

[illegible] رسول اللہ

[illegible] نہین [illegible]

[illegible] صدیق [illegible]

[illegible] الا [illegible]

حال [illegible]

وہ [illegible]

[illegible]

...شی ہوگیا ٭
...کیا ٭
...ہی خدا
...لی پیاس کی ساری بجھ گئی

...عالم...

ہوگئے سیراب وہ ساری   تشنگی سے جو کہ تھے زیر و زبر
دیکھ یہ ماجرا سارے یہود   لائے ایمان قوم کے وہ سب یہود
پی چکے سب آدمی اور جانور   تشنگی سے جنکا تھا حال بتر
مشکیں بھی تن قافلے نے بھر لیے   راویے تھے جتنے وہ سب بھر گئے
پانی مشکیزہ میں ویسا ہی رہا   ایک قطرہ بھی نہ کم اُسمیں ہوا
اونٹ پر سے دیکھتا حبشی وہ تھا   ایک تعجب دلمیں بس کرتا وہ تھا
آپنے مشکیزہ حبشی کو دیا   دیکھ کر اوسکو اچنبے میں رہا
اونٹ پر اپنے چلا ہوکر سوار   چلنے میں حیرت زدہ وہ راہوار
چلتے چلتے لوٹ آیا وہ غلام   در حضور حضرت خیر الانام
ایک حیرت میں کھڑا روتا تھا وہ   اور زبان سے کچھ نہیں کہتا تھا وہ
آپ کے ہاتھوں کا بوسہ لیتا تھا   عالم حیرت میں منہ تکتا وہ تھا
تاب لایا پھر نہ وہ حبشی غلام   گر کے قدموں پہ نہ بولا کچھ کلام
آپ نے فرمایا ای حبشی غلام   کچھ تعجب تو نہ کر اے مرد خام
دست انور اوسکے پھیرا چہرہ پر   چہرۂ حبشی ہوا مثل قمر ٭
لایا ایمان وہ رسول اللہ پر   راہ حق میں وہ ہوا بس چشم تر
آپسے رخصت ہوا وہ نیک ذات   اپنے آقا کیطرف وہ خوش صفات
پانی لیکے جب کہ پہونچا وہ غلام   اوسکے آقا نے کیا اوس سے کلام
آقا بولا اوسکی صورت دیکھ کر   اور یوں کہنے لگا با کر و فر ٭
تو نہیں ہے وہ جو تھا میرا غلام   تھا میرا خادم تو وہ ایک سیاہ فام

اونٹ اور مشکوں پہ ... [illegible]
... سب وہ سیراب ... [illegible]
... سیراب ... الٰہی جوان
... اسکو ... [illegible] ... نشان
[illegible]

آپ کو حق نے دیا ہے اختیار
جسکو چاہیں آپ دیں حق ہے یہ

واسطے خیر الانام

بیان صدق کے

ایکدن کہنے لگے یہ حضرت

سنا میں نے جبکہ خیر الوریٰ ۔ صدقہ سے او نے بطر یا حد
دیکھتا ہوں میں خدا کو بر ملا ۔ جبکہ یہہ پہنی قبائی مصطفےٰ
ماسوا حق کے نظر آتا نہیں ۔ اب یہہ عالم کچھہ مجھے بہاتا نہیں
ہان لو اس بات کو تم بالیقین ۔ جان لو اسمیں ذرا بہی شک نہیں
دیکھہ لو گدڑی مری تم ای علی ۔ غور سے کر لو نظر تم ای اخی
اب یہی تم دیکھہ لو حضرت عمر ۔ دیکھہ لو اسمیں جو کچھہ اوی نظر
گدڑی دیکھی جب عمر نے ناگہان ۔ گدڑی میں آیا نظر سارا جہان
کشف گدڑی میں جو انکو ہوگیا ۔ جوش میں آکر زبان سے یہہ کہا
کون ہے جو چاہے اپنی برتری ۔ سفت لے لے اب خلافت کو مری
سنکے یہہ کہنے لگے حضرت اویس ۔ عاجزی سے اسطرح بولے اویس
پہینکدو اپنی خلافت یا عمر ۔ وہ اٹھالے جسکی ہو بد نظر
جسکو دنیا چاہیے وہ اسکو لے ۔ جسکو عقبیٰ چاہیے اسکو نہ لے
اپنا سا مت حال جانو دوستو ۔ بندۂ پاکی تھے وہ ای عاشقو
کشف انکو ہوگیا گدڑی میں سب ۔ یہہ تمہارے فہم میں آتا ہے کب

جان لو اسے صوفیو صدق و صفا
یہہ ہی تہا حال قبائے مصطفےٰ

تمام شد

او ... / ... میں اوقات کہوتا وہ مدام

ظاہرا صورت میں تہا وہ خوش جمال / کفر سے سینہ میں تہا اوسکے ضلال

دنیوی اسباب بہی رکہتا تہا وہ / نقد بہی پاس اپنے کچہہ رکہتا تہا وہ

کہتے ہیں کہ تہے صدیق بہی اعظم رئیس / رکہتے تہے بیحد غلام و نیز انیس

بس لیا صدیق نے اونکو خرید / اور دیا عوض میں کچہہ اوسکو مزید

جب چلے صدیق پیچہے سے کہا / اسنے کہا یاد ہو کا مجہہ سے ظاہرا

پیچہے پھر صدیق نے اوس سے کہا / کہا یا تو نے دہوکا بیشک برملا

اس سے زیادہ ہو تو کچہہ چاہتا / وہ بہی بیشک میں تجہے کرتا عطا

پس خوشی سے بلال آئے چلے / زمرۂ اہل مسلمان میں ملے

ایکدن غمگین بلال حبشی کو / دیکہہ کر صدیق بولے کیا ہے تو

اسقدر غمگین کیون بیٹہا ہی تو / بات کچہہ منہہ سے نہیں بولے ہی تو

کیا ہوا کیا ہے کیا مجہکو بتا / اسطرح غمگین اونکیون ہو رہا

یا وطن یا اوسکو تو لوٹ جا / یار ہا کر جان تیرا ہو سدا

اسطرح کیون تو دل ناشاد ہے / مجہہ سے تو بہر خدا آزاد ہے

تو نہ کچہہ وسواس کر ہرگز فنا / یا کیا کہہ خدمت خیر الورے

پہر کیا صدیق نے اونکو رہا / وہ گئے بس جانب خیر الورے

رکہہ دیا نزد قدم سر کو شتاب / اور کری یہ عرض ای عالیجناب

حق کری صدیق کا زیادہ بہلا / جسکے باعث آپکے میں ہون ملا

اونکے باعث یہہ رہائی ہو گئی / آپ تک میری رسائی ہو گئی

بادنی میں کیا کرونگا یان سے جا / چہوڑ اس در کو میں جاؤن کون جا

پاؤنگی جب تک کہ مین ذرہ زعفران
مین نہ جاؤنگا کبھی پاس حضور
رنج دیتا تھا آمی [illegible]
دہوپ مین مجکو کہا کہ تہا وہ
وہ مجھے ہر طرح سے دیتا [illegible]
نہ مجھے کہا [illegible] کی پروا نہی
آپ کے قدمون تلے مین آ پڑا
مر کے نکلونگا مین اس در سے غریب
التجا حضرت نے کی اوسکی قبول
خدمت خیر الورے کرنے لگا
حق تو یہہ ہے حق سے وہ واصل ہوا
باغ جنت مین فنا پایا اوسے
التجا ہے صدق کی یہہ ہی خدا
ہند سے روضہ پہ مین جاؤن چلا

[illegible]
اب کہان اوس سے جاؤنگا چلا
جو کہ ہون خدمت خوشا اپنا نصیب
ہو گیا بس مرحبا دل کا حصول
اونکی خدمت سے ملا کیا مرتبا
اونکی صحبت سے فنا فی اللہ ہوا
پہلے ہی فردوس مین دیکھا اوسے
محض اپنے فضل سے روضہ دکھا
آنکھون کو اوس خاک سے مین دون جلا

[illegible]

بس دعا پہ ختم کرتا ہون کلام
اب پڑہو حضرت پہ صلوات و سلام

قصہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

ایک عاشق کی اب تم حکایت سنو
قرن مین ہوئی ایک عاشق رسول
وہ رہتے بظاہر پراگندہ حال
بظاہر نہ دیکھا جمال حضور
[illegible] ہی سکے وہ مین [illegible]
[illegible] ہی مین تھا اسطرح الفاظ [illegible]

اویس قرن کی روایت سنو
وہ نے عشق مین رہتے تھے وہ ملول
وہ باطن مین تھے عشق مین باکمال
بباطن نہین رہتے اونسے وہ دور
قناعت مین رہتے وہ مین عشق وا
کہ دنیا کو پکڑا اونہون نے تھا تنگ

لباس اپنا کرے اونکو ...
پہنتے تھے اونکی بنا کر قبا
غذا اونکی تہی خربزے کی گٹھلیان
اگر چہر پاتے تھے ولی وہ کبہی
بہت تنگی کے ساتھ کرتے گذر
سحر ہوتے جاتے تھے صحرا کو وہ
صبح کی اذان سنکے جاتے کبہی
یونہیں برس جاتے تھے دو دو گذر
اونہیں جانتی خلق مجنون تہی
وہ ہشیار تھے بس خدا کے ولی
جو لڑکے کہیں دیکھہ لیتے انہیں
تو بس پتھر تے اونہیں مارتے
وہ کہتے تھے اے بہائی لڑکو تجھے
نہ اسطرح مارو کہ ہووے لہو
نہیں مجکو ہے چوٹ لگنے کا غم
ہین ناچیز ہون اور مجبور ہون
بہت رنج وہ کہنچتے تھے مدام
مگر رحم تہا اونکے دل مین بڑا
تو لکہتا ہے کیا ماجرا اب دلا
وہ ایذا پہ بس صبر کرتے رہے

اوسی سے وہ لیتے بدن کو چھپا
یہی اونکا شیوہ تہا اکثر رہا
ہمیشہ رہے کہینچتے سختیان
تو کر دیتے خیرات تھے وہ سبہی
نہ پاتا تہا کوئی اونہونکی خبر
تہی رات کو گہر مین آتے تھے وہ
نماز عشا پڑہ کے آتے کبہی
نہین آتے تھے وان کسیکو نظر
تہی یہ وہ طرح اونکی شغلون کہی
وہ تھے علم رکھتے خفی و جلی
بہت تنگ اوسے وہ کرتے اونہین
تھے دیوانہ مجنون اونہین جانتے
بڑے پتھر لیتے نہ مارو تجھے
لہو بہنے سے میرا جاوے وضو
وضو جانے رہنیکا ہوگا الم
نہ چھیڑو تجھے مین تو معذور ہون
نہین کرتے تھے کسی سے کلام
نہ کہتے تھے دلکو کسی سے کڑا
وہ ایذا سے اپنے نہ کرتے گلا
ہمیشہ اوا شکر کرتے رہے

ہین ہم خود شب [illegible]
ہین پیر بن تنگ [illegible]
[illegible] سنبھالے [illegible]
[illegible] سینہ [illegible]
[illegible] ہوا وہ ہین [illegible]
[illegible] حسن [illegible]
سما یا جنون [illegible]
سما یا جنون [illegible]
[illegible] جنون [illegible]
[illegible] جاتے ہین [illegible]
ہین جاتے [illegible]
ہین جا کر [illegible]
ہین جا کے گہرون [illegible] زار
ہین جا کے [illegible] زار
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
ہین سب [illegible]
[illegible]
یہی [illegible]
[illegible]
وہ جب [illegible]

[illegible]

مجھے دشمن لگی ہے تی
مجھے زندگی اپنی اب ہے وبال
مرا جان و دل تم پہ قربان ہے
مری ماں ضعیف اور مجبور ہے
میں رہتا ہوں خدمت میں اسکی سدا
اجازت اگر ہو تو آؤں چلا
نبی نے سُنا اونکا یہہ ماجرا
یہہ فرمایا حضرت نے اُس دم انہیں
نہیں آنکی ہے اجازت تمہیں
کرو ماں کی خدمت کو جب تک جیے
اسی وجہ سے وہ نہ حاضر ہوئے
رسول خدا زندہ جب تک رہے
سفر تو مدینے کا جاتا رہا
اودہر کا تو احوال یہہ ہو لیا
نبی کا ہوا وقت جب آخری
یہہ خرقہ جو ہے آپ کا دین کے
ہوا پھر یہہ حکم رسول خدا
یہہ خرقہ ہمیں اونکو دینا تم
بہشت گفتگو کر کے تا بہ یکسی

تمہارا نہیں دیکھا حسن و جمال
قدمبوسی کا صرف ارمان ہے
ولے اب وہ آنکھوں سے معذور ہے
نہیں رہتا ہوں اس سے اک دن جدا
جو ہو خدمت اوسکو میں لاؤں بجا
اور احوال خدمت کا اسکے فرا
تمہیں آنکی ہم اجازت نہ دیں
یہی جان لو یہ ہدایت تمہیں
یہی بہتری ہے تمہارے لیے
نہیں آنے سے اپنے قاصر ہوئے
وہ زیارت سے محروم تب تک رہے
مگر جذبہ عشق بڑہتا رہا
اودہر کا سنو تم ذرا ماجرا
صحابہ نے یہہ آپ سے عرض کی
جسے حکم حضرت ہو بخشیں اسے
مرا ایک عاشق قرن میں ہوا
بڑی اونکی توقیر کرنا تم
اونہیں خرقہ دینے کی تاکید کی

[illegible]

وہ بولا کہ ایک شخص [illegible]
نہیں ایسا مسکین قرنین کوئی
اوسے جانیں دیوانہ اہل قرن
نہ کہانیکی پینے کی رکھے خبر
جو اور لوگ رووین تو وہ ہنستا ہے
وہ جنگل میں رہتا ہے اکثر مقیم
وہ پرستش کے قابل نہیں ہے ایسے
جو اپنی سے مطلق نہیں کچھ اسے
سنی اُنکے احوال سے جب خبر
کہا وہ بشر ہے خدا کا ولی
سبب اوسکے ہوویگی بخشش تمام
یہہ کہکر اوترآئے منبر سے وان
گئے پاس اونکے علی و عمرؓ
جو دیکھا تو بس پڑھ رہے ہیں نماز
فرشتے چراتے ہیں اُنکے شتر
نماز اپنی جب پڑھ چکے وہ ولی
رسول خدا نے کہا ہے سلام
ہمین ہے یہہ حکم رسول خدا
یہہ سنتے ہی رونے لگے وہ ولی

[illegible] کر اب بیان
غم و رنج میں اپنے محزون ہے
نہیں ہوگا مخلوق ویسا کوئی
کہ مجنون ہے اور ہے کم سخن
اُسے رونے سے کام ہے ہر پہر
ہنسیں اور انسان تو وہ روتا ہے
نہیں اوسکا وان پر کوئی ہے ندیم
وہ قابل نہیں گفتگو آپ کے
نہ کہانیکی پینے کی خواہش اسے
تو رونے لگے وانپہ حضرت عمرؓ
کہ اوسکے فضایل ہیں جانے علیؓ
وہ دیکھیں گے بخشش وہاں خاص و عام
رہا گر یہ ہمتوں کو اکثر دہان
مدینہ سے کر کے قرن کا سفر
ادا کر رہے ہیں وہ بسوز و گداز
نہیں اونکو دنیا کی ہے کچھ خبر
یہہ کہنے لگے اُنسے حضرت علیؓ
سلام اوسکا آیا ہے تم پر پیام
بشارت ہے تمہیں ہم انہوں کی تھا
[illegible] گئے اوس [illegible] علیؓ

[illegible]

سوال جو کہ دیکھا ہے ہم او یس ‏ ‏بہت ناتوان ہو لئے ہم اویس
تمھین دیکھ رونا ہمین آگیا ‏ ‏تمھارا ادب حق کو ہے بہا گیا
پسند آئی حق کو تمھاری ادا ‏ ‏محبت مین تم رہتے شہ کے سدا
سنا جب علی و عمر سے کلام ‏ ‏کہا حکم لاوے بجا بہہ غلام
یہہ کہکر قبا لیگئے دور تر ‏ ‏مناجات سے اپنی کی چشم تر
بڑی دیر تک سر بسجدہ رہے ‏ ‏بڑی عاجزی وا نبہ کرتے رہے
ندا آئی بخشے جو مین دوزخی ‏ ‏وہ خرقہ مین تار ہون کے جنتی
جو خرقہ کے تار ہون کیئے وہ رہا ‏ ‏چلی آتی تھی پی یہہ بی یہہ ندا
خدا سے مناجات کرکے کہا ‏ ‏تو امت نبی بخشدے سب خدا
رہا ہمنے عاصی کیئے اوسقدر ‏ ‏وہ اس خرقہ کے تار ہون جسقدر
پہر آئی ندا ہمنے بخشے دو چند ‏ ‏جو خرقہ کے تارون سے اب ہین یہہ چند
یہی پہر مناجات کرنے لگے ‏ ‏خدایا تو امت کو کل بخشدے
ندا یہہ ہوئی اسقدر بخشے ہین ‏ ‏جو گلے مضر اور ربیعہ کے ہین
قبیلے مین اونکے جو ہون بکریان ‏ ‏ہون بال انکے گنتی مین جتنے عیان
نکل نار سے ہونگے وہ جنتی ‏ ‏ہین بخشے اسی قدر اب دوزخی
مناجات سے سر اوٹھاؤ ابہی ‏ ‏تم اس خرقہ کو جا کے پہنو ابھی
ادہر یہہ تو راز و نیاز ہو رہا ‏ ‏ادہر قصد حضرت علی نے کیا
یکایک گئے پاس انکے علی ‏ ‏تو آہٹ سے اونکے اٹھے وہ ولی

اگر ... | ... ین ہون شام تک روتا

اگر ضامن ہو تو مین کرون ون | نہین تو تجھے اس سے کیا ہے حصول

سوائی خدا کون جانے بشر | نہین زندگی کی کسیکو خبر

چرائی کے دام آپنے وا کیے | اونہونکو ادب سے وہ دکہلا دیے

کہا کافی ہے آج کو یہہ مجھے | نہین اس سے زیادہ کی حاجت مجھے

جیونگا جو مین کل تلک بس گدا | تو روزی میری دیویگا وہ خدا

سوال ایک علی و عمر سے کیا | کرون عرض جو مین وہ دیجیے بتا

رہے آپ صحبت مین شام و سحر | نبی کے قیافہ سے دو تم خبر

تھے پیوستہ ابرو یہہ بتلا دیجیے | دیا تھے علی وہ یہہ جتلا دیے

یہہ سنکے علی و عمر تھے خموش | بہرا دلین تہا اونکے رقت کا جوش

کہا ہمکو یہہ یاد کچھہ نہین | جو دیوین خبر ہمکو ای نیک دین

یہی جو وہ کہنے لگے تجھ سے | کشادہ تھے ابرو اونہونکے بیچ

وہ دانت اپنے دکہلاتے تھے ہو | بہر و زاحد جو شکستہ ہوئے

کہا موافقت مین نے کی ہے رسول | کہ اُس دن تھے مجھے نہایت ملول

پیمبر کی مین نے یہہ کی موافقت | نہ اوس روز تھی مجھکو کچھہ عافیت

نہین میری دلکو ذرا تہا قرار | تہا اوس روز مجھکو بڑا اضطرار

نہ اوس روز مین مجھکو آیا ذرا | کہ بیچین ہونگے رسول خدا

محبت پیمبر کی آئی بسینہ | نہین اپنا دیکہا ذرا مین گزند

اوسیوقت پہر دانت توڑی تمام | نکرتا تہا اوسدن کسی سے کلام

مین اوس روز رو یا کیا زار زار | نہین آتا تہا مجھکو صبر و قرار

[illegible]

خدا

طفیل پیمبر موسیٰ کا سُنا
موسیٰ جب اولیس قرنیکو خبر
تھی ایسی جرأت کسی نے کبھی
نہیں ایسا عاشق جہان میں ہوا
اوکھاڑے کوئی دانت یہہ کیا مجال
یہہ طاقت بشر کی سے باہر کے کام
روایت بیان اور ہے اسقدر
اندھیرے میں اوسجا گری ناگہان
اندھیرے میں تھے دانکے دیوار و در
لگے ڈھونڈنے جو کہیں وان رسول امین
جو ایک دانت کھولا رسول خدا
وہ دانتوں میں اونکے جھلک نور کی
نہ مشعل کی حاجت ذرا تھی وہان
وہ روشن ہوئے گھر کے دیوار و در
زمین سے گئی روشنی تا سمان
ہوا حکم اونکو خدا سے یعنی
بغیر حکم کے دانت جو ہے کھلا

اوکھاڑے سبھی دانت بس جلد تر
جو دندان اوکھاڑے ہوں اپنی سبھی
کہ یہ بیج اوسنے کبھی ہو ایسا گرا
ہر ایک شخص کی یہہ نہیں مجال
تعجب تا سنف کا ہے یہہ مقام
رسول خدا بیٹھے تھے اپنے گھر
سوئی ہاتھ سے عایشہ کے وہان
سوئی عایشہ کو نہ آئی نظر
ہوئی اونکے دندان سے روشن زمین
زمین آسمان سب ہی روشن ہوا
نہیں روشنی ایسی تھی چاند کی
وہ ایک دانت سے کھل گیا ناگہان
وہ آئی سوئی وان اوسی دم نظر
کرون اسکا احوال کیا میں بیان
پیمبر کی نبوت کی تھی روشنی
نہیں اسکا کہنا ہے ہرگز روا

[illegible]

ہاں محمد ہے بہ دین پہ

کرے صدق یہہ عرض ہے اب تمام
محمدؐ پہ بھیجو درود و سلام

حمد باری تعالیٰ

حمد و ثنا ہے خاص کریم و غفور کو
ہی کسب رزق دیکو جو وحش و طیور کو

بیحد ثنا ہے خالق کون و مکان کو
آب و خورش جو دیتا ہے سارے جہان کو

باغ جہان میں غنچے لگے ہیں جو خوشنما
ہر ایک کی مہک بھی بلاشک ہے تو جدا

ہووی بیان کیا بھلا شان عظیم کا
کھلتے ہیں نام لے وہ خدای کریم کا

بیلا چنبیلی سوسن و نسرین و لسترن
کرتے ہیں یاد اوسکی ہیں سب چاک پیرہن

پتے او سکے نور کا شجر و حجر میں ہے
ارض و سما میں ذکر ہی شمس و قمر میں ہے

وحشی تمام رہتے ہیں باد و دود میں
کوئی رکوع میں ہے بھلا کوئی سجود میں

طایر بھی یاد کرتے ہیں رب رحیم کو
حشرات بھی تو جانے ہیں خالق کریم کو

لیل و نہار دیسے نکلتے ہیں بولے
ہیں ذات پاک اوسکی کے سبہی عاشقی

پیہ صدق کیا کرے تعریف اوسکی اب
حیران فرشتے رہتے ہیں اوسکی ثنا میں سب

سمجھا وسنے اپنے تو سے تو ما حمدی کیا
تصدیق جسنے کی ہے او سے جنتی کیا

ہیں اوس رسول کے بس جا پہ ہی نذیر
دونوں جہان میں انکا نہیں ہے کوئی نظیر

پہونچے سلام یا خدا خیر الانام کو
ہم عاصیوں کا اوس شہ عالی مقام کو

تحفہ درود بھیج رسالت مآب پر
بیحد و بی شمار اوس عالیجناب پر

سجدہ او سدم آپ نے حق کیا | رب ہے سب کی امتی کی صدا
پھر دعا کرنے لگے حق سے نبی | ای خدائی دو جہان امت مری
ای مرے رب ای مری مالک کریم | تو ہی ہے رحمن اور تو ہی رحیم
ای خدا بخش دے امت مری | ہے بڑی بے انتہا رحمت تری
حکم حق فی الفور او سدم پہ ہوا | ای فرشتو اب گواہ رہنا ذرا
دوست ہو لا میرا امت کو نہیں | دن قیامت کے وہ کب ہو لے امین
ای مجیر ای مجیر ای مجید | ای خبیر ای خبیر ای خبیر
ای نصیر ای نصیر ای نصیر | ای بصیر ای بصیر ای بصیر
ای غفور ای غفور ای غفور | ای شکور ای شکور ای شکور
ای علیم ای علیم ای علیم | ای حکیم ای حکیم ای حکیم

صدق [illegible] [illegible]

قصیدہ در بیان تولد شریف

آتی ہے بو مشک ختن ہیں سب معطر پیرہن | پھولے ہوئے ہیں گل چمن ہیں سرو ہاں شیریں دہن
خاموش ہے چرخ کہن آراستہ ہے انجمن | ہیں خوش جہاں کے مرد و زن ہیں پر فضا سب کوہ و بن

آئے ہیں خود شاہ زمن

فخر جہان پیدا ہوئے نور فشان پیدا ہوئے | تہامی اماں پیدا ہوئے شاہ شہان پیدا ہوئے
شیریں زبان پیدا ہوئے رطب اللسان پیدا ہوئے | وارث جہان پیدا ہوئے فیض رسان پیدا ہوئے

پیدا ہوئے فخر زمن

ے

ی پیدا ہوئے

آن محترم پیدا ہوئے — پیدا ہوئے
دافع الم پیدا ہوئے — صاحب حشم پیدا ہوئے
بحر کرم پیدا ہوئے — شاہ امم پیدا ہوئے
فخر عجم پیدا ہوئے — عالی ہمم پیدا ہوئے

پیدا ہوئے وہ بُت شکن

بیکار اب صیاد ہے — قمری کا دل آباد ہے
گلچیں نہ سب برباد ہے — شور و فغاں فریاد ہے
سرو چمن آزاد ہے — پھولا ہوا شمشاد ہے
یہ صدق بھی دل شاد ہے کیا حکم کیا ارشاد ہے

موجود ہیں اہل سخن

بیان تولد و سلام

لکھوں کیا تولد کے احوال کو
لکھوں کیا میں احوال شاہ زماں
ہوئی دھوم ایسی زمیں تا سماں
ہمارے نبی جبکہ پیدا ہوئے
بحکم خدا رضوان جنت سے آ
وہ طشت زمرد فرشتے لیے
وہ روح الامیں حلے جنت سے لے
تولد ہوئے وہ رسول امیں
تولد ہوئے احمد مجتبےٰ
تولد ہوئے سرور انبیا
تولد ہوئے وہ شہ انبیا

لگیں سب بشر تو بھی پورا نہو
فرشتوں کی قاصر ہے یاں پر زباں
کہ یہ بھی ہے عاجز ہے اپنی زباں
زمیں کے سبھی بُت تھے اوندھے گرے
صراحی بہشتی لیے تھا کھڑا
برائے نبی غسل موجود تھے
برائے نبی آ کے وارد ہوئے
کہ جنکے سبب آئے روح الامیں
تولد ہوئے شاہ ہر دو سرا
تولد ہوئے رہبر اولیا
کہ جنکا لقب ہے حبیب خدا

[illegible]

السلام ای صاحب جود و لوی — السلام ای شافع روز جزا
السلام ای سرور عالی مقام — السلام ای موجب فخر امام
السلام ای دین و دنیا کے سہا — السلام ای انبیا کے پیشوا
السلام ای بادشاہ انس و جاں — السلام ای تکیہ گاہ بیکساں
السلام ای شاہ رہبر السلام — السلام ای شاہ کوثر السلام

بحر دیگر

یا رسول اللہ حبیبی سیدی — یا رسول اللہ کریمی اکرمی
یا رسول اللہ رحیمی ارحمی — جز سوا تیرے نہیں میرا کوئی
یا رسول اللہ خبر لیجئے میری — اب گنہ سے ہے مری حالت بری
یا رسول اللہ شفیع عاصیاں — راہبر ہو رہنمائے گمرہاں
یا رسول اللہ مرے مشکل کشا — حل مشکل کر مری بہر الٰہ
یا رسول اللہ غریب صدق بیا — ڈالدی اسپر کرم کی اک نظر
بس تمہارے نام کو لیتا ہوں میں — اور تمہارا آسرا رکھتا ہوں میں
اپنی شفقت سے مدد کیجئے مری — بحر عصیاں میں پھنسی کشتی مری
اب تو للہ لیجئے میری خبر — ہے گنہ سے حال میرا اب [illegible]

حشر برپا اوسگھڑی ہونے لگا
پھر اسرافیل پھونکین صور کو
اپنے اپنے دم کی پڑجاوی وہان
باپ بھی بیٹے کا وان پکڑی نا ہاتھ
مان نہ لیوے بیٹی کی اوسدم کچھ خبر
بات بھی موںہہ سے نکلنے پاوے نا
کہیں بلی ایسی وہان آپڑے
سفتشر ہوکر وہان دوڑین تمام
سخت گرمی دہوپ کی ہوگی وہان
پیاس سے آجاوی باہر کو زبان
سب کہینگے نفسی نفسی کی اون صدا
بس گہڑی ہون حضرت آدم وہان
ہووے وابتر خلق کو زیادہ ہراس
اور کرین یہہ عرض انسے اسگہڑی
وہ کہینگے آج ہے یوم النشور
تہے جنت مین ہوا تہا مین مقیم
ایک دانہ گیہون مین نے کہا لیا
اب سفارش کی نہین مجکو مجال
مجکو تو اپنے گنہ کی ہے پڑی

بڑی گھبراوی وا پر خلق سب
اور زمین بس دہوپ سے تپنے لگے
کوہ اڑجاوین سبہی کافور ہو
شدہ نہووی باپ کو بیٹے کی وان
اور کسیکا کوئی بہی دیوی نہ ساتہہ
اور نہ لیوی بہن بہائی کی کسی کی خبر
ہو نہ کوئی حال کا پرسان وہان
اپنے اپنے دم کی سبکو آپڑے
باپ بیٹے کی نہ پاوے کچھ خبر
تشنگی غالب ہو سبکو وان بڑی
الامان اوس تشنگی سے الامان
رب امت کہتے ہونگے مصطفے
اور نکلے خلق سے شور و فغان
دوڑی خلقت حضرت آدم کے پاس
سختی ہم پر تو بشر اب ہے بڑی
مجھسے بھی کچھ ہوگیا ایسا قصور
ایک دانہ پر ہوا جرم عظیم
باعث اسکے خلد سے باہر ہوا
کسطرح اب جاوون پیش ذوالجلال
اور تمکو اپنی اپنی ہے پڑی

[illegible]

ہیں وہ مقبول خدا سبھوں کے شاہ / اب سوا اونکے نہیں ہمکو پناہ

سنتے ہی دوڑینگے سب پہر وہان / احمد مرسل کہڑی ہوویں جہان

اور کہینگے عرض رو رو کے سبھی / آپ دلوادیں امان ہمکو ابھی

آج سختی آہ ہے یہ کڑی / اور مصیبت سخت ہے ہم پر پڑی

پیاس سے مارے ہوئے ہیں ہم تباہ / بس سوا حضرت نہیں ہمکو پناہ

وہ تسلی دیکے وان فرمائینگے / اب تمہیں کو شربت ہم لیجا بخشینگے

بس بہ شوکت شان سے اس دم وہان / ایک منبر پر کہڑے ہون اس زمان

اور کرین اللہ کی ایسی ثنا / جو کسی سے وان نہو ہرگز ادا

پس ثنا رحق کرینگے عرض یہ / سب خلایق ای مری رب بخشدے

ای مرے رب ای مرے پروردگار / امت عاصی کا کر توبہ بیڑا پار

بحر رحمت آئیگا پہر جوش مین / آئیگا ہر آدمی پہر ہوش مین

پس دعا ہو ویگی اس دم وا قبول / اور سبھی ہوجائیگا مطلب حصول

حق کی رحمت ہووی نازل وا ایسی ہی / اور رہائی دہ مصیبت وہ کڑی

حق تعالے محض اپنے فضل سے / بحر دیر اوس کوہ کو پہر بخشدے

پہر رسول اللہ خوشی ہون شادمان / اس خوشی کا ہو نہ ہرگز بیان

جو کہ امت ہیں نبی کے ہیں بیشتر / اونکا ہوگا حوض کوثر پر گذر

...مد پہ کرون ہون اختتام
اب پڑہو او پہر صلوات و السلام

کہری ہیہ اس عشق نے سینہ مین کہری کیون
ای نفس ستمگر بہلا بہکے تو پہرے مست
کہتے تہے تعجب سے ہر دم یہی قدسی
چرچا تو یہی کرتین حورین کہڑی اس دم
کہتے تہے ملک حوریں خلد مین باہم
آپنی خبر کسکی ہوتا ہے بیان کس کا
کہتے تہے یہہ غلمان بڑی حیرت سے وہان پہ
قدسی بہی اچنبہے سے کہڑے کرتے تہے باتین
کہتی تہین تعجب سے آپسمین کہڑی حورین
کرتے تہے ملک چرخ کے آپسمین یہہ چرچا
رو کر کہا براق نے حیران مین بڑا ہون
غلمان بہی کہڑے کرتے تہے آپسمین اچنبہا
کہتا تہا یہہ خازن در دوزخ پہ کہڑا ہو
مالک در دوزخ پہ کہڑا کہتا تہا یہہ ہی
کہتے تہے کسی جائے سے الیاس نبی بہی
کہتے تہے یہی خلد مین یعقوب پیمبر
کہتے تہے فرشتے کہ لٹا دینگے یہہ کسپر
کرتے تہے ملایک یہہ اچنبہے سے تو باتین

الفت شہ عالم کی بہری دلمین بہری کیون ہے
رہبر تیرے احمد ہین تجہے در بدری کیون ہے
اس رات مین ایک نور کی بدلی سی کہری کیون ہے
بچہی ہوئی ہر جائی پہ یہہ لقت زری کیون ہے
مہکے ہین پڑی غنچے آنکہون مین تری کیون ہے
پہنے ہوئے ہر حور یہہ پوشاک ہری کیون ہے
لبریز ہر ایک نہر یہہ شربت سے بہری کیون ہے
اس رات ہر ایک محل پہ یہہ جلوہ گری کیون ہے
ہر قطعہ مین ہر کیاری مین ہر جائی تری کیون ہے
غلمان کی بہی پوشاک زمرد سے کہری کیون ہے
تقدیر بسر گردش اختر سے پہری کیون ہے
پوشاک ہر ایک حور نے دہانی سی کری کیون ہے
افسردہ سی اس رات مین نار سقری کیون ہے
قیدی بہی ہر ایک آتش دوزخ سے بری کیون ہے
ہر سمت یہہ اب چرخ سے رحمت اتری کیون ہے
ہر تخت پہ ہر چیز عجایب دہری کیون ہے
یاقوت سے لبریز ہر ایک کشتی بہری کیون ہے
ہر کرسی پہ ہر چیز پیاری سی دہری کیون ہے

دکھا دو جلوہ ذرا تو اپنا جزی احمد کرم سے اپنے
بلا کے پیش جلد شاہا دکھا نا صورت اٹھا کے برقع
پڑا تھا گوشہ میں ایک عاشق بہ بیخودی کہتا تھا رو کے شاہا
خیال اپنا کہوں میں کس سے بہت ہوں حیرت سے پریشان
دکھاؤ چہرہ بہت ہوں مضطر نہیں ہے چارا نہیں ہے یارا
جو باغ جنت میں پہونچا قاصد تو رو کے بولا جو آس سے
یہی وہ کہتا تھا گریاں ہو کے کہ مجھ سے پوچھو نہ حال میرا
میں سر جھکائے رہوں ہوں بیٹھا نہیں خبر ہے مجھے کسی کی
بتاؤں تم کو میں حال کیا دل کہ جو کہ گذری ہے مجھ پر اور ہے
ذرا نہ پوچھو تم حال میرا کہ میں ہوں مضطر پر رنج و کلفت
یہی وہ کہتا سنتوں ہمیں کہ مجھ سے پوچھو ذرا نہ لوگو
بہت ہی کم ہے بکت ہی رو کر یہی کہتے تھے اویس قرنی
خبر لو آکے رسول اکرم بری ہے حالت تباہ میری
بلال حبشی نے دیکھی صورت تو خواب ہی میں یہ کہنے لگے شاہا
مصیبتوں ہی میں تھے کہتے حضور اقدس میں عاجزی سے
شفیع عالم کی بعد رحلت حبیب بولے یہ درد و غم سے

میں اپنی ہستی کو تیری الفت میں مولا میں نثار رہا ہوں
ہوں ایک مدت سے درد فرقت سے سینہ اپنا جلا رہا ہوں
خبر لو میری تمہاری الفت میں دل کو اپنے اجاڑ رہا ہوں
سوا اس کے نہیں ہے کچھ بھی کہ دل میں اپنا جلا رہا ہوں
تمہارے غم میں رسول اکرم یہ آنکھیں اپنی رولا رہا ہوں
نبی کی الفت میں درد و غم سے بدن یہ اپنا گھلا رہا ہوں
رسول اکرم کی عشق و الفت میں خون کے آنسو بہا رہا ہوں
تغیر حالت ہے ایسی میری کہ اشک خون میں نہا رہا ہوں
میں عشق سوزاں سے آگ سینہ میں ہر دم اپنے جلا رہا ہوں
میں عشق احمد میں آنکھ ہی سے اشک طوفاں بہا رہا ہوں
میں مبتلائے الم ہوں بے حد کہ دل کو اپنے جلا رہا ہوں
ملا دے مجھ کو خدایا اس سے کہ صدمہ فرقت اٹھا رہا ہوں
لہو کا طوفاں یہ آہ و حسرت میں چشم غم سے بہا رہا ہوں
تمہارے غم میں پڑا ہوں غمگیں میں آنکھیں اپنی رولا رہا ہوں
وطن کو چھوڑا ہے میں نے شاہا تمہاری قدموں میں آ رہا ہوں
نہ بولو مجھ سے کہ میں ہوں مفتون میں دل یہ اپنا جلا رہا ہوں

بلا رہا ہون

بلا رہا ہون

[illegible] ین اپنا چلا رہا ہون

[illegible] ہی مجھے / خبر لو میری رسول ببر کہ تم سے مین اب جدا رہا ہون

[illegible] دامی دل رسول اکرم کا حال سن کے / اب باغ جنت کا ذکر کر کے سمجھ لے تجکو منا رہا ہون

[illegible] جو آدمی دنیا مین باغ جنت کا ایک گل ہی / جو مردہ سو نکھے وہ ہووے ہی زندہ مین تجکو جتا رہا ہون

سبہی دعوت نبی برحق سبہی تو کہتے تھے مشرکون سے / نہین مین مانگون ہون تمسے اجرت مین راہ حق پہ بلا رہا ہون

رسول کہتے صحابیونسے کہ تم ہو افضل خدا کے بعد سے / جو آئے حق کے مین حکم مجھ پر وہ ساری تمکو جتا رہا ہون

گئے ہی بہ جرائیل اوپر تو بولے اونسے شفیع اعظم / رہائی امت کی نار دوزخ سے حق سے رو کر کرا رہا ہون

سبہہ عرش اعظم یہ کہتا حق ہے فرشتے اپنونسے ناز کر کے / رسول اقدس کو پیدا کر کے مین شان اپنی دکھا رہا ہون

سہی تو کہتا ہے صدق رو رو کہ شعر مولا قبول کر لو

نہیں ہے مطلب کسی سے مجکو مین شعر اپنے سنا رہا ہون

مناجات خاتمہ

الہی [illegible] اپنے نبی کے

الہی ہو شامل [illegible] شفلین

جو حاضر ہین بیاہ بیرو عورت

جو ہووین نامراد اونکو تو کر شاد

نہو وہی کام جنکا اونکو دی کام

جو بے نوکر ہین اونکو نوکری دے

جو ہون بیمار اس محفلین حاضر

جو بے روزی ہون اونکو رزق دیگا تو

خداوندا گئے ہین جو سفر کو

پہنسے ہین قید ہین جو کہ الہی

الہی واسطے مولا علی کے

سبھی کر حاجتین تو انکی حاصل

روا کر تو خدایا اونکی حاجت

جو بے اولاد ہون دی اونکو اولاد

نہ رکھیو تو خدایا اونکو ناکام

کرم سے اونکے اوپر فضل کر دے

شفا دی اونکو تو ای رب قادر

کرم سے اونکے اوپر رحم کر تو

وہ آوین خیریت سے اپنی گھر کو

اب آسان کر دی تو اونکی رہائی

[illegible]

ہوئے خادم ہوں جو علین ابن جا
قرنیدار ہی جو ہووی اونکے اوپر
ترقی دین احمد کی کرا دی

اونہونکو شاد کر جلدی خدایا
ادا ہووی نہ ہووین ذرہ مضطر
جو گمرہ ہین اونہین رستہ بتادی

[illegible]

تمام شد

اشتہار

چونکہ یہہ دیوان تصنیفات ہمارے والد ماجد حافظ محمد حیدر صاحب
باکرامت رکھے اللہ اونکو ہمارے سر پر اس دیوان صدق مین ۲۵۱ غزلین اور قصید
اور ترجیع بند وغیرہ درج ہین کوئی صاحب بغیر اجازت ہماری
ارادہ چھاپنے کا نہ فرماوین قیمت اسکی فی جلد عہ علاوہ محصول ڈاک
مقرر ہے جس شخص کو خریداری اسکی منظور ہووے وہ بذریعہ ویلو پیبل اپیل یا بذریعہ
منی آڈر قیمت بھیجکر طلب فرماوین اور اپنا مقام و پتہ نشان صاف تحریر فرماوین
سوای اس پتہ کے اور کسی جاے سے کتاب دستیاب نہوگی فقط
المشتہر اویس و جنید ولد حافظ محمد حیدر مقام آگرہ محلہ گدھ سیہ حکیم جی متصل

صحت نامہ دیوان صدق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
[illegible]	۷	اور کرا	دلا بیٹھے ہے	۹۹	۱۴	جوش زن	چشمہ وزن تھا
[illegible]	۴	الد	[illegible]	۱۰۹	۱۱	مسخر	لا دو صندل کا [illegible]
[illegible]	۱	[illegible]	[illegible] ہوا	۱۱۶	۲	۳	[illegible]
[illegible]	۱۳	[illegible]	[illegible]	۱۱۹	۱۳	۲	[illegible]
۱۳۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳	[illegible]
[illegible]	۸	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۱۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۵	سی	ہی
[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۸	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶	یا	یار — ۱۵۳ — ۲ — ہیں — ہیں
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۶	[illegible]	[illegible] — ۱۶۳ — ۱۷ — ہورہا — ہورہا
۸۱	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	۲	[illegible]	[illegible]	۱۷۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱۷۵ — جبریل — جبرئیل
[illegible]	۱۲	[illegible]	ہو جھوں میں	[illegible]	۳	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰	دین	۱۷۹ — ۵ — [illegible]
۸۴	۶	شروع	شروع	[illegible]	۱۶	شربت	شربت کی
۵۵	۵	۳	[illegible]	[illegible]	۲۳	بیان	زبان — ۲۰۱ — ۱ — میں
[illegible]	۱	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	میں
۷۹	۱۵	ہیں	نہیں	۲۰۹	۱	[illegible]	ہیں
[illegible]	۱۸	[illegible]	تنہا	۲۱۰	۱۱	[illegible]	[illegible]
۸۹	۱۱	[illegible]	[illegible]	۲۱۲	[illegible]	[illegible]	ہیں
۹۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۹۸	۳	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

اعلان

کوئی صاحب بغیر اجازت مصنف یا ہم دونوں بھائیون کے اردو چھاپنے کا قصد فرماوین - اشعار شہادت جناب سید الشہدا علیہم السلام کے مصنف کے بہت کثرت سے تصنیف کئے ہوئے ہین ہمراہ دیوان کے طبع ہونا مناسب نہ جانا انشاء اللہ تعالیٰ وہ بہت جلد طبع ہونگے - قیمت دیوان صدق کی ایک روپیہ ہے جس صاحب کو خریداری اسکی منظور ہو وہ قیمت بھیجکر طلب فرماوین فقط

المشتہر

محمد اویس و محمد جنید مقام آگرہ محلہ گدھیہ حکیم جی